سورتوں کا تعارف
اور
باہمی مناسبت

مصنف: شیخ الحدیث والتفسیر، ابو صالح مفتی محمد قاسم قادری عطاری

سورتوں کے مقامِ نزول، فضائل، مضامین اور باہمی مناسبت کا بیان

سورتوں کا تعارف

مع

قرآنی سورتوں کے درمیان مناسبت

مصنف

شیخ الحدیث والتفسیر، ابو صالح مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

نام کتاب	سورتوں کا تعارف مع قرآنی سورتوں کے درمیان مناسبت
مصنف	مفتی، ابو صالح محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	311
پہلی بار	شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ، مارچ 2022ء
تعداد	10000 (دس ہزار)

مکتبۃ المدینہ

MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

Faizan-E-Madina,Mohalla Sodagaran,Old Sabzi Mandi,Karachi

UAN : +92211111252692 , , :92-313-1139278

www.dawateislami.net www.maktabatulmadina.com

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadina.com

پاکستان کے چند مکتبۃ المدینہ

اسلام آباد: شبیر شریف روڈ G-11 مرکز اسلام آباد	051-5553765	لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	04237311679
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	0614511192	فیصل آباد: امین پور بازار	0412632625
پشاور: مکتبۃ المدینہ پشاور ایئر پورٹ	0092 311 9677780	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	0222620122
سکھر: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ سکھر	0092 312 2611826	میرپور آزاد کشمیر: چوک شہیداں	05827437212

دنیا بھر کے چند مکتبۃ المدینہ

سعودی عرب: 00971-525641947	متحدہ عرب امارات: 00971-45146911	انگلینڈ: 0044 7872 119618	جرمنی: 0049 1521 6972748
ملائیشیا: 0060 16-934 1591	آسٹریلیا: 0061 430 539 226	اٹلی: 0039-3392358897	امریکہ: 001 (847) 800-3865
جاپان: 0081-8097526831	ترکی: 0090-5318980786	بھارت: 0091 93703 84948	ساؤتھ افریقہ: 0027 79 271 9161
ساؤتھ افریقہ: 0027 79 271 9161	بنگلہ دیش: 00880 1934-457874	کویت: 00965-99972721	ساؤتھ کوریا: 0082 105517-2612

فہرست

قرآن آخری آسمانی کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آخری نبی محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مقدس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے بیان کے مطابق قرآنِ مجید کو لوحِ محفوظ کی ترتیب کے حساب سے صحابہ کرام کو بیان فرمایا اور اس کی صورت یہ تھی کہ قرآنِ مجید 23 سال کے عرصے میں حالات و واقعات کے حساب سے جدا جدا آیتیں ہو کر نازل ہوا، کسی سورت کی کچھ آیتیں نازل ہوتیں پھر دوسری سورت کی کچھ آیتیں اترتیں، پھر پہلی سورت کی آیتیں نازل ہوتیں، حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں لہٰذا اسے فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے رکھا جائے، چنانچہ وہ آیات اسی سورت میں اور اسی جگہ پر رکھ دی جاتیں۔ اسی ترتیب کے مطابق حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن کر صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نماز میں اور تلاوت کے دوران قرآنِ مجید پڑھتے۔ اس دور میں سارا قرآنِ عظیم کتابی شکل میں ایک جگہ جمع نہیں تھا بلکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے سینوں میں محفوظ تھا اور مُتفرق کاغذوں، پتھر کی تختیوں، بکری دنبے کی کھالوں، اونٹوں کے شانوں اور پسلیوں کی ہڈیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا۔ جب حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے زمانے میں نبوت کے جھوٹے دعوے دار ملعون مُسَیلمہ کذّاب سے جنگ ہوئی تو اس میں بہت سے حفاظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم شہید ہو گئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت سے وہ صحابۂ

کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم شہید ہو گئے ہیں جن کے سینوں میں قرآنِ عظیم تھا، اگر اسی طرح جہادوں میں حفاظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم شہید ہوتے گئے اور قرآنِ عظیم کو ایک جگہ جمع نہ کیا گیا تو قرآنِ مجید کا بہت سا حصہ مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ اس بات کا حکم دیں کہ قرآنِ مجید کی سب سورتیں ایک جگہ جمع کر لی جائیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے فرمایا: جو کام حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ کیا وہ ہم کیسے کریں؟ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے عرض کی: اگرچہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ کام نہ کیا لیکن خدا کی قسم! یہ کام بھلائی کا ہے۔ آخر کار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو ان کی رائے پسند آ گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے حضرت زید بن ثابت انصاری اور دیگر حفاظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم کو اس عظیم اور اہم ترین کام کا حکم دیا اور کچھ ہی عرصے میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ سارا قرآنِ عظیم ایک جگہ جمع ہو گیا، ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی اور وہ صحیفے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی حینِ حیات آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے پاس رہے، ان کے بعد امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اور ان کے بعد اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا کے پاس رہے۔

عرب میں چونکہ بہت سے قبیلے رہتے تھے اور ہر قوم اور قبیلے کی زبان کے بعض الفاظ کا تلفظ اور لہجے مختلف تھے اور حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدس زمانے میں قرآنِ عظیم نیا نیا اترا تھا اور ہر قوم و قبیلہ کو اپنے مادری لہجے اور پرانی عادات کو یکدم بدلنا دشوار تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان پر یہ آسانی فرما دی گئی تھی کہ عرب میں رہنے والی ہر قوم اپنی طرز اور لہجے میں قرآنِ مجید کی قراءت کرے اگرچہ قرآنِ مجید "لغتِ قریش" پر نازل ہوا تھا۔

زمانۂ نبوت کے بعد چند مختلف قوموں کے بعض افراد کے ذہنوں میں یہ بات جم گئی کہ جس لہجے اور لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآنِ کریم نازل ہوا ہے، اس طرح کوئی کہنے لگا کہ قرآن اس لہجہ میں ہے اور کوئی کہنے لگا نہیں بلکہ دوسرے لہجے میں ہے یہاں تک کہ امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے زمانے میں یہ نوبت آگئی کہ لوگ اس معاملے میں ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو آئندہ تم سے کیا امید ہے؟ چنانچہ امیرُ المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور دیگر اکابر صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کے مشورے کے مطابق یہ طے پایا کہ اب ہر قوم کو اس کے لب و لہجہ کی اجازت میں مصلحت نہ رہی بلکہ اس سے فتنہ اٹھ رہا ہے لہٰذا پوری امت کو خاص "لغتِ قریش" پر جس میں قرآن مجید نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغتوں سے باز رکھنا چاہئے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جو صحیفے جمع فرمائے تھے وہ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے منگوا کر ان کی نقلیں لی جائیں اور تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کر دی جائیں، پھر وہ مَصاحف اسلامی شہروں میں بھیج دیئے جائیں اور سب کو حکم دیا جائے کہ وہ اسی لہجے کی پیروی کریں اور اس کے خلاف اپنے اپنے طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں فتنہ ختم کرنے کے لئے وہ تلف کر دیئے جائیں۔ چنانچہ اسی درست رائے کی بناء پر امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے وہ صحائف منگوائے اور ان کی نقلیں تیار کر کے تمام شہروں میں بھیج دی گئیں۔ اسی عظیم

کام کی وجہ سے امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو" جامعُ القرآن " کہا جاتا ہے۔[1]

جمع قرآن کا تاریخی پس منظر جاننے کے بعد اب قرآنی سورتوں سے متعلق کچھ اہم باتیں ملاحظہ ہوں

سورت کا معنی:

لغتِ عرب کی مشہور کتابوں؛ لسان العرب، تاج العروس اور مفردات امام راغب وغیرہ میں لفظ "سُوْرَۃ" کے مختلف معانی لکھے ہوئے ہیں۔ جیسے ایک معنی "بلندی" یا "منزل" ہے، گویا قرآن کی ہر سورت ایک بلند منزل ہے۔ دوسرے معنی ہیں "شہر پناہ کی دیوار" قرآن کی سورت کو سورت اس لیے بھی کہا جاتا ہے کہ گویا وہ شہر کی دیوار کی طرح اپنے مضامین کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سورتوں کی تعداد:

قرآنِ مجید کی کل 114 سورتیں ہیں جن میں سب سے چھوٹی سورت "سورۂ کوثر" ہے، اس کی تین آیتیں ہیں اور سب سے بڑی سورت "سورۂ بقرہ" ہے جو 286 آیتوں پر مشتمل ہے۔

سورتوں کی تقسیم:

مقام نزول کے اعتبار سے قرآنِ پاک کی بعض سورتیں مکی اور بعض مدنی ہیں۔ ان کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں زیادہ مشہور (اور راجح قول) یہ ہے کہ جو سورتیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے پہلے نازل ہوئیں وہ مکی اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی ہیں اگرچہ یہ مکہ (اور اس کے اطراف) میں، یا مدینہ (اور اس کے

1... فتاویٰ رضویہ، 26/439-452، ملخصاً.

اطراف) میں، یا کسی سفر میں نازل ہوئی ہوں۔[1]

سورتوں کے نام:

قرآنی سورتوں کے نام توقیفی (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہیں، ان کا ذکر احادیث و آثار میں موجود ہے، نیز قرآن مجید کی اکثر سورتوں کا ایک ہی نام ہے اور بعض سورتیں ایسی ہیں جن کے دو یا اس سے زیادہ نام ہیں اور ناموں کا زیادہ ہونا ان کی عظمت و شرف کی دلیل ہے، جیسے سورۂ فاتحہ کے 20 سے زیادہ نام ہیں، سورۂ توبہ 10 سے زیادہ نام ہیں، سورۂ بنی اسرائیل کو سورۃ الاسراء بھی کہتے ہیں، یونہی سورہ فاطر کو سورۂ ملائکہ، سورۂ مومن کو سورۂ غافر، سورۂ حم السجدہ کو سورۂ فصلت اور سورۂ ملک کو سورۂ تبارک بھی کہا جاتا ہے۔

سورتوں کی ترتیب:

قرآنی سورتوں کی ترتیب دو طرح سے ہے:

(1) ترتیب نزول: یہ وہ ترتیب ہے جس میں قرآنی سورتیں نازل ہوتی رہیں جیسے پہلی وحی میں سورۂ علق کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں، پھر سورۂ مدثر کی آیات نازل ہوئیں۔ یہ ترتیب محفوظ رکھنے کا اہتمام نہ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا اور نہ ہی صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم نے، اس لیے جب قرآن پاک مکمل نازل ہو چکا تو لوگوں کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ کون سی آیت کس ترتیب سے نازل ہوئی۔ لہٰذا اب جزوی طور پر بعض سورتوں یا آیتوں کے بارے میں علم ہو جاتا ہے کہ ان کی ترتیب نزول کیا تھی لیکن پورے قرآن کی تریب نزول یقین کے ساتھ بیان کرنا ممکن نہیں۔

(2) ترتیب مصحف: یہ وہ ترتیب ہے جس میں حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے دور

---

[1]... الاتقان فی علوم القرآن، 1/35.

میں چار صحابہ کرام؛حضرت زید، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن عاص، حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رَضِیَ اللہُ عَنْہم سے قرآن کریم جمع کرایا تھا۔ان حضرات نے سورتوں کو اسی ترتیب سے مرتب کر کے ایک مصحف میں لکھا جو حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عطا فرمائی تھی اور یہی ترتیب لوح محفوظ میں بھی ہے، چنانچہ اس پر اجماع ہے کہ رسم الخط اور سورتوں کی ترتیب میں اس مصحف کی پیروی کرنا لازم ہے جو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے تیار کروایا تھا۔

سورۂ توبہ کے شروع میں ”بِسۡمِ اللہ“ نہ لکھنے کی وجہ:

ہر سورت کے شروع میں بِسۡمِ اللہ لکھی ہوئی ہے تاکہ دو سورتوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے البتہ سورۂ توبہ کے شروع میں بِسۡمِ اللہ نہیں لکھی گئی۔اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس سورت کے ساتھ بِسۡمِ اللہ لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بِسۡمِ اللہ لکھنے کا حکم نہیں فرمایا۔[1]

زیرِ دست کتاب تفسیر صراط الجنان میں موجود ہر سورت کی ابتداء میں دیئے گئے سورت کے تعارف پر مشتمل ہے، جسے عام مسلمانوں کی سہولت کے لیے ایک جگہ جمع کیا گیا ہے اور آخر میں قرآنی سورتوں کے درمیان مناسبت کا بیان ہے، ان میں زیادہ تر مناسبتوں کا ذکر علامہ جلال الدین سیوطی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے رسالے ”تَنَاسُقُ الدُّرَرِ فِیْ تَنَاسُبِ السُّوَر“ سے ہے اور بعض مناسبتیں دیگر تفاسیر سے بھی ذکر کی گئی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مسلمانوں کے لیے نفع مند بنائے اور اسے مصنف کے لیے اور اس کی تیاری و اشاعت میں تعاون کرنے والوں کی بے حساب بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنائے، آمین۔

1... جلالین مع صاوی، 3/783.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

سورۂ فاتحہ کا تعارف

مقامِ نزول:

اکثر علماء کے نزدیک "سورۂ فاتحہ" مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔امام مجاہد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ "سورۂ فاتحہ" مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور ایک قول یہ ہے "سورۂ فاتحہ" دو مرتبہ نازل ہوئی،ایک مرتبہ "مکہ مکرمہ" میں اور دوسری مرتبہ "مدینہ منورہ" میں۔ (1)

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 7 آیتیں ہیں۔

سورۂ فاتحہ کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ:

اس سورت کے متعدد نام ہیں اور ناموں کا زیادہ ہونا اس کی فضیلت اور شرف کی دلیل ہے،اس کے مشہور 15 نام یہ ہیں:

(1) "سورۂ فاتحہ" سے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی جاتی ہے اور اسی سورت سے قرآن پاک لکھنے کی ابتداء کی جاتی ہے اس لئے اسے "فَاتِحَةُ الْكِتَاب" یعنی کتاب کی ابتداء کرنے والی کہتے ہیں۔

(2) اس سورت کی ابتداء "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" سے ہوئی،اس مناسبت سے اسے "سُوْرَةُ الْحَمْد" یعنی وہ سورت جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی گئی ہے، کہتے ہیں۔

1... خازن، 1/ 12.

(3،4)”سورۂ فاتحہ “قرآن پاک کی اصل ہے،اس بناء پر اسے ”اُمُّ الْقُرْآن“اور”اُمُّ الْکِتَاب“کہتے ہیں۔

(5) یہ سورت نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے یا یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی ہے اس وجہ سے اسے ”اَلسَّبْعُ الْمَثَانِی“یعنی بار بار پڑھی جانے والی یا ایک سے زائد مرتبہ نازل ہونے والی سات آیتیں، کہا جاتا ہے۔

(6تا8) دین کے بنیادی امور کا جامع ہونے کی وجہ سے سورۂ فاتحہ کو ”سُوْرَۃُ الْکَنز، سُوْرَۃُ الْوَافِیَۃ“اور”سُوْرَۃُ الْکَافِیَۃ“کہتے ہیں۔

(9،10) ”شفاء“کا باعث ہونے کی وجہ سے اسے ”سُوْرَۃُ الشِّفَاء“اور”سُوْرَۃُ الشَّافِیَۃ“کہتے ہیں۔

(11تا15)”دعا“پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اسے ”سُوْرَۃُ الدُّعَاء، سُوْرَۃُ تَعْلِیْمِ الْمَسْئَلَۃ، سُوْرَۃُالسُّوَال، سُوْرَۃُ الْمُنَاجَاۃ“اور”سُوْرَۃُ التَّفْوِیْض“بھی کہا جاتا ہے۔[1]

سورۂ فاتحہ کے فضائل:

احادیث میں اس سورت کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں،ان میں سے 4 فضائل درج ذیل ہیں:

(1) حضرت ابو سعید بن مُعلّٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں، میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔(جب نماز سے فارغ ہو کر بارگاہ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوا تو) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں نماز پڑھ رہا تھا۔ تاجدار رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا

1... خازن، 1/12، مدارک، ص10، روح المعانی، 1/51، ملتقطاً۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ [1] ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں بلائیں۔

پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ ارشاد فرمایا: وہ سورت "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" ہے، یہی "سبع مثانی" اور "قرآن عظیم" ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی۔[2]

(2) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کر کے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کو اُن دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کے علاوہ اور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے اور وہ دو نور یہ ہیں: (1) "سورۂ فاتحہ" (2) "سورۂ بقرہ" کی آخری آیتیں۔[3]

(3) حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں "اُمُّ الْقُرْآن" کی مثل کوئی سورت نازل نہیں فرمائی۔[4]

1... پ9، انفال: 24. 2... بخاری، 3/404، حدیث: 5006. 3... مسلم، ص404، حدیث: 254(806).
4... ترمذی، 5/87، حدیث: 3136.

(4) حضرت عبد الملک بن عُمَیر رَضِیَ اللهُ عَنْه سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔[1]

سورۂ فاتحہ کے مضامین:

اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا بیان ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اس کے رحمٰن اور رحیم ہونے، نیز مخلوق کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن ان کے اعمال کی جزاء ملنے کا ذکر ہے۔

(3) صرف اللہ تعالیٰ کے عبادت کا مستحق ہونے اور اس کے حقیقی مدد گار ہونے کا تذکرہ ہے۔

(4) دعا کے آداب کا بیان اور اللہ تعالیٰ سے دین حق اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت ملنے، نیک لوگوں کے حال سے موافقت اور گمراہوں سے اجتناب کی دعا مانگنے کی تعلیم ہے۔

یہ چند وہ چیزیں بیان کی ہیں جن کا ''سورۂ فاتحہ'' میں تفصیلی ذکر ہے البتہ اجمالی طور پر اس سورت میں بے شمار چیزوں کا بیان ہے۔ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اگر میں چاہوں تو ''سورۂ فاتحہ'' کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔[2]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کا یہ قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ایک اونٹ کے (یعنی کتنے ہی) من بوجھ اٹھاتا

---

[1]... شعب الایمان، 2/450، حدیث: 2370۔ [2]... الاتقان فی علوم القرآن، 2/563.

ہے اور ہر من میں گے (یعنی کتنے) ہزار اجزاء (ہوتے ہیں، ان کا حساب لگایا جائے تو یہ) حساب سے تقریباً پچیس لاکھ جز بنتے ہیں، یہ فقط ''سورۂ فاتحہ'' کی تفسیر ہے۔[1]

سورۂ فاتحہ سے متعلق شرعی مسائل:

(1) نماز میں '' سورۂ فاتحہ '' پڑھنا واجب ہے، امام اور تنہا نماز پڑھنے والا اپنی زبان سے ''سورۂ فاتحہ'' پڑھے گا جبکہ مقتدی امام کے پیچھے خاموش رہے گا اور جہری نماز میں اس کی قراءت بھی سنے گا اور اس کا یہی عمل پڑھنے کے حکم میں ہے۔ اللہ تعالٰی نے قرآن پاک میں تلاوت کے وقت مقتدی کو خاموش رہنے اور قراءت سننے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ[2]

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور حضرت ابو موسی اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔[3]

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا کوئی امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔[4] ان کے علاوہ اور بہت سی احادیث میں امام کے پیچھے مقتدی کے خاموش رہنے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مناظرہ:

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ کے چند علماء امام ابو حنیفہ

1... فتاویٰ رضویہ، 22/619 2... پ9، اعراف: 204 3... ابن ماجہ، 1/462، حدیث: 847.

4... ابن ماجہ، 1/464، حدیث: 850.

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس اس غرض سے آئے کہ وہ امام کے پیچھے مقتدی کی قراءت کرنے کے معاملے میں ان سے مناظرہ کریں۔ امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان سے فرمایا: سب سے مناظرہ کرنا میرے لئے ممکن نہیں، آپ ایسا کریں کہ مناظرے کا معاملہ اس کے سپرد کر دیں جو آپ سب سے زیادہ علم والا ہے تاکہ میں اس کے ساتھ مناظرہ کروں۔ انہوں نے ایک عالم کی طرف اشارہ کیا تو امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا یہ تم سب سے زیادہ علم والا ہے ؟ انہوں نے جواب دیا: ''ہاں۔'' امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا میرا اس کے ساتھ مناظرہ کرنا تم سب کے ساتھ مناظرہ کرنے کی طرح ہے؟ انہوں نے کہا: ''ہاں۔'' امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: اس کے خلاف جو دلیل قائم ہو گی وہ گویا کہ تمہارے خلاف قائم ہو گی؟ انہوں نے جواب دیا: ''ہاں۔'' امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: اگر میں اس کے ساتھ مناظرہ کروں اور دلیل میں اس پر غالب آجاؤں تو وہ دلیل تم پر بھی لازم ہو گی؟ انہوں نے کہا: ''ہاں۔'' امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دریافت کیا: وہ دلیل تم پر کیسے لازم ہو گی؟ انہوں نے جواب دیا: ''اس لئے کہ ہم اسے اپنا امام بنانے پر راضی ہیں تو اس کی بات ہماری بات ہو گی۔'' امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ جب ہم نے ایک شخص کو نماز میں اپنا امام مان لیا تو اس کا قراءت کرنا ہمارا قراءت کرنا ہے اور وہ ہماری طرف سے نائب ہے۔ امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی یہ بات سن کر سب نے اقرار کر لیا (کہ امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہیں کرے گا)[1]

(2) ''نماز جنازہ'' میں خاص دعا یاد نہ ہو تو دعا کی نیت سے ''سورۂ فاتحہ'' پڑھنا جائز ہے جبکہ قراءت کی نیت سے پڑھنا جائز نہیں۔[2]

1... تفسیر کبیر، 1/412 2 ... عالمگیری، 1/164.

سورۂ بقرہ کا تعارف

مقامِ نزول:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُما کے فرمان کے مطابق مدینہ منورہ میں سب سے پہلے یہی ''سورۂ بقرہ'' نازل ہوئی۔(اس سے مراد ہے کہ جس سورت کی آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں۔)[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 40رکوع اور 286آیتیں ہیں۔

''بقرہ''نام رکھے جانے کی وجہ:

عربی میں گائے کو '' بَقَرَۃٌ'' کہتے ہیں اور اس سورت کے آٹھویں اور نویں رکوع کی آیت نمبر 67 تا 73 میں بنی اسرائیل کی ایک گائے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے،اُس کی مناسبت سے اِسے ''سورۂ بقرہ'' کہتے ہیں۔

سورۂ بقرہ کے فضائل:

احادیث میں اس سورت کے بے شمار فضائل بیان کئے گئے ہیں،ان میں سے 5 فضائل درج ذیل ہیں:

(1) حضرت ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے روایت ہے،نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنی تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا اور دو روشن سورتیں (یعنی) ''سورۂ بقرہ'' اور ''سورۂ آل

---

[1] ... خازن، 1/19.

عمران" پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جس طرح دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریں گی، "سورۂ بقرہ" پڑھا کرو کیونکہ اس کو پڑھتے رہنے میں برکت ہے اور نہ پڑھنے میں (ثواب سے محروم رہ جانے پر) حسرت ہے اور جادوگر اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔[1]

(2) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں عبادت کیا کرو) اور شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں "سورۂ بقرہ" کی تلاوت کی جاتی ہے۔[2]

(3) حضرت ابو مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو "سورۂ بقرہ" کی آخری دو آیتیں پڑھ لے گا تو وہ اسے (ناگہانی مصائب سے) کافی ہوں گی۔[3]

(4) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور قرآن کی بلندی "سورۂ بقرہ" ہے، اس میں ایک آیت ہے جو قرآن کی (تمام) آیتوں کی سردار ہے اور وہ (آیت) آیت الکرسی ہے۔[4]

(5) حضرت سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے دن کے وقت اپنے گھر میں "سورۂ بقرہ" کی تلاوت کی تو تین دن تک شیطان اس کے گھر کے قریب نہیں آئے گا اور جس نے رات کے وقت اپنے

1... مسلم، ص403، حدیث: 252(804). 2... مسلم، ص393، حدیث:212(780).
3... بخاری، 3/405، حدیث:5009. 4... ترمذی، 4/402، حدیث:2887.

گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی تو تین راتیں اس گھر میں شیطان داخل نہ ہو گا۔ (1)

”سورۂ بقرہ“ کے مضامین:

یہ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے اور اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بنی اسرائیل پر کئے گئے انعامات، ان انعامات کے مقابلے میں بنی اسرائیل کی ناشکری، بنی سرائیل کے جرائم جیسے بچھڑے کی پوجا کرنا، سرکشی اور عناد کی وجہ سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے طرح طرح کے مطالبات کرنا، اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرنا، انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو ناحق شہید کرنا اور عہد توڑنا وغیرہ، گائے ذبح کرنے کا واقعہ اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں موجود یہودیوں کے باطل عقائد و نظریات اور ان کی خباثتوں کو بیان کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہودیوں کی دھوکہ دہی سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ”سورۂ بقرہ“ میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) قرآن پاک کی صداقت، حقانیت اور اس کتاب کے ہر طرح کے شک وشبہ سے پاک ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

(2) قرآن پاک سے حقیقی ہدایت حاصل کرنے والوں اور ان کے اوصاف کا بیان، ازلی کافروں کے ایمان سے محروم رہنے اور منافقوں کی بری خصلتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(3) قرآن پاک میں شک کرنے والے کفار سے قرآن مجید کی سورت جیسی کوئی ایک سورت بنا کر لانے کا مطالبہ کیا گیا اور ان کے اس چیز سے عاجز ہونے کو بھی بیان کر دیا گیا۔

(4) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق کا واقعہ بیان کیا گیا اور فرشتوں کے سامنے ان

1... شعب الایمان، 2/453، حدیث: 2378.

کی شان کو ظاہر کیا گیا ہے۔

(5) خانۂ کعبہ کی تعمیر اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا کا ذکر کیا گیا ہے۔

(6) اس سورت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند کی وجہ سے قبلہ کی تبدیلی اور اس تبدیلی پر ہونے والے اعتراضات و جوابات کا بیان ہے۔

(7) عبادات اور معاملات جیسے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے، خانۂ کعبہ کا حج کرنے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے، دینی معاملات میں قمری مہینوں پر اعتماد کرنے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے، والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، یتیموں کے ساتھ معاملات کرنے، نکاح، طلاق، رضاعت، عدت، بیویوں کے ساتھ اِیلاء کرنے، جادو، قتل، لوگوں کے مال ناحق کھانے، شراب، سود، جوا اور حیض کی حالت میں بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے وغیرہ کے بارے میں مسلمانوں کو ایک شرعی دستور فراہم کیا گیا ہے۔

(8) تابوت سکینہ، طالوت اور جالوت میں ہونے والی جنگ کا بیان ہے۔

(9) مردے زندہ کرنے کے ثبوت پر حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔

(10) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو چار پرندوں کے ذریعے مردوں کو زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نظارہ کروانے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(11) اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرنے، گناہوں سے توبہ کرنے اور کفار کے خلاف مدد طلب کرنے کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے اور مسلمانوں کو قیامت کے دن سے ڈرایا گیا ہے۔

سورۂ آلِ عمران کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ آلِ عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس میں 20 رکوع اور 200 آیتیں ہیں۔

”آلِ عمران“ نام رکھے جانے کی وجہ:

آل کا ایک معنی ”اولاد“ ہے اور اس سورت کے چوتھے اور پانچویں رکوع میں آیت نمبر 33 تا 54 میں حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے والد عمران کی آل کی سیرت اور ان کے فضائل کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ آلِ عمران“ رکھا گیا ہے۔

سورۂ آلِ عمران کے فضائل:

اس سورت کے مختلف فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 3 فضائل درج ذیل ہیں:

(1) حضرت نواس بن سمعان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن قرآنِ مجید اور اس پر عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا، ان کے آگے سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران ہوں گی۔ حضرت نواس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سورتوں کے لئے تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں آج تک نہیں بھولا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں

1... خازن، 1/228 .

سورتیں ایسی ہیں جیسے دو بادل ہوں یا دو ایسے سائبان ہوں جن کے درمیان روشنی ہو یا صف باندھے ہوئے دو پرندوں کی قطاریں ہوں، یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریں گی۔(1)

(2) حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جو شخص رات میں سورۂ آلِ عمران کی آخری آیتیں پڑھے گا تو اس کے لیے پوری رات عبادت کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔(2)

(3) حضرت مکحول رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن سورۂ آلِ عمران کی تلاوت کرتا ہے تو رات تک فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔(3)

سورۂ آلِ عمران کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی ولادت، ان کی پرورش، جس جگہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق ملتا وہاں کھڑے ہو کر حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا اولاد کے لئے دعا کرنا، حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کی بشارت ملنا، اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات و واقعات کا بیان ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور قرآن کی صداقت پر دلائل دیئے گئے ہیں۔

(2) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول دین صرف اسلام ہے۔

1... مسلم، ص403، حدیث:253(805). 2... دارمی، 2/544، حدیث:3396.
3... دارمی، 2/544، حدیث:3397.

(3) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان کے بارے میں جھگڑنے والے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کو جھٹلانے والے اور قرآن مجید کا انکار کرنے والے نجران کے عیسائیوں سے حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہونے والی گفتگو بیان کی گئی ہے۔

(4) میثاق کے دن انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں عہد لینے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(5) مکہ مکرمہ اور خانۂ کعبہ کی فضیلت اور اس امت کے باقی تمام امتوں سے افضل ہونے کا بیان ہے۔

(6) یہودیوں پر ذلت و خواری مُسَلَّط کئے جانے کا ذکر ہے۔

(7) جہاد کی فرضیت اور سود کی حرمت سے متعلق شرعی احکام اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

(8) غزوۂ بدر و اُحد کا تذکرہ اور اس سے حاصل ہونے والی عبرت و نصیحت کا بیان ہے۔

(9) امت کی خیر خواہی میں مال خرچ کرنے، لوگوں پر احسان کرنے اور بخل نہ کرنے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

(10) شہیدوں کے زندہ ہونے، انہیں رزق ملنے اور ان کا اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہونے پر خوش ہونے کا بیان ہے۔

(11) اور اس سورت کے آخر میں زمین و آسمان اور ان میں موجود عجائبات اور اَسرار میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے، نیز جہاد پر صبر کرنے اور اسلامی سرحدوں کی نگہبانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورۂ نساء کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ نساء مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس میں 24 رکوع اور 176 آیتیں ہیں۔

’’نساء‘‘ نام رکھے جانے کی وجہ:

عربی میں عورتوں کو ’’نساء‘‘ کہتے ہیں اور اس سورت میں بہ کثرت وہ احکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق عورتوں کے ساتھ ہے اس لئے اسے ’’سورۂ نساء‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ نساء کے فضائل:

(1) سورۂ نساء کی ایک آیتِ مبارکہ کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: مجھے قرآنِ مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ یہ تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے! ارشاد فرمایا: ہاں (تم پڑھ کر سناؤ)۔ چنانچہ میں نے سورۂ نساء پڑھی حتی کہ جب میں اس آیت پر پہنچا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا (2)

ترجمہ: تو کیسا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بس کرو، اب تمہارے لئے یہی کافی

1... خازن، 1/340. 2... پ5، النساء: 41.

ہے۔ میں حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔[1]

(2) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: سورۂ بقرہ، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ، سورۂ حج اور سورۂ نور سیکھو کیونکہ ان سورتوں میں فرض علوم بیان کئے گئے ہیں۔[2]

(3) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جس نے سورۂ نساء پڑھی تو وہ جان لے گا کہ وراثت میں کون کس سے محروم ہوتا اور کون کس سے محروم نہیں ہوتا۔[3]

(4) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جس نے سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء پڑھی تو وہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حکمت والے لوگوں میں سے لکھا جائے گا۔[4]

سورۂ نساء کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یتیم بچوں اور عورتوں کے حقوق اور ان سے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں جیسے یتیم بچوں کے مال کو اپنے مال میں ملا کر کھا جانے کو بڑا گناہ قرار دیا گیا۔ ناسمجھ یتیم بچوں کا مال ان کے حوالے کرنے سے منع کیا گیا اور جب وہ شادی کے قابل اور سمجھدار ہو جائیں تو ان کا مال ان کے سپرد کر دینے کا حکم دیا گیا۔ یتیموں کے مال ناحق کھا جانے پر وعید بیان کی گئی۔ اسی طرح عورتوں کا مہر انہیں دینے کا حکم دیا گیا اور مہر سے متعلق چند اور مسائل بیان کئے گئے۔ میراث کے مال میں عورتوں کے باقاعدہ حصے مقرر کئے گئے۔ ان عورتوں کا ذکر کیا گیا جن سے نسب، رَضاعت اور مُصاہرت کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے اور جن عورتوں سے کسی سبب کی وجہ سے عارضی طور پر نکاح

1... بخاری، 3/416، حدیث: 5050. 2... مستدرک، 3/158، حدیث: 3545.
3... مصنف ابن ابی شیبہ، 7/324، حدیث: 5. 4... شعب الایمان، 2/468، حدیث: 2424.

حرام ہے۔ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کے احکام بیان کئے گئے اور نافرمان عورت کی اصلاح کا طریقہ ذکر کیا گیا۔اس کے علاوہ سورۂ نساء میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی اور دور کے پڑوسیوں، مسافروں اور لونڈی غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک اور بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(2) میراث کے احکام تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے۔

(3) کن لوگوں کی توبہ مقبول ہے اور کن کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(4) شوہر، بیوی کے حقوق اور ازدواجی زندگی کے رہنما اصول بیان کئے ہیں۔

(5) مال اور خون میں مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کے احکام بیان کئے گئے۔

(6) کبیرہ گناہوں سے بچنے کی فضیلت بیان کی گئی، حسد سے بچنے کا حکم دیا گیا نیز تکبر، بخل اور ریاکاری کی مذمت بھی بیان کی گئی۔

(7) جہاد کے بارے میں احکامات بیان کئے گئے۔

(8) قاتل کے بارے میں احکام، ہجرت کے بارے میں احکام اور نمازِ خوف کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

(9) نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

(10) اخلاقی اور ملکی معاملات کے اصول اور جنگ کے بعض احکام بیان کئے گئے ہیں۔

(11) منافقوں، عیسائیوں اور بطور خاص یہودیوں کے خطرات سے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔

(12) اس سورت کے آخر میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں عیسائیوں کی گمراہیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

سورۂ مائدہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مائدہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے، البتہ یہ آیت "اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ" حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے خطبہ میں اس آیت کی تلاوت فرمائی۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 16 رکوع اور 120 آیتیں ہیں۔

"مائدہ" نام رکھے جانے کی وجہ:

عربی میں دستر خوان کو "مائدہ" کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت نمبر 112 تا 115 میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کے حواریوں نے حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام سے آسمان سے مائدہ یعنی کھانے کے ایک دستر خوان کے نزول کا مطالبہ کیا اور حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے مائدہ کے نازل ہونے کی دعا کی، اس واقعے کی مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۂ مائدہ" رکھا گیا۔

سورۂ مائدہ کے فضائل:

(1) اس سورت کی ایک آیتِ مبارکہ کے بارے میں حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْه سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! رَضِيَ اللهُ عَنْه، آپ اپنی کتاب میں ایک آیت کی تلاوت کرتے ہیں، اگر وہ آیت ہم یہودیوں کے گروہ پر نازل

1... خازن، 1/458.

ہوئی ہوتی تو (جس دن یہ نازل ہوتی) ہم اس دن کو عید بناتے۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس یہودی نے عرض کی (وہ یہ آیت ہے)

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ (1)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: ہم اس دن اور اس جگہ کو بھی جانتے ہیں جس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ آیت نازل ہوئی، (جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت) حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن عرفات کے میدان میں مقیم تھے (اور جمعہ و عرفہ دونوں مسلمانوں کی عید کے دن ہیں۔)(2)

(2) حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: جب حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **سورۂ مائدہ** نازل ہوئی اور اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی سواری پر سوار تھے تو سواری میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بوجھ اٹھانے کی طاقت نہ رہی اس لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سواری سے نیچے تشریف لے آئے۔(3)

(3) حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مَردوں کو سورۂ مائدہ اور عورتوں کو سورۂ نور سکھاؤ۔(3)

علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں "سورۂ مائدہ میں چونکہ مردوں کے لئے بہت (زَجر وتَوبیخ) ڈانٹ ڈپٹ ہے اس لئے انہیں سورہ مائدہ سکھانے کا حکم دیا گیا اور

---

❶... پ6، مائدہ: 3 . ❷... بخاری، 1/ 28، حدیث: 45.
❸... مسند امام احمد، 2/ 589، حدیث: 6654. ❹... شعب الایمان، 2/ 469، حدیث: 2428.

سورۂ نور میں عورتوں کے لئے بہت (زجر و توبیخ) ڈانٹ ڈپٹ ہے کہ اس میں واقعہ اِفک اور زینت کے مقام ظاہر کرنے کی حرمت وغیرہ ان چیزوں کا بیان ہے جو عورتوں سے متعلق ہیں، اس لئے انہیں سورۂ نور سکھانے کا حکم دیا گیا۔[1]

سورۂ مائدہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کے باطل عقائد و نظریات ذکر کر کے ان کا رد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) مسلمانوں کو تمام جائز معاہدے پورا کرنے کا حکم دیا گیا اور ان جانوروں کے بارے میں بتایا گیا جو مسلمانوں پر حرام ہیں اور جو مسلمانوں کے لئے حلال ہیں۔

(2) وضو، غسل اور تیمم کے احکام بیان کئے گئے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے اور ناانصافی کرنے سے بچنے کا حکم دیا گیا۔

(3) بنی اسرائیل سے عہد لینے، ان کے عہد کی خلاف ورزی کرنے اور اس کے انجام کو بیان کیا گیا۔

(4) بنی اسرائیل کا جَبّارین سے جہاد نہ کرنے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(5) چوری کرنے اور ڈاکہ ڈالنے کی سزا کا بیان، شراب اور جوئے کی حرمت کا بیان، قسم کے کَفّارے کا بیان، احرام کی حالت میں شکار کے احکام۔ قرآن کے احکامات پر عمل کو ترک کرنے کی وعید، یہودیوں، عیسائیوں، منافقوں اور مشرکوں سے ہونے

1... فیض القدیر، 4/433، تحت الحدیث: 5482.

والی بحث کا بیان ہے۔

(6)مسلمانوں کو اپنی اصلاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اصلاح کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ بھی فرمایا گیا کہ نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کی جائے اور گناہ و سرکشی کے کاموں پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون حرام ہے، کفار کے ساتھ دوستی کرنا حرام ہے نیز گواہی کے متعلق فرمایا کہ گواہی دینے والا عادل ہو اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے اور مسلمانوں کے درمیان مساوات قائم کی جائے۔

(7)اللہ تعالٰی کا دین ایک ہی ہے اگرچہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شریعت اور ان کے طریقے مختلف تھے۔

(8)نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پوری مخلوق کو عام ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عام تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(9)عبرت و نصیحت کے لئے اس سورت میں یہ تین واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

(۱)حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور بنی اسرائیل کا واقعہ۔

(۲)حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے دو بیٹوں قابیل اور ہابیل کا واقعہ۔

(۳)حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزے ”کھانے کے دستر خوان“ کے نازل ہونے کا واقعہ۔

سورۂ اَنعام کا تعارف

مقامِ نزول:

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں کہ پوری سورۂ اَنعام ایک ہی رات میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اور انہی سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ سورۂ اَنعام کی 6 آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اور باقی سورت ایک ہی مرتبہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ [1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس میں 20 رکوع اور 165 آیتیں ہیں۔

''اَنعام'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں مویشیوں کو ''اَنعام'' کہتے ہیں اور اس سورت کا نام ''اَنعام'' اس مناسبت سے رکھا گیا کہ اس سورت کی آیت نمبر 136 اور 138 میں ان مشرکین کا رد کیا گیا ہے جو اپنے مویشیوں میں بتوں کو حصہ دار ٹھہراتے تھے اور خود ہی چند جانوروں کو اپنے لئے حلال اور چند جانوروں کو اپنے اوپر حرام سمجھنے لگے تھے۔

سورۂ اَنعام کی فضیلت:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سورۂ اَنعام نازل ہوئی اور اس کے ساتھ بلند آواز سے تسبیح کرتی ہوئی فرشتوں کی ایک جماعت تھی جس سے زمین و آسمان کے کنارے بھر گئے، زمین ان فرشتوں کی وجہ سے ہلنے لگی اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ ''سُبۡحَانَ

1... خازن، 2/2۔

رَبِّیَ الْعَظِیْمُ“ کہا۔[1]

سورۂ اَنعام کے مضامین:

سورۂ اَنعام قرآنِ مجید میں مذکور سورتوں کی ترتیب کے لحاظ سے پہلی مکی سورت ہے اور اس کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد، جیسے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت، اس کی صفات اور اس کی قدرت کو انسان کی اندرونی اور بیرونی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ وحی اور رسالت کے ثبوت اور مشرکین کے شُبہات کے رد پر عقلی اور حِسی دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، قیامت کے دن اعمال کا حساب ہونے اور اعمال کی جزاء ملنے کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) زمین میں گھوم پھر کر سابقہ لوگوں کی اجڑی بستیاں، ویران گھر اور ان پر کئے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے آثار دیکھ کر ان کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(2) جانور ذبح کرنے اور ذبح شدہ جانور کا گوشت کھانے کے احکام بیان کئے گئے اور اپنی طرف سے حلال جانوروں کو حرام قرار دینے کا رد کیا گیا ہے۔

(3) والدین کے ساتھ احسان کرنے، ظاہری اور باطنی بے حیائیوں سے بچنے، تنگدستی کی وجہ سے اولاد کو قتل نہ کرنے اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(4) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا اور آخر میں قرآن اور دین اسلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

---

[1]... شعب الایمان، 2/ 470، حدیث: 2433.

سورۂ اعراف کا تعارف

مقامِ نزول:

یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور ایک روایت کے مطابق پانچ آیتوں کے علاوہ یہ سورت مکیہ ہے، ان پانچ آیات میں سے پہلی آیت " وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِیْ " ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 206 آیتیں اور 24 رکوع ہیں۔

"اَعراف" نام رکھنے کی وجہ:

اعراف کا معنی ہے بلند جگہ، اس سورت کی آیت نمبر 46 میں جنت اور دوزخ کے درمیان ایک جگہ اعراف کا ذکر ہے جو کہ بہت بلند ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۂ اعراف" رکھا گیا۔

سورۂ اَعراف کی فضیلت:

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ پاک کی پہلی 7 بڑی سورتوں کو حفظ کیا اور ان کی تلاوت کرتا رہا تو یہ اس کے لئے کثیر ثواب کا باعث ہے۔[2]

ان سات سورتوں میں سے ایک سورت اعراف بھی ہے۔

سورۂ اَعراف کے مضامین:

یہ مکی سورتوں میں سب سے بڑی سورت ہے اور اس سورت کا مرکزی مضمون یہ کہ

1... خازن، 2/ 76. 2... مستدرک، 2/ 270، حدیث: 2114.

اس میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے حالات اور انہیں جھٹلانے والی قوموں کے انجام کے واقعات بیان کرکے اس امت کے لوگوں کو ان قوموں جیسا عذاب نازل ہونے سے ڈرانا، ایمان اور نیک اعمال کی ترغیب دینا ہے۔ نیز اس سورت میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کے وجود، وحی اور رسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی نعمت ہے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات کی پیروی ضروری ہے۔

(2) قیامت کے دن اعمال کا وزن ضرور کیا جائے گا۔

(3) دوبارہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ابلیس کا واقعہ بیان کیا گیا، اس میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق، فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنا، شیطان کا سجدہ کرنے سے تکبر کرنا، شیطان کا مردود ہونا، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ اس کی دشمنی اور حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی جنت سے زمین کی طرف آمد کا بیان ہے۔

(4) کفار و مشرکین کے اخروی انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

(5) قیامت کے دن ایمان والوں کے حالات، جہنمیوں اور اَعراف والوں سے ہونے والی گفتگو اور اہلِ جہنم کی آپس میں کی جانے والی گفتگو کا بیان ہے۔

(6) اللہ تعالیٰ نے اپنی عطا کردہ نعمتوں سے اپنے وجود اور اپنی وحدانیت پر استدلال فرمایا ہے۔

(7) اس سورت میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعے کے علاوہ مزید یہ 7 واقعات بیان کئے گئے:

(۱) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(۲) حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(۳) حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(۴) حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(۵) حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(۶) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون کا واقعہ۔

(۷) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور بلعم بن باعور کا واقعہ۔

(8) اس سورت کے آخر میں شرک کا تفصیلی رد، مَکارِمِ اخلاق کی تعلیم، وحی کی پیروی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا بیان ہے۔

سورۂ اَنفال کا تعارف

مقامِ نزول:

صحیح قول کے مطابق یہ سورت مدنی ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت ان سات آیتوں کے علاوہ مدنی ہے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور وہ آیت نمبر 30 ''وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ'' سے شروع ہوتی ہیں۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 10 رکوع اور 75 آیتیں ہیں۔

''اَنفال'' نام رکھنے کی وجہ:

اَنفال نَفَل کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے غنیمت کا مال، اس سورت کی پہلی آیت میں اَنفال یعنی مالِ غنیمت کے احکام کے بارے میں مسلمانوں کے سوال اور انہیں دیئے جانے والے جواب کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورۂ اَنفال'' رکھا گیا۔

سورۂ اَنفال کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مالِ غنیمت کے احکام، غزوۂ بدر کا تفصیلی واقعہ اور اس کی حکمتیں بیان کی گئیں اور مسلمانوں کو جنگ کے اصول سکھائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا اور خوفِ خدا کی فضیلت بیان کی گئی۔

1... خازن، 2/174.

(2) مکہ مکرمہ سے ہجرت کے وقت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف کفار کی سازش اور اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کی سازش سے محفوظ رکھنے کا بیان ہے۔

(3) ہر چیز میں ضروری اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم دیا گیا۔

(4) مسلمانوں کو کفار کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے پورے کرنے اور معاہدہ توڑنے پر ان کے ساتھ سختی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(5) کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے مقاصد بیان کئے گئے۔

(6) کفار کے دلوں میں دھاک بٹھانے کے لئے مسلمانوں کو جنگی ساز و سامان کی بھرپور تیاری کا حکم دیا گیا۔

(7) اس سورت کے آخر میں قیدیوں کے بارے میں احکام اور مہاجرین و انصار کے مجاہدوں کے فضائل بیان کئے گئے۔

سورۂ توبہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ توبہ مدنیہ ہے مگر اس کی آخری آیات ”لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ“ سے آخر تک، ان کو بعض علماء مکی کہتے ہیں۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 16 رکوع اور 129 آیتیں ہیں۔[2]

”توبہ“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کے دس سے زیادہ نام ہیں، ان میں سے یہ دو نام مشہور ہیں:

(1) توبہ: اس سورت میں کثرت سے توبہ کا ذکر کیا گیا اس لئے اسے ”سورۂ توبہ“ کہتے ہیں۔

(2) بَراءت: یہاں اس کا معنی بری الذمہ ہونا ہے، اور اس کی پہلی آیت میں کفار سے براءت کا اعلان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ براءت“ کہتے ہیں۔

سورۂ توبہ کے شروع میں ”بِسْمِ الله“ نہ لکھے جانے کی وجہ:

اس سورت کے شروع میں بِسْمِ الله نہیں لکھی گئی، اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام اس سورت کے ساتھ بِسْمِ الله لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے بِسْمِ الله لکھنے کا حکم نہیں فرمایا۔[3]

حضرت علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے مروی ہے کہ بِسْمِ الله امان ہے اور

---

❶... خازن، 2/213. ❷... خازن، 2/213. ❸... جلالین مع صاوی، 3/783.

سورۂ توبہ تلوار کے ساتھ امن اٹھا دینے کے لئے نازل ہوئی ہے۔[1]

صحیح بخاری میں حضرت براء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ قرآنِ کریم کی سورتوں میں سب سے آخری سورت "سورۂ توبہ" نازل ہوئی۔[2]

سورۂ توبہ کے فضائل:

(1) حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: منافق سورۂ ہود، سورۂ براءت، سورۂ یٰسٓ، سورۂ دُخان اور سورۂ نبا کو یاد نہیں کر سکتا۔[3]

(2) حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب سورۂ براءت نازل ہوئی تو حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "میں لوگوں کی خاطر داری کے لئے بھیجا گیا ہوں۔[4]

(3) حضرت عطیہ ہمدانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے لکھا "تم خود سورۂ براءت سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۂ نور سکھاؤ۔[5]

سورۂ توبہ کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مشرکین اور اہلِ کتاب کے خلاف جہاد کرنے کے احکام بیان کئے گئے اور غزوۂ تبوک سے منافقوں کو روک کر مسلمانوں اور منافقوں میں اِمتیاز کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

1... مستدرک، 2/63، حدیث: 3326. 2... بخاری، 3/212، حدیث: 4605.
3... معجم اوسط، 5/350، حدیث: 7570. 4... شعب الایمان، 6/351، حدیث: 8475.
5... سنن سعید بن منصور، 5/231، حدیث: 1003.

(1) ان مشرکین سے بَراءت کا اعلان کیا گیا جن سے مسلمانوں کا معاہدہ ہوا اور وہ اپنے معاہدے پر قائم نہ رہے۔

(2) کفارِ مکہ کے مسلمانوں سے افضل ہونے کے دعوے کارد کیا گیا۔

(3) غزوۂ حُنَین کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(4) یہودیوں کا حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام کو اور عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ تعالٰی کا بیٹا قرار دینے کارد کیا گیا۔

(5) ہجرت کے وقت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی غارِ ثور میں ہونے والی گفتگو بیان کی گئی۔

(6) زکوٰۃ کے مَصارِف بیان کئے گئے۔

(7) مسجدِ ضِرار کا واقعہ بیان کیا گیا اور مسجدِ قبا کی فضیلت بیان کی گئی۔

(8) حضرت کعب بن مالک، حضرت ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رَضِیَ اللہُ عَنْہُم جو کہ غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے ان کی توبہ کا واقعہ بیان کیا گیا۔

سورۂ یونس کا تعارف

مقامِ نزول:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں ”سورۂ یونس مکیہ ہے، البتہ اس کی تین آیتیں ”فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ“ سے لے کر ”لَا یُؤْمِنُوْنَ“ تک مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ (1)

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 11 رکوع اور 109 آیتیں ہیں۔ (2)

”یونس“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر 98 میں اللہ تعالٰی کے نبی حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب انہیں حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے عذاب کی وعید سنائی اور خود وہاں سے تشریف لے گئے تو ان کے جانے کے بعد عذاب کے آثار دیکھ کر وہ لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے سچے دل سے توبہ کی تو ان سے عذاب اٹھالیا گیا۔ اس واقعے کی مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ یونس“ رکھا گیا۔

سورۂ یونس کے بارے میں حدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں، ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مجھے قرآن سکھا دیجئے۔ ارشاد فرمایا ”الٓرٰ“ (سے شروع ہونے) والی تین سورتیں پڑھ لو۔ اس نے عرض

1... البحر المحیط، 5/125. 2... خازن، 2/299.

کی: میری عمر بہت ہو چکی ہے، میرا دل سخت ہو گیا اور زبان موٹی ہو گئی ہے۔ ارشاد فرمایا ”تو حٰمٓ (سے شروع ہونے) والی تین سورتیں پڑھ لو۔ اس نے پھر وہی عرض کی تو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”مُسَبَّحات (یعنی تسبیح سے شروع ہونے والی سورتوں) میں سے تین سورتیں پڑھ لو۔ اس نے پھر وہی عذر پیش کیا اور عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مجھے کوئی جامع سورت سکھا دیجئے۔

رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ”اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا“ والی سورت سکھا دی۔ اِس سے فارغ ہونے کے بعد اُس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا، میں کبھی اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ اس کے چلے جانے کے بعد حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: یہ چھوٹا سا آدمی نجات پا گیا۔ (1)

سورۂ یونس کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کو مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا اور قرآنِ مجید پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) مشرکین کے عقائد بیان کئے گئے اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کرنے والوں کے 5 شُبہات ذکر کر کے ان کا رد کیا گیا ہے۔

1... ابو داوٗد، 2/81، حدیث: 1399.

(2) اللہ تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرنے والے اس کی قدرت کے آثار ذکر کئے گئے ہیں۔

(3) دُنیوی زندگی کی مثال بیان کرکے اس میں غور کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(4) کفار کو قرآنِ پاک جیسی ایک سورت بنا کر دکھانے کا چیلنج کیا گیا۔

(5) کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے۔

(6) قرآنِ پاک کی صداقت کو ثابت کرنے اور عبرت و نصیحت کے لئے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ اور حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(7) اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت اور قرآن کے احکام پر عمل کرنے میں انسانوں کی اپنی ہی بہتری ہے۔

سورۂ ہود کا تعارف

مقامِ نزول:

حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت حسن اور حضرت عکرمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اور دیگر مفسرین فرماتے ہیں کہ سورۂ ہود مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ آیت "وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ" کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے۔ مقاتل نے کہا کہ آیت "فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ" اور "اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ" اور "اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ" کے علاوہ پوری سورت مکی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 10 رکوع اور 123 آیتیں ہیں۔

"ہود" نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر 50 تا 60 میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم عاد کا واقعہ بیان کیا گیا، اس واقعہ کی مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۂ ہود" رکھا گیا۔

سورۂ ہود کے بارے میں اَحادیث:

(1) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بڑھاپے کے آثار نمودار ہو گئے۔ ارشاد فرمایا: مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ اور سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا۔[2]

1... خازن، 2/338 . 2... ترمذی، 5/193، حدیث: 3308

غالباً یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت، مرنے کے بعد اٹھائے جانے، حساب اور جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔[1]

(2) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو اس طرح دیکھے گویا کہ وہ نگاہوں کے سامنے ہے تو اسے چاہئے کہ وہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھ لے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سورۂ ہود پڑھنے کا بھی فرمایا۔[2]

(3) حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھا کرو۔[3]

سورۂ ہود کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بھی سورۂ یونس کی طرح توحید، رسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن اَعمال کی جزاء ملنے کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1) قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کو دلیل کے ساتھ ثابت کیا گیا۔

(2) آسمان و زمین اور ان میں موجود مَنافع پیدا کرنے کی حکمت بیان کی گئی کہ اس سے مقصود نیک اور گناہگار انسان میں اِمتیاز کرنا ہے۔

(3) مصیبت اور آسانی میں مومن اور کافر کی فِطرت کا مُوازنہ کیا گیا ہے کہ مومن

1... خازن، 2/339. 2... مسند امام احمد، 2/257، حدیث: 4806

3... شعب الایمان، 2/472، حدیث: 2438.

مصیبت آنے پر صبر کرتا ہے اور آسانی ملنے پر شکر کرتا ہے جبکہ کافر نعمت ملنے پر تکبر و غرور کرتا ہے جبکہ مصیبت کی حالت میں بڑا مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔

(4) ہر انسان کی فطرت مختلف ہے حتی کہ دین قبول کرنے میں بھی ہر ایک کی فطرت جدا ہے۔

(5) کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات بیان فرمائے اور ان واقعات میں تمام مسلمانوں کے لئے بھی عبرت اور نصیحت ہے۔ چنانچہ اس سورت میں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ، حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم عاد کا واقعہ، حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم ثمود کا واقعہ، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے مہمان فرشتوں کا واقعہ، حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ، حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ اور حضرت موسیٰ کا فرعون کے ساتھ واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(6) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کی قوموں کے واقعات بیان کرنے سے حاصل ہونے والی عبرت و نصیحت کا بیان ہے۔

(7) دین میں اِستقامت کا حکم دیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ سرکشی بربادی کا راستہ ہے اور کفر و شرک کی طرف مَیلان جہنم کے عذاب کا سبب ہے۔

(8) نماز کو اس کے اَوقات میں قائم کرنے اور نیک اَعمال پر صبر کرنے کا حکم دیا گیا۔

(9) دین کی دعوت سے اِعراض کرنے والوں کو عذاب کی وَعید سنائی گئی اور متقی لوگوں کے اچھے انجام کو بیان کیا گیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ ترغیب اور ترہیب اِنفرادی اور اِجتماعی اصلاح میں بہت فائدہ مند ہے۔

سورۂ یوسف کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ یوسف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہودیوں کے علماء نے عرب کے سرداروں سے کہا تھا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کرو کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ملک شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور اُن کے وہاں جاکر آباد ہونے کا سبب کیا ہوا اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ کیا ہے؟ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔ (1)

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 12 رکوع اور 111 آیتیں ہیں۔

''یوسف'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں اللہ تعالٰی کے نبی حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حالاتِ زندگی اور ان کی سیرتِ مبارکہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورۂ یوسف'' رکھا گیا۔

سورۂ یوسف کے بارے میں حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک دن یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم جو کہ تورات کا قاری تھا حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورۂ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ اس عالم نے سورۂ یوسف سن کر عرض کی: اے محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)، آپ کو یہ سورت کس نے سکھائی

1... مدارک، ص519.

ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سورت سکھائی ہے۔ وہ یہودی عالم حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد سن کر بہت حیران ہوا اور یہودیوں کے پاس آکر ان سے کہنے لگا: کیا تم جانتے ہو، خدا کی قسم! محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قرآنِ مجید میں ان باتوں کی تلاوت کرتے ہیں جو تورات میں نازل کی گئی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک گروہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوا اور انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف کو پہچانا، مُہرِ نبوت کی زیارت کی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سورۂ یوسف سن کر اسلام قبول کرلیا۔ [1]

سورۂ یوسف کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی دلیل کے طور پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حالاتِ زندگی تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) قرآنِ مجید کا بہترین قصہ بیان کیا گیا۔

(2) حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعے میں یہودیوں کے لئے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی نشانیاں ہیں۔

(3) تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے جتنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دنیا میں تشریف لائے سب مرد ہی تھے کسی عورت کو نبوت نہیں ملی۔

(4) یہ بتایا گیا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کی قوموں کے واقعات میں عقلمندوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے۔

(5) اس سورت کے آخر میں اَوصافِ قرآن بیان کئے گئے کہ یہ سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا، اس میں ہر چیز کا مُفَصَّل بیان اور یہ مسلمانوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

1... دلائل النبوہ للبیہقی، 6/276.

سورۂ رعد کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ رعد مکیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے ایک روایت یہ ہے کہ ان دو آیتوں ''وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ'' اور ''وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا'' کے سوا اس سورت کی سب آیتیں مکی ہیں، اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورت مدنی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 6رکوع اور 43 آیتیں ہیں۔

''رعد'' نام رکھنے کی وجہ:

رعد، بادلوں سے پیدا ہونے والی گرج کو کہتے ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک بادل پرمامور ایک فرشتے کا نام رعد ہے، اور اس سورت کا یہ نام آیت نمبر 13 میں مذکور لفظ ''اَلرَّعْدُ'' کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورۂ رعد کی فضیلت:

حضرت جابر بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب کسی انسان کی موت کا وقت قریب آجائے تو مستحب یہ ہے کہ اس کے پاس سورۂ رعد پڑھی جائے کیونکہ یہ مرنے والے کیلئے آسانی کا اور اس کی روح قبض ہونے میں تخفیف کا سبب ہو گی۔[2]

سورۂ رعد کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت،

---

❶... خازن، 3/51 . ❷... در منثور، 4/599.

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت و رسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن اعمال کی جزاء ملنے کو ثابت کیا گیا ہے، چنانچہ اس سورت کی ابتداء میں آسمانوں اور زمین، سورج اور چاند، رات اور دن، پہاڑ اور دریا، کھیتی اور مختلف ذائقوں، خوشبوؤں اور رنگوں والے پھلوں کی پیدائش کے ذریعے تخلیق اور ایجاد میں، زندگی اور موت دینے میں، نفع اور ضَرر پہچانے میں اللہ تعالیٰ کی یکتائی، اس کی قدرت، مرنے کے بعد مخلوق کو دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے پر دلائل دیئے گئے ہیں، اسی طرح اس سورت میں مشرکین کے شُبہات کا رد بھی کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسان کی حفاظت کے لئے فرشتوں کے موجود ہونے کی خبر دی گئی۔

(2) حق اور باطل میں نیز بندگانِ خدا اور بتوں کے پجاریوں میں ایک مثال کے ذریعے فرق بیان کیا گیا۔

(3) نماز ادا کرنے والے اور صبر کرنے والے سعادت مند متقی لوگوں کے حال کو دیکھنے والے سے تشبیہ دی گئی ہے اور زمین میں فساد پھیلانے والے اور عہد و پیمان توڑ دینے والے گناہگار لوگوں کے حال کو اندھے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(4) متقی لوگوں کو جنّات عَدن کی بشارت دی گئی اور عہد توڑنے والوں اور زمین میں فساد پھیلانے والوں کو جہنم کے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

(5) رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داریاں بیان کی گئی۔

(6) دنیا میں ہونے والے تغیرات کے بارے میں بتایا گیا۔

(7) اس سورت کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور رسالت کی گواہی دی اور یہ بتایا گیا کہ اہلِ کتاب میں سے جو مومن ہیں وہ بھی اپنی کتابوں میں سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نشانیاں موجود ہونے کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی دیتے ہیں۔

سورۂ ابراہیم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ ابراہیم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی البتہ اس کی یہ آیت ”اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا“ اور اس کے بعد والی آیت مکہ مکرمہ میں نازل نہیں ہوئی۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 7 رکوع اور 52 آیتیں ہیں۔

”ابراہیم“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر 35 تا 41 میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کی اطاعتِ الٰہی کے حسین واقعے اور آپ کی دعاؤں کو بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ ابراہیم“ رکھا گیا۔

سورۂ ابراہیم کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسولوں پر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے پر ایمان لانے کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا اور یہ بتایا گیا ہے کہ حقیقی معبود وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پوری کائنات میں اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) کفار کی مذمت بیان کی گئی اور کفر کرنے پر انہیں شدید عذاب کی وعید سنائی گئی

1... خازن، 3 / 73.

اور مسلمانوں سے ان کے نیک اعمال کے بدلے جنت دینے کا وعدہ کیا گیا۔

(2) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے بعد والے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کی قوموں کے واقعات بیان کر کے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی اور ان قوموں پر نازل ہونے والے عذابات سے کفار مکہ کو ڈرایا گیا۔

(3) خانۂ کعبہ کی تعمیر کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے مکہ والوں کے لئے امن اور رزق کی، لوگوں کے دل خانۂ کعبہ کی طرف مائل ہونے کی، اپنی اولاد کے بتوں کی پوجا سے بچنے کی، اپنی اولاد کو نماز قائم کرنے کی توفیق دینے کی، اپنی، اپنے والدین اور مسلمانوں کی مغفرت کی جو دعائیں مانگیں وہ بیان کی گئیں۔

(4) ایمان اور کلمۂ حق کی مثال پاک درخت سے جبکہ گمراہی اور کلمۂ باطل کی مثال خبیث درخت سے بیان کی گئی۔

(5) قیامت کی ہولناکیاں بیان کر کے نصیحت کی گئی اور ظالموں کے لئے مختلف قسم کے عذابات بیان کر کے انہیں ڈرایا گیا۔

(6) قیامت کے دن تک عذاب مؤخر کرنے کی حکمت بیان کی گئی۔

سورۂ حجر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ حجر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 6 رکوع اور 99 آیتیں ہیں۔

''حجر'' نام رکھنے کی وجہ:

حجر، مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک وادی کا نام ہے، اور اِس سورت کی آیت نمبر 80 تا 84 میں اُس وادی میں رہنے والی قومِ ثمود کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس کا نام ''سورۂ حجر'' رکھا گیا۔

حجر کے بارے میں اَحادیث:

(1) حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجر والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: تم اس (عذاب یافتہ) قوم کے پاس سے روتے ہوئے گزرو اور اگر تم رو نہیں سکتے تو ان کے پاس سے نہ گزرو تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر نازل ہوا تھا۔[2]

(2) حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں جب رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حِجُر کے مقام سے گزرے تو ارشاد فرمایا: تم (کفر کر کے اپنی جانوں پر) ظلم کرنے والوں کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہونا تاکہ تم پر بھی وہی عذاب نہ آجائے جو ان پر نازل ہوا تھا۔ پھر حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی چادر سے سر اور چہرے کو ڈھانپ لیا

1... خازن، 3/93۔ 2... بخاری، 3/255، حدیث: 4702۔

اور اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی سواری پر تھے۔[1]

سورۂ حجر کے مَضامین:

مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی دیگر سورتوں کی طرح اس سورت کا مرکزی مضمون بھی یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے کو کئی طرح کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے، اور اس کے علاوہ اس سورت میں درج ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) قرآن پاک کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ کفار و مشرکین کا طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے۔

(3) آسمان کو مردود شیطانوں سے محفوظ کئے جانے کا ذکر کیا گیا۔

(4) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت پر دلالت کرنے والی چیزیں بیان کی گئیں۔

(5) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق، فرشتوں کے سجدہ کرنے، شیطان کے سجدہ نہ کرکے مردود ہونے اور شیطان کے مہلت طلب کرنے کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(6) متقی لوگوں کی اُخروی جزاء بیان کی گئی۔

(7) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مہمان فرشتوں کا واقعہ بیان فرمایا گیا۔

(8) اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم، حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام اور اصحابِ اَیکہ، حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام

1... بخاری، 2/432، حدیث: 3380.

اور ان کی قوم ثمود کا واقعہ بیان فرمایا۔

(9) اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے وہ انعامات بیان فرمائے جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کئے ہیں۔

سورۂ نحل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ نحل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے، البتہ آیت ”وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ“ سے لے کر سورت کے آخر تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں، نیز اس بارے میں اور اَقوال بھی ہیں۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 16 رکوع اور 128 آیتیں ہیں۔

”نحل“ نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں شہد کی مکھی کو ”نحل“ کہتے ہیں۔ اس سورت کی آیت نمبر 68 میں اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کا ذکر فرمایا اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ نحل“ رکھا گیا۔

سورۂ نحل سے متعلق روایات:

(1) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ قرآنِ پاک کی سورۂ نحل میں ایک آیت ہے جو کہ تمام خیر و شر کے بیان کو جامع ہے اور وہ یہ آیت ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ[2]

ترجمہ: بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتے داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔[3]

1... خازن، 3/112۔ 2... پ14، نحل: 90۔ 3... معجم کبیر، 9/132، حدیث: 8658۔

(2) مروی ہے کہ (جب) حضرت ہَرِم بن حَیَّان رَضِیَ اللہُ عَنْہ (کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان) سے لوگوں نے عرض کی: آپ کوئی وصیت فرما دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں تمہیں سورۂ نحل کی اس آیت "اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ" سے لے کر سورت کے آخر تک (بیان کی گئی باتوں) کی وصیت کرتا ہوں۔[1]

سورۂ نحل کے مضامین:

اس سورت مبارکہ کی بہت پیاری خصوصیت یہ ہے اس میں بڑی کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، حکمت اور وحدانیت پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ اگر کثرت سے اس سورت کو سمجھ کر پڑھا جائے تو دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا اضافہ ہوتا ہے۔ نیز اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان بہت کثرت کے ساتھ ہے، اگر ان نعمتوں کے بارے میں بار بار غور کریں تو دل میں شکرِ الٰہی کا جذبہ بیدار ہو گا اور محبتِ الٰہی میں اضافہ ہو گا۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد بیان کئے گئے۔

(2) جنہوں نے دنیا میں نیک کام کئے انہی کے لئے آخرت کی بھلائی ہے۔

(3) فرشتے کفار کی جان کس طرح نکالتے ہیں اور متقی مسلمانوں کی جان کس طرح نکالتے ہیں۔

(4) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو اَذِیَّت دینے والے کفارِ مکہ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔

---

[1] ... دارمی، 2/496، رقم: 3179.

(5)بیٹی کی ولادت پر کفار کا طرزِ عمل بیان کیا گیا۔

(6)حشر کے میدان میں کفار کی بری حالت ذکر کی گئی۔

(7)عہد پورا کرنے اور قسمیں نہ توڑنے کا حکم دیا گیا۔

(8)قرآنِ پاک کے بارے میں کفار کے شبہات کا رد کیا گیا۔

(9)حالتِ اِکراہ میں کلمۂ کفر کہنے والے کا حکم بیان کیا گیا۔

(10)اپنی طرف سے چیزوں کو حلال یا حرام کہہ کر اس کی نسبت اللہ تعالٰی کی طرف کرنے کی ممانعت فرمائی گئی۔

(11)حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بیان فرمائی گئی۔

(12)نیکی کی دعوت دینے کے انتہائی اہم اصول بیان کئے گئے۔

سورۂ بنی اسرائیل کا تعارف

مقامِ نزول:

حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ یہ سورت "وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ" سے لے کر "نَصِيْرًا" تک آٹھ آیتوں کے علاوہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

علامہ بیضاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جَزم کیا (یعنی یقین کے ساتھ لکھا) ہے کہ پوری سورت ہی مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[2]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 12 رکوع اور 111 آیتیں ہیں۔

سورۂ بنی اسرائیل کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسمِیَہ:

اس سورۂ مبارکہ کے چند نام ہیں:

(1) "سورۂ اِسراء" اسراء کا معنی ہے رات کو جانا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رات کے مختصر حصے میں مکۂ مکرمہ سے بیتُ المقدس جانے کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ اِسراء" کہتے ہیں۔

(2) "سورۂ سبحان" سبحان کا معنی ہے پاک ہونا، اور اس سورت کی ابتداء لفظِ "سبحان" سے کی گئی اس مناسبت سے اسے "سورۂ سبحان" کہتے ہیں۔

(3) "بنی اسرائیل" اسرائیل کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کا بندہ، یہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب ہے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد کو "بنی اسرائیل" کہتے ہیں، اس سورت میں

1... خازن، 3/153. 2... بیضاوی مع حاشیۃ الشہاب، 6/3.

بنی اسرائیل کے عروج و زوال اور عزت و ذلت کے وہ اَحوال بیان کئے گئے ہیں جو دیگر سورتوں میں بیان نہیں ہوئے، اس مناسبت سے اس سورت کو ''بنی اسرائیل'' کہتے ہیں اور یہی اس کا مشہور نام ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل کے فضائل:

اس سورت کے فضائل پر مشتمل دو اَحادیث ملاحظہ فرمائیں:

(1) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں ''سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف اور سورۂ مریم فصاحت و بلاغت میں انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی ہیں اور ایک عرصہ ہوا کہ میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا تھا۔[1]

(2) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں ''نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس وقت تک اپنے بستر پر نیند نہیں فرماتے تھے جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زُمر کی تلاوت نہ کر لیں۔[2]

سورۂ بنی اسرائیل کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں دینِ اسلام کے عقائد جیسے توحید، رسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن اعمال کی جزا اور سزا ملنے پر زور دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مشرکین کے کثیر شُبہات کا اِزالہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس کی پہلی آیت میں سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عظیم معجزے

1... بخاری، 3/258، حدیث: 4708. 2... ترمذی، 4/422، حدیث: 2929.

معراج کا ایک حصہ بیان کیا گیا ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے مختصر حصے میں مکۂ مکرمہ سے بیتُ المقدس تشریف لے گئے اور یہ معجزہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اور بارگاہِ الٰہی میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت و تکریم کی روشن ترین دلیل ہے۔

(2) بنی اسرائیل کے مُفَصّل حالات بیان کئے گئے۔

(3) یہ بیان کیا گیا کہ جو نیک اعمال کرے اور سیدھی راہ پر آئے اس میں اس کا اپنا ہی بھلا اور جو برے اعمال کرے اور گمراہی کا راستہ اختیار کرے اس میں اس کا اپنا ہی نقصان ہے۔

(4) یہ بیان کیا گیا ہے کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں (۱) نیک نیت۔(۲) عمل کو اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔(۳) ایمان۔

(5) اجتماعی زندگی گزارنے کے بہترین اصول بیان کئے گئے ہیں جیسے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کے بارے میں دیگر اَحکام بیان کئے گئے۔ فضول خرچی کرنے سے منع کیا گیا اور میانہ رَوی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ تنگدستی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنے، کسی کو ناحق قتل کرنے، زنا کرنے اور یتیم کا مال ناحق کھانے سے منع کیا گیا۔ ناپ تول میں کمی نہ کرنے اور زمین پر اِترا کر نہ چلنے کا حکم دیا گیا۔

(6) قرآنِ پاک نازل کرنے کے مَقاصد بیان کئے گئے۔

(7) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنے والا واقعہ بیان کیا گیا۔

(8) قرآنِ پاک کے بے مثل ہونے کو بیان کیا گیا۔

(9) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون کے واقعے کا کچھ حصہ بیان کیا گیا۔

(10) قرآنِ پاک کو تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کرنے کی حکمت بیان کی گئی۔

سورۂ کہف کا تعارف

مقامِ نزول:

یہ سورت مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 12 رکوع اور 111 آیتیں ہیں۔

”کہف“ نام رکھنے کی وجہ:

کہف کا معنی ہے پہاڑی غار، اور اس سورت کی آیت نمبر 9 تا 26 میں اصحابِ کہف یعنی پہاڑی غار والے چند اولیاءِ کرام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ کہف“ رکھا گیا۔[2]

سورۂ کہف کے فضائل:

(1) سورۂ کہف پڑھنے سے گھر میں سکون اور برکت نازل ہوتی ہے، چنانچہ حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سورۂ کہف پڑھی، گھر میں ایک جانور بھی تھا، وہ بدکنا شروع ہو گیا تو انہوں نے سلامتی کی دعا کی (اور غور سے دیکھا کہ کیا بات ہے؟ تو) انہیں ایک بادل نظر آیا، جس نے انہیں ڈھانپ رکھا تھا، ان صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس واقعہ کا ذکر جب تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اے فلاں! قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہا کرو، وہ بادل سکینہ تھا جو قرآنِ مجید کی وجہ سے نازل ہوا۔[3]

---

❶... خازن، 3/196. ❷... صاوی، 4/1179. ❸... بخاری، 2/504، حدیث: 3614.

(2) حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرے گا وہ دجال (کے فتنے) سے محفوظ رہے گا۔[1]

(3) حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا تو آئندہ جمعے تک اس کے لئے خاص نور کی روشنی رہے گی۔[2]

سورۂ کہف کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اور حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں کئے گئے کفار کے سوالات کا جواب دیا گیا ہے، چنانچہ آیت نمبر 9 سے لے کر 26 تک اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور اس واقعے میں ان لوگوں کے لئے ایک بہترین مثال ہے جو اپنے دین اور عقیدے کی حفاظت کے لئے اپنا وطن، عزیز رشتہ دار، دوست اَحباب اور اپنا مال چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ اصحابِ کہف چند نوجوان مسلمان تھے جو کہ بت پرست بادشاہ سے اپنے دین کی حفاظت کی خاطر سب کچھ چھوڑ کر ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے تھے، اور آیت نمبر 83 سے لے کر 99 تک حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا واقعہ بیان کیا گیا اور اس واقعے میں بادشاہوں اور حکمرانوں کے لئے بڑی عبرت و نصیحت ہے کیونکہ حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی حکمرانی مشرق سے لے کر مغرب تک تھی اس کے باوجود وہ اللّٰہ تعالٰی سے ڈرنے والے، اس کے احکام کی اطاعت کرنے والے،

1... مسلم، ص404، حدیث:257(809). 2... مستدرک، 3/117، حدیث:3444.

اپنی رعایا سے شفقت و مہربانی کے ساتھ پیش آنے والے اور ان کے ساتھ عدل وانصاف کرنے والے تھے۔اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) قرآنِ مجید کے اوصاف بیان کئے گئے کہ یہ عدل والی اور مستقیم کتاب ہے اور مسلمانوں کو جنت کی بشارت دینے اور کافروں کو عذابِ جہنم کی وعید سنانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔

(2) یہ بیان کیا گیا ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر غمزدہ ہوا کرتے تھے۔

(3) اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کر کے حق ظاہر کرنے کے بعد کفار کی سرزنش کی گئی اور وہ عذاب بیان کیا گیا جو ان کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

(4) نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی جزاء جنت اور اس کی نعمتوں کو بیان کیا گیا۔

(5) ایک امیر آدمی جو کہ متکبر اور کافر تھا اور ایک غریب آدمی جو کہ مومن تھا ان کا واقعہ بیان کیا گیا تا کہ مسلمان اپنی تنگدستی کی وجہ سے پریشان نہ ہوں اور کافر اپنی دولت کی وجہ سے دھوکے میں نہ پڑیں۔

(6) دنیوی زندگی کی ایک مثال بیان کی گئی۔

(7) فرشتوں کے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے اور شیطان کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(8) آیت نمبر 60 سے 82 تک حضرت موسیٰ اور خضر عَلَیْہِمَا السَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(9) آخرت میں کفار کے اعمال برباد اور ضائع ہونے کا اعلان کیا گیا۔

(10) نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو ابدی نعمتوں کی بشارت دی گئی۔

(11) آخر میں یہ بیان کیا گیا اللّٰہ تعالیٰ کے علم کی کوئی حد اور انتہاء نہیں۔

سورۂ مریم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مریم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 6 رکوع اور 98 آیتیں ہیں۔

”مریم“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی عظمت، آپ کے واقعات اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ مریم“ رکھا گیا ہے۔

سورۂ مریم سے متعلق اَحادیث:

(1) جب چند مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو کفارِ مکہ نے تحائف دے کر اپنے دو نمائندے حبشہ بھیجے تاکہ وہ ان مسلمانوں کو وہاں سے واپس لے آئیں جب وہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں پہنچے اور اس کے سامنے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو اس نے کہا کہ میں پہلے ان مسلمانوں کا مَوقف معلوم کرلوں، چنانچہ مسلمانوں کو جب اس کے دربار میں بلایا گیا اور حضرت جعفر بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے اس کی گفتگو ہوئی تو اس نے کہا: کیا آپ کے پاس اس کلام کا کوئی حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔ حضرت جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا، ہاں ہے، پھر اس کے سامنے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سورۂ

1... خازن، 3/228.

مریم کی تلاوت کی، حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا فرماتی ہیں ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نجاشی سورۂ مریم سن کر اتنا رویا کہ اس کی داڑھی بھیگ گئی اور اس کے دربار میں موجود وہ لوگ جن کے سامنے مَصاحف کھلے ہوئے تھے اتنا روئے کہ ان کے مصاحف بھیگ گئے، پھر نجاشی نے کہا: بے شک یہ دین اور جو دین حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام لے کر آئے یہ ایک ہی طاق سے نکلے ہیں اور کفار کے نمائندوں سے کہا: تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ، خدا کی قسم! میں کبھی بھی انہیں تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔[1]

(2) حضرت ابو مریم غسانی رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آج رات میرے ہاں لڑکی کی ولادت ہوئی ہے۔ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”آج رات مجھ پر سورۂ مریم نازل کی گئی، تم اس کا نام مریم رکھ دو۔ چنانچہ اس لڑکی کا نام مریم رکھ دیا گیا۔[2]

سورۂ مریم کے مَضامین:

سورۂ مریم کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کے واحد و یکتا ہونے، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قیامت کے دن مخلوق کے دوبارہ زندہ ہونے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس سورت میں یہ مضامین اور واقعات بیان کئے گئے ہیں:

(1) حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کے فرزند حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کا واقعہ

1... مسند امام احمد، 1/431، حدیث:1740، ملخصًا۔ 2... معجم کبیر، 22/332، حدیث:834.

بیان کیا گیا اور یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بہت بڑی دلیل ہے، کیونکہ حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت اس وقت ہوئی جبکہ آپ کے والد حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کافی زیادہ عمر کو پہنچ چکے تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ بانجھ تھیں اور ایسی صورتِ حال میں عادت کے برخلاف حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ نیز حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کی نیک بیٹے کی مانگی ہوئی دعا مقبول ہونے اور حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بچپن میں ہی منصبِ نبوت سے سرفراز کئے جانے کا ذکر ہے۔

(2) اس کے بعد حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فطری طریقے سے جداگانہ طریقے سے اپنی نیک بندی حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے اپنے بندے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا، اور یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی دوسری بڑی دلیل ہے کہ انسان کو پیدا کرنا مرد اور عورت کے ملاپ پر ہی موقوف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ چاہے تو مرد و عورت کے ملاپ کے بغیر بھی انسان پیدا کر سکتا ہے اور خالقِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(3) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کے وقت حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو دی جانے والی تسلی اور ان پر کئے جانے والے انعامات ذکر کئے گئے۔

(4) یہ بیان کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کی وجہ سے حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے کس طرح لوگوں کے طعن و تشنیع اور ملامت کا سامنا کیا اور کس طرح حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جھولے میں اپنی والدہ کی پاکدامنی بیان کی اور اپنی نبوت کا اعلان فرمایا۔

(5) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت سے یہودیوں اور عیسائیوں میں اختلاف

پڑنے کا ذکر ہے۔

(6) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنے عرفی باپ آزر سے بتوں کی پوجا کے بارے میں ہونے والی بحث بیان کی گئی اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے بانجھ ہونے کے باوجود ان کے ہاں بیٹے حضرت اسحٰق اور پوتے حضرت یعقوب عَلَیْہِمَا السَّلَام کی ولادت اور انہیں نبوت ملنے کا ذکر کیا گیا۔

(7) طُور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے اور ان کے بھائی حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کو نبوت ملنے کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(8) حضرت اسماعیل کا ذکر کیا گیا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور وہ اپنے گھر والوں کو اور اپنی قوم جُرہَم کو نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیتے تھے۔ حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ان انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر انعام فرمایا اور انہیں لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

(9) نیک لوگوں کے بعد آنے والوں کا اپنی نمازیں ضائع کرنے اور اپنی باطل خواہشوں کی پیروی کرنے کا ذکر ہے اور جن لوگوں نے توبہ کی، ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے ساتھ جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی وحی لے کر نازل ہوتے ہیں۔

(10) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے مشرکین کا ذکر کیا گیا اور انہیں خبر دی گئی کہ ان کا حشر شیاطین کے ساتھ ہو گا اور انہیں جہنم کے آس پاس

گھٹنوں کے بل گرا کر حاضر کیا جائے گا۔

(11) مسلمانوں سے قرآن پاک سنتے وقت مشرکین کا مَوقف بیان کیا گیا اور سابقہ امتوں کی سرکشی اور ایمان قبول کرنے سے تکبر کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہونے کا ذکر کر کے ان مشرکین کو ڈرایا گیا ہے نیز یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلت دیتا ہے اور اہلِ ایمان کی ہدایت کو زیادہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کی انہیں عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

(12) یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایمان والوں کو جنت میں داخل کرے گا اور کافروں کو جہنم کی طرف ہانک دے گا۔

سورۂ طٰہٰ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ طٰہٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 8 رکوع اور 135 آیتیں ہیں۔

''طٰہٰ'' نام رکھنے کی وجہ:

طٰہٰ، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے، اور اس سورت کی ابتداء میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس نام سے نداء کی گئی اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''طٰہٰ'' رکھا گیا ہے۔

سورۂ طٰہٰ کے فضائل:

(1) حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''مجھے سورۂ بقرہ ذکر سے عطا کی گئی ہے، سورۂ طٰہٰ اور سورۂ والطور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی تختیوں سے عطا کی گئی ہیں، سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے موجود خزانوں سے عطا کی گئی ہیں اور مُفَصَّل (سورتیں) اضافی دی گئی ہیں۔[2]

(2) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اللّٰہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰس کے ساتھ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق

1... خازن، 3/248. 2... معجم کبیر، 20/225، حدیث: 525.

سے ایک ہزار سال پہلے کلام فرمایا اور جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا: اُس امت کو مبارک ہو جس پر یہ کلام نازل ہو گا، اُن سینوں کو مبارک ہو جن میں یہ کلام محفوظ ہو گا اور اُن زبانوں کو مبارک ہو جو یہ کلام پڑھیں گی۔[1]

(3) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اسی سورت کی ابتدائی آیات پڑھ کر پکار اٹھے کہ یہ کس قدر حسین اور عظیم کلام ہے اور اس کے بعد آپ نے اسلام قبول کر لیا۔[2]

سورۂ طٰہٰ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں دین کے عقائد جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت، اس کے علاوہ نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے وغیرہ کو مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) قرآنِ پاک اس لئے نازل نہیں کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشقت میں پڑ جائیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری صرف قرآن پاک کے ذریعے نصیحت کرنا، اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دینا اور خود کو زیادہ مشقت میں ڈالے بغیر عبادت کرنا ہے۔

(2) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا اور اس واقعے میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بچپن میں صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالے

---

1 ... شعب الایمان، 2/476، حدیث: 2450. 2 ... الروض الانف، 2/122-123.

جانے، حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو جابر و سرکش فرعون کے پاس بھیجنے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں اس سے بحث کرنے، جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مقابلہ ہونے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد ملنے، جادوگروں کے ایمان لانے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا دریا میں راستے بنانے والا معجزہ ظاہر ہونے، بنی اسرائیل کے دریا پار کرنے، فرعون اور اس کے لشکر کے ہلاک ہونے، بنی اسرائیل کا اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں کی ناشکری کرنے، سامری کا سونے سے ایک بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اپنے بھائی حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام پر اظہارِ غضب کرنے وغیرہ کا ذکر ہے۔

(3) جو قرآن سے منہ پھیرے، اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے اس کے لئے جہنم کی سزا کا بیان ہے۔

(4) قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور اس دن مجرموں کے احوال بیان کئے گئے ہیں۔

(5) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ابلیس کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(6) اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے روگردانی کرنے والے کے انجام کا ذکر ہے۔

(7) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے، اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قائم رہنے اور گھر والوں کو نماز کا حکم دینے کی تلقین کی گئی ہے۔

(8) فرمائشی معجزات طلب کرنے والے کفار کا رد کیا گیا ہے۔

سورۂ انبیاء کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ انبیاء مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 7 رکوع اور 112 آیتیں ہیں۔

”انبیاء“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں بکثرت انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ذکر ہے مثلاً حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت ہارون، حضرت لوط، حضرت ابراہیم عَلَیْہِمُ السَّلَام اور بالخصوص سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر ہے، اسی وجہ سے اس سورت کا نام ”سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء“ ہے۔

سورۂ اَنبیاء کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید، نبوت و رسالت، قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس کی ابتداء میں قیامت کا وقوع اور لوگوں کا حساب قریب ہونے اور لوگوں کے حساب کی سختیوں اور دیگر چیزوں سے غافل ہونے کا ذکر کیا گیا اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ قرآن سننے سے اِعراض کرتے ہیں اور دُنیوی زندگی کی لذتوں سے دھوکہ کھائے بیٹھے ہیں۔

(2) مکہ کے مشرکین کی طرف سے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار

---

1 ... خازن، 3/270.

کرنے کا سبب بیان کیا گیا کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اپنی طرح کا عام بشر سمجھتے ہیں اس لئے وہ لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاتے، نیز ان کے اس نظریے کا رد کیا گیا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو کوئی وحی وغیرہ نہ اترتی تھی بلکہ وہ صرف عام بشر تھے جو کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے تھے، پھر انہیں بتایا گیا کہ سابقہ امتیں اپنے اَنبیاء اور رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے تباہ و برباد کر دیں گئیں تو کفارِ مکہ کو بھی ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کی طرح انہیں بھی ہلاک نہ کر دیا جائے۔

(3) کفارِ مکہ نے مطالبہ کیا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سابقہ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرح اپنی صداقت پر دلالت کرنے والی کوئی نشانی لائیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور بیان فرمایا کہ ان انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے معجزات عارضی تھے اور میرے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآن کی صورت میں جو معجزہ لے کر آئے ہیں یہ تا قیامت باقی رہنے والا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی دلیل ہے تو کیا ان کی صداقت کے لئے کفار کو یہ معجزہ کافی نہیں۔

(4) کفار فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے، ان کے اس عقیدے کا رد کیا گیا کہ فرشتے تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار اور عبادت گزار مخلوق ہے۔

(5) اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت اور معبود ہونے پر مختلف دلائل ذکر فرمائے جیسے زمین و آسمان کی پیدائش، دن اور رات کے سلسلے کو قائم کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت کی دلیل ہے، اسی طرح وحدانیت پر یہ دلیل قائم فرمائی کہ اگر اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا ہوتا تو کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

(6) انہی آیات کے ضمن میں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت نوح، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذوالکفل، حضرت یونس، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات بیان فرمائے گئے۔

(7) ان واقعات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ سب انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا یہی ایک مقصد تھا کہ وہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دیں۔ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اچھی جزاء کی بشارت سنا کر مطمئن کریں اور یہ بیان کر دیں کہ دنیا میں عذاب یافتہ امتیں آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ضرور لوٹیں گی اور جہنم کے عذاب میں مبتلا ہوں گی۔

(8) قیامت قائم ہونے کی ایک علامت بیان کی گئی کہ وہ دیوار ٹوٹ جائے گی جس نے یاجوج اور ماجوج کو روک کر رکھا ہوا ہے۔

(9) قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور وہ شدید عذاب بیان کیا گیا جس کا سامنا کفار کریں گے اور یہ ذکر کیا گیا کہ کفار اور ان کے باطل معبود جہنم کا ایندھن بنیں گے، اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا، آسمانوں کو لپیٹ دیا جائے گا، نیک لوگ ابدی نعمتوں سے اپنا حصہ پائیں گے اور جنت میں اپنی اپنی زمین کے وارث ہوں گے۔

(10) اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ سیِّد المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں اور ان کی طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائیں اور لوگوں

کو قریب آنے والے عذاب اور حتمی طور پر واقع ہونے والی قیامت سے ڈرائیں اور یہ بتا دیں کہ انہیں مہلت ملنا اور عذاب میں تاخیر ہونا ایک امتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا اور کفار کی تہمتوں اور بہتانوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مدد گار ہے۔

سورۂ حج کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ حج کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے، ایک قول یہ ہے کہ ”ھٰذٰنِ خَصْمٰنِ“ سے لے کر ”وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ“ تک 6 آیتیں مدنی ہیں اور باقی آیتیں مکی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اور امام مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ایک قول یہ ہے کہ سورۂ حج مکی ہے البتہ ”ھٰذٰنِ خَصْمٰنِ“ سے لے کر تین آیتیں مدنی ہیں۔ جمہور کے نزدیک سورۂ حج کی بعض آیتیں مکی ہیں اور بعض مدنی ہیں اور یہ متعین نہیں ہے کہ کون سی آیتیں مکی ہیں اور کون سی آیتیں مدنی ہیں۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 10 رکوع اور 78 آیتیں ہیں۔

”حج“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورۂ مبارکہ میں حج کے اعلانِ عام اور حج کے اَحکام کا ذکر ہے، اسی مناسبت کی وجہ سے اس سورت کو ”سورۃ الحج“ کے نام سے مَوسوم کیا گیا ہے۔

سورۂ حج کے بارے میں حدیث:

حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کیا سورۂ حج کو اس طرح بزرگی دی گئی ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ہاں! اور جو شخص یہ دو سجدے نہ کرے وہ ان دونوں کو نہ پڑھے۔[2]

1... خازن، 3/298، قرطبی، 6/3 ملتقطاً۔ 2... ترمذی، 2/95، حدیث: 578.

مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دلیل ہے کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔ امام اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نزدیک (مجموعی اعتبار سے تو دو سجدے ہیں کہ ایک سجدۂ تلاوت اور دوسرا سجدۂ نماز لیکن خاص سجدۂ تلاوت کے اعتبار سے) سورۂ حج میں صرف ایک سجدہ ہے یعنی پہلا، دوسری آیت میں سجدۂ نماز مراد ہے نہ کہ سجدۂ تلاوت، کیونکہ وہاں ارشاد ہوا "اِرْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا" یعنی سجدہ کا رکوع کے ساتھ ذکر ہوا اور جہاں رکوع سجدہ مل کر آویں وہاں سجدۂ نماز مراد ہوتا ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے "وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ" نیز طحاوی نے حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت کی کہ سورۂ حج میں پہلا سجدۂ عزیمت ہے اور دوسرا سجدۂ تعلیم نیز یہ حدیث علاوہ ضعیف ہونے کے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ قرآنی سجدے واجب نہیں مانتے سنت مانتے ہیں اور اس حدیث سے وجوب ثابت ہوتا ہے کہ فرمایا جو یہ سجدے نہ کرے وہ یہ سورت ہی نہ پڑھے۔ بہر حال اس حدیث سے اِستدلال قوی نہیں۔[1]

سورۂ حج کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حج کی فرضیت، حج کے مَناسِک، جہاد کی مشروعِیَّت دینِ اسلام کے بنیادی عقائد کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں مزید یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا گیا اور قیامت کے ہَولناک مَناظر بیان کئے گئے۔

(2) مخلوق کی موت کے بعد اسے دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل

1... مراۃ المناجیح، 2/142.

بیان کی گئی کہ جو رب تعالیٰ مردہ نطفے سے زندہ انسان اور بنجر زمین کو پانی برسا کر سرسبز کرنے پر قادر ہے تو وہ مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

(3) دینِ اسلام کے بارے میں شک اور تَرَدُّد میں رہنے والوں کا حال بیان کیا گیا۔

(4) پانچ قسم کے کفار کو ہونے والا عذاب اور مسلمانوں کو ملنے والی جزاء بیان کی گئی۔

(5) حج کے اعلانِ عام کا ذکر کیا گیا اور حج اور حرم سے متعلق چند اَحکام بیان کئے گئے۔

(6) کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔

(7) کفارِ مکہ کو پچھلی امتوں کے اَحوال سے ڈرایا گیا کہ جب انہوں نے ایمان کی دعوت قبول نہ کی وہ عذاب میں گرفتار ہو گئے۔

(8) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں کو اس بات پر تسلی دی گئی کہ وہ شیطان کی گمراہ کن باتوں سے نہ گھبرائیں کیونکہ وہ ہر نبی اور رسول کی دینی سرگرمیوں میں رخنہ اندازی کرتا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ شیطان کی ہر سازش ناکام بنا دیتا ہے۔

(9) مکہ مکرمہ سے ہجرت کے دوران شہید کر دیئے جانے والوں اور انتقال کر جانے والوں کی جزاء بیان کی گئی۔

(10) قرآن پاک کی عظمت و شان بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کفار و مشرکین قرآن مجید کو پسند نہیں کرتے اور وہ اَنبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بغض رکھتے ہیں۔

(11) یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے چند فرشتوں کو دیگر فرشتوں پر اور چند انسانوں کو دیگر انسانوں پر فضیلت دی ہے۔

سورۂ مؤمنون کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مؤمنون مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 6رکوع اور 118 آیتیں ہیں۔

”مؤمنون“نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی ابتداء میں مومنوں کی کامیابی، ان کے اوصاف اور آخرت میں ان کی جزاء بیان کی گئی ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ مؤمنون“ رکھا گیا ہے۔

سورۂ مؤمنون کی فضیلت:

حضرت یزید بن بابنوس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین! رَضِیَ اللہُ عَنْہا، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کیسے تھے؟ ارشاد فرمایا: حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلق قرآن تھا، پھر فرمایا: ”تم سورۂ مؤمنون پڑھتے ہو تو پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے ”قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ“ سے لے کر دس آیتیں پڑھیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے فرمایا: ”رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق ایسے ہی تھے۔[2]

سورۂ مؤمنون کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں خالق کے وجود، اس کی وحدانیت،

1... خازن، 3/319. 2... مستدرک، 3/153، حدیث: 5333.

نبوت ورسالت کے ثبوت اور موت کے بعد زندہ کئے جانے پر مختلف دلائل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے، اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتدا میں 7 اَوصاف کے حامل مومنوں کو آخرت میں کامیاب ہونے کی بشارت سنائی گئی اور آخرت میں انہیں ملنے والی عظیم جزاء فردوس کی میراث بیان کی گئی۔

(2) اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت اور قدرت پر انسان کی مختلف مراحل میں تخلیق، آسمانوں کو کسی سابقہ مثال کے بغیر پیدا کرنے، باغات اور نباتات کی نشوونما کے لئے آسمان کی طرف سے پانی نازل کرنے، انسان کے لئے مختلف مَنافع والے جانور پیدا کرنے اور سامان کی نقل و حمل اور سواری کے لئے کشتیوں کو انسان کے تابع کرنے کے ساتھ اِستدلال کیا گیا ہے۔

(3) مشرکین کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے واقعات بیان فرمائے۔

(4) دینِ اسلام قبول کرنے سے تکبر کرنے پر نیز اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف جنون اور جادوگر ہونے وغیرہ کی نسبت کرنے پر، اور سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے کفارِ مکہ کو سرزنش کی گئی اور عذاب کی وعید سنائی گئی اور انہیں قیامت کے دن پہنچنے والے عذاب اور سختی کی خبر دی گئی اور ان

کے سامنے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر مختلف دلائل پیش کئے گئے۔

(5) انہی آیات کے ضمن میں انسان پر کی گئی نعمتوں کے ذریعے اسے نصیحت کی گئی اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنے، اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے اور اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرانے کا شدید رد کیا گیا۔

(6) حساب کے وقت کی شدّتیں اور ہَولناکیاں بیان کی گئیں۔

(7) قیامت کے دن لوگوں کو سعادت مند اور بد بخت دو گروہوں میں تقسیم کر دیئے جانے کا ذکر کیا گیا۔

(8) اس دن نسب کے فائدہ مند نہ ہونے کو بیان کیا گیا اور کفار کی دنیا کی طرف لوٹ جانے اور نیک اعمال بجالانے کی تمنا بیان کی گئی۔

(9) مسلمانوں پر ہنسنے اور ان کا مذاق اڑانے پر کفار کو سرزنش کی گئی اور ان سے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کے بارے میں سوال کیا گیا۔

(10) بتوں کی پوجا کرنے والوں کے خسارے اور نیک اعمال کرنے والے اہلِ ایمان کی نجات اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا ذکر کیا گیا۔

Go To Index

سورۂ نور کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ نور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 9رکوع اور 64 آیتیں ہیں۔

''نور'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر35اور 40میں بکثرت لفظ''نور'' ذکر کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے ''سورۂ نور'' کہتے ہیں۔

سورۂ نور کے بارے میں اَحادیث:

(1) حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''تم اپنے مَردوں کو سورۂ مائدہ سکھاؤ اور اپنی عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دو۔[2]

(2) حضرت ابو وائل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے اور میرے ایک ساتھی نے حج کیا اور حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بھی حج کر رہے تھے، ایک جگہ حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سورۂ نور پڑھنے لگے اور اس کی تفسیر بیان کرنا شروع ہوئے تو میرے ساتھی نے کہا ''اے اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ، تو ہر نقص و عیب سے پاک ہے، یہ شخص کتنا بہترین کلام کر رہا ہے اگر اس کلام کو ترکی لوگ سن لیں تو وہ ایمان لے آئیں۔[3]

1... خازن، 3/ 333. 2... شعب الایمان، 2/ 469، حدیث: 2428 .
3... مستدرک 4/ 693، حدیث: 6346.

سورۂ نور کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں پردہ، شرم وحیاء اور عِفَّت و عِصمَت کے احکام بیان کئے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں زنا کرنے والے مردوں اور عورتوں کی شرعی سزا بیان کی گئی، نیز مشرکہ عورت اور زانیہ عورت سے نکاح حرام قرار دے دیا گیا البتہ بعد میں زانیہ عورت سے نکاح کی حرمت منسوخ کر دی گئی اور مشرکہ عورت سے نکاح کی حرمت باقی رکھی گئی۔

(2) پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانے اور اسے چار گواہوں سے ثابت نہ کر سکنے والے کی شرعی سزا بیان کی گئی۔

(3) لِعان کے اَحکام بیان کئے گئے۔

(4) اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر منافقین کی طرف سے لگائی جانے والی جھوٹی تہمت کا واقعہ بیان کیا گیا اور جو مرد و عورت اس تہمت لگانے میں شریک تھے اسے 80 کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا اور اس معاملے میں چند مسلمانوں پر بھی عتاب کیا گیا۔

(5) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان بیان کی گئی۔

(6) اجتماعی زندگی گزارنے کے اصول بیان کئے گئے کہ گھروں میں داخل ہوتے وقت اجازت لی جائے، نگاہوں کو جھکا کر رکھا جائے، شرمگاہوں کی حفاظت کی جائے، غیر مَحرم کے سامنے عورتیں اپنی زینت کی جگہیں ظاہر نہ کریں، جو لوگ شادی شدہ نہیں اور شادی کرنے کی اِستطاعت رکھتے ہوں تو ان کی شادی کر دی جائے اور جو شادی کرنے کی

استطاعت نہیں رکھتے وہ اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کریں۔

(7) کفار کے اعمال کی مثال بیان کی گئی۔

(8) اللہ تعالیٰ کے وجود اور وحدانیّت پر دن اور رات کے پلٹنے سے، بارش نازل کرنے، زمین و آسمان کے پیدا کرنے، پوری کائنات کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے، پرندوں کی پرواز اور عجیب و غریب قسم کے جانور اور کیڑے مکوڑے پیدا کرنے سے اِستدلال کیا گیا۔

(9) منافقوں اور سچے مؤمنوں کے اَوصاف بیان کئے گئے کہ منافق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم سے اِعراض کرتے ہیں جبکہ ایمان والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کی اطاعت کرتے ہیں۔

(10) نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ نے زمین کی خلافت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

(11) تین اوقات میں غلاموں اور بچوں کے گھروں میں داخل ہونے کے اَحکام بیان کئے گئے۔

(12) معذور مسلمانوں سے جہاد کے حکم میں تخفیف کی گئی۔

(13) قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے گھروں سے اجازت کے بغیر کھانے کا حکم بیان کیا گیا۔

(14) بارگاہِ رسالت کے آداب بیان کئے گئے۔

سورۂ فرقان کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ فرقان مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 6 رکوع اور 77 آیتیں ہیں۔

”فرقان“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ ”اَلْفُرْقَان“ مذکور ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ فرقان“ رکھا گیا ہے۔

سورۂ فرقان کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے توحید، نبوت اور قیامت کے احوال کے بارے میں بیان فرمایا، نیز اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا، اس کی عظمت و شان، اولاد اور شریک سے رب تعالیٰ کے پاک ہونے کو بیان کیا گیا۔

(2) بتوں کے مجبور اور بے بس ہونے کو واضح کیا گیا۔

(3) قرآنِ پاک پر اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کے اعتراضات ذکر کر کے ان کا رَد کیا گیا۔

(4) قیامت کے دن کو جھٹلانے والے کافروں کی ہولناک سزا بیان کی گئی۔

1... خازن، 3/365.

(5) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، کفار کے اعمال ضائع جانے اور شرک کرنے کی وجہ سے ان کے نادم ہونے کو بیان کیا گیا۔

(6) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم، حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم، عاد، ثمود، اَصحابُ الرَّس اور حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کے واقعات بیان کئے گئے کہ ان لوگوں نے بھی اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بہت ستایا اور اذیتیں دیں، انہیں جھٹلایا اور ان کی نافرمانیاں کیں اس لئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی قوم کے کفار کے جھٹلانے سے غمزدہ نہ ہوں یہ کفار کا پُرانا دستور ہے۔

(7) اللہ تعالیٰ کی مختلف مصنوعات سے اس کی وحدانیت اور قدرت پر دلائل قائم کئے گئے۔

(8) اللہ تعالیٰ پر تَوَکُّل کرنے والے اور اس کی راہ میں تکلیفیں برداشت کرنے والے مؤمنین کی تعریف بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا ہے کہ جھٹلانے والوں پر عنقریب عذاب نازل ہو گا۔

سورۂ شعراء کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ شعراء آخری چار آیتوں کے علاوہ مکیہ ہے، وہ چار آیتیں "وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ" سے شروع ہوتی ہیں۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 11 رکوع اور 227 آیتیں ہیں۔

"شعراء" نام رکھنے کی وجہ:

شعراء، شاعر کی جمع ہے جس کا معنی واضح ہے۔ اس سورت کی آیت نمبر 224 سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف شاعری کرنے والے مشرکین کی مذمت بیان کی گئی ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۂ شعراء" رکھا گیا۔

سورۂ شعراء کی فضیلت:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے تورات کی جگہ (قرآن پاک کی ابتدائی) سات (لمبی) سورتیں عطا کیں اور انجیل کی جگہ راءات (یعنی وہ سورتیں) عطا کیں (جن کے شروع میں لفظ "ر" موجود ہے) اور زبور کی جگہ طواسین (یعنی وہ سورتیں جن کے شروع میں "طٰسٓمّٓ" ہے) اور حوامیم (یعنی وہ سورتیں جن کے شروع میں حٰمٓ ہے) کے مابین سورتیں عطا فرمائیں اور مجھے حوامیم اور مُفَصَّل سورتوں کے ذریعے (ان انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر) فضیلت دی گئی اور مجھ سے پہلے ان سورتوں

---

[1]... خازن، 3/381.

کو کسی نبی نے نہیں پڑھا۔[1]

سورۂ شُعراء کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اللہ تعالیٰ کا نبی اور رسول ہونے، موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اسلام کے دیگر عقائد کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں قرآن پاک کی عظمت و شان اور ہدایت کے معاملے میں اس کا ہدف بیان کیا گیا۔

(2) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآنِ پاک وحی کی صورت میں نازل ہونے کو ثابت کیا گیا اور کفارِ مکہ کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان لانے سے اِعراض کرنے پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی۔

(3) نباتات کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت پر اِستدلال کیا گیا۔

(4) سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے والے کفار کو نصیحت کرنے کے لئے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کی امتوں کے واقعات بیان کئے گئے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا اور اس واقعے میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں فرعون اور اس کی

1... کنز العمال، 1/285، حدیث: 2578.

قوم کے ساتھ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہونے والا مُکالمہ، روشن نشانیوں کے ساتھ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی تائید و مدد کئے جانے اور جادوگروں کے ایمان لانے کو ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا وہ واقعہ بیان کیا گیا جس میں انہوں نے اپنے عُرفی باپ آزر اور اپنی قوم کا بتوں کی پوجا کرنے کے معاملے میں رد کیا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و یکتائی کو ثابت کیا۔ اس کے بعد حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات بیان کئے گئے اور انہی واقعات کے ضِمن میں رسولوں کو جھٹلانے والوں کا عبرتناک انجام بیان کیا گیا۔

(5) نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو جنت کی بشارت دی گئی اور آخرت کا انکار کرنے والے کافروں کو برے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

(6) اس بات کو ثابت کیا گیا کہ قرآن مجید شیطانوں کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی وحی ہے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی شاعر یا کاہن نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے عظیم رسول ہیں جو اس کے احکام اپنے خاندان والوں اور پوری امت تک پہنچاتے ہیں۔

سورۂ نمل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ نمل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 7 رکوع اور 93 آیتیں ہیں۔

”نمل“ نام رکھنے کی وجہ:

نَمل کا معنی ہے چیونٹی، اور اس سورت کی آیت نمبر 18 میں ایک چیونٹی کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ نمل“ رکھا گیا۔

سورۂ نمل کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ اُمور بیان کئے گئے ہیں جن کا تقاضا یہ ہے کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، اسے اپنا رب اور اپنا واحد معبود مان لے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حشر و نشر کی تصدیق کرے اور قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا کلام مانے، مزید اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس کی ابتداء میں قرآن پاک کے اوصاف بیان کئے گئے، نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو جنت کی بشارت دی گئی اور آخرت کا انکار کرنے والوں کو آخرت میں سب سے بڑے نقصان اور برے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

---

1 ... مدارک، ص837.

(2) یہ پانچ واقعات بیان کئے گئے ہیں:

(۱) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ۔

(۲) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور چیونٹی کا واقعہ۔

(۳) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور ملکۂ بلقیس کا واقعہ۔

(۴) حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(۵) حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(3) اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت پر دلائل بیان کئے گئے کہ اس نے زمین و آسمان اور بحر وبَر کو پیدا کیا، زمین کے خزانوں سے فائدہ اٹھانے کا انسان کو اِلہام کیا، خشکی اور تری کی اندھیریوں میں انسان کو راہ دکھائی اور اسے کثیر رزق عطا کیا۔

(4) یہ بتایا گیا کہ قیامت کی ہَولناکیاں اچانک آ جائیں گی، نیز اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت اور دن اور رات کے آنے جانے سے اللہ تعالیٰ کی وحدانِیّت پر اِستدلال کیا گیا۔

(5) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے والے مشرکین کا رد کیا گیا۔

(6) قیامت کی چند علامات بیان کی گئی جیسے دَابَّۃُ الْاَرْض کا نکلنا، پہاڑوں کا اُڑنا اور صُور میں پھونک ماری جانا وغیرہ۔

(7) قیامت کے دن لوگوں کی دو اَقسام اور ان کی جزاء بیان کی گئی۔

سورۂ قصص کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ قصص چار آیتوں کے علاوہ مکیہ ہے اور وہ چار آیتیں "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ" سے شروع ہو کر " لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ " پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ " ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 9 رکوع اور 88 آیتیں ہیں۔

"قصص" نام رکھنے کی وجہ:

قصص کا معنی ہے واقعات اور قصے، اور چونکہ اس سورت میں مختلف قصے جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کا قصہ اور قارون کا قصہ وغیرہا بیان کیے گئے ہیں، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۃ القَصَص" رکھا گیا ہے۔

سورۂ قصص کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بیان کئے گئے واقعات کے ضمن میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید و رسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی ولادت سے لے کر تورات عطا کئے جانے تک کے تمام واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں اور ان واقعات کی ابتداء فرعون کے ان

1... بغوی، 3/372.

مَظالِم سے کی گئی جو وہ بنی اسرائیل پر ڈھاتا تھا، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت اور فرعون کے گھر میں ان کی پرورش کا واقعہ بیان کیا گیا، پھر قبطی کو قتل کرنے، مصر سے مدین کی طرف ہجرت کرنے، حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی صاحبزادی سے شادی ہونے اور اس کے بعد کے چند واقعات ذکر کئے گئے۔

(2) کفارِ مکہ کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا کہ جیسے معجزات حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پیش کئے تھے ویسے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیش کیوں نہیں کئے۔

(3) پہلے تورات و انجیل پر اور پھر قرآن پاک پر ایمان لانے والوں کی جزاء بیان کی گئی۔

(4) سابقہ امتوں پر آنے والے عذابات سے کفارِ مکہ کو ڈرایا گیا کہ اگر انہوں نے اپنی رَوِش نہ چھوڑی تو ان پر بھی ویسا ہی عذاب آسکتا ہے۔

(5) قیامت کے دن مشرکین اور ان کے شریکوں کا جو حال ہو گا وہ بیان کیا گیا۔

(6) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور قارون کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس نے کس طرح سرکشی کی اور اس کا کیسا دردناک انجام ہوا۔ ان دونوں واقعات میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی دلیل ہے کیونکہ جب یہ واقعات رونما ہوئے تو اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں پر موجود نہیں تھے اور نہ ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی شخص سے یہ واقعات سنے تھے۔

سورۂ عنکبوت کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ عنکبوت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 7 رکوع اور 69 آیتیں ہیں۔

''عنکبوت'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں مکڑی کو عنکبوت کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت نمبر 41 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شرک کے بطلان پر عنکبوت یعنی مکڑی کی مثال دی ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورۂ عنکبوت'' رکھا گیا ہے۔

سورۂ عنکبوت کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید ورسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے پر دلائل دیئے گئے ہیں اور مصیبت و آزمائش وغیرہ ہر حال میں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتدائی آیات میں بتایا گیا کہ دنیا میں مسلمانوں کو سختیوں اور مصیبتوں کے ذریعے آزمایا جائے گا اوران سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا گیا تھا۔

(2) اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے کا فائدہ اور ایمان قبول کر کے نیک اعمال کرنے کا صلہ بیان کیا گیا۔

(3)والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کی حد بیان کی گئی۔

(4)یہ بتایا گیا کہ انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی آزمائش مسلمانوں کے مقابلے میں انتہائی سخت ہوتی ہے اوراسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں کے سامنے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت شعیب، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے واقعات بیان فرمائے تاکہ یہ جان جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی مدد فرمائی اور انہیں جھٹلانے والوں کو ہلاک کر دیا۔

(5)انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے واقعات بیان کرنے کے دوران اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیّت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل دیئے گئے۔

(6)اہلِ کتاب اور مشرکین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔

(7)کفار کے ظلم و ستم کا شکار مسلمانوں کو ہجرت کرنے کی ہدایت دی گئی اور ان کے لئے اجر و ثواب بیان کیا گیا۔

سورۂ روم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ روم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 6رکوع اور 60 آیتیں ہیں۔

”روم“نام رکھنے کی وجہ:

روم عیسائیوں کی مملکت کا نام ہے جس کا صدر مقام قسطنطنیہ تھا،اور اس سورت کی ابتدائی آیات میں یہ غیبی خبر دی گئی ہے کہ ابھی تو رومی مغلوب ہو گئے ہیں لیکن عنقریب چند سالوں میں وہ مجوسیوں پر غالب آ جائیں گے،اس مناسبت سے اس کا نام ”سورۂ روم“رکھا گیا۔

سورۂ روم کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور اس کی صفات،رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان لانے،قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے اور آخرت میں اعمال کی جزاء ملنے کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)اس سورت کی ابتداء ایک غیبی خبر سے کی گئی ہے کہ رومی ایرانیوں سے مغلوب ہونے کے بعد چند سالوں میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔ قرآن

1... خازن،3/457.

پاک کی دی ہوئی یہ خبر حرف بہ حرف پوری ہوئی، رومی چند سالوں بعد ایرانیوں پر غالب آگئے اور انہوں نے عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنیاد رکھی۔ قرآن پاک کی یہ غیبی خبر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پر زبردست دلیل ہے۔

(2) کفار کے علم کی حد بیان کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت و قدرت پر دلائل دیئے گئے۔

(3) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، قیامت قائم ہونے، نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی جزاء اور آخرت کا انکار کرنے والے کفار کی سزا کا بیان کیا گیا ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بیان کی گئیں۔

(5) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں کو دینِ اسلام پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی گئی۔

(6) یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور جو اس دین سے ہٹے گا وہ فطرت سے ہٹ جائے گا۔

(7) رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں پر صدقہ کرنے اور سود سے بچنے اور حلال طریقوں سے مال میں اضافہ کرنے اور زکوٰۃ کے ذریعے اپنے مالوں کو پاک کرنے کا حکم دیا گیا۔

(8) کفار کے ایمان لانے سے اِعراض کرنے پر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی۔

سورۂ لقمان کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ لقمان ''وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ'' سے شروع ہونے والی آیت نمبر 27اور28 کے علاوہ مکیہ ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 4رکوع اور34 آیتیں ہیں۔

''لقمان'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورۂ مبارکہ کے دوسرے رکوع سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ بندے حضرت لقمان حکیم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اسی وجہ سے یہ سورت ''سورۂ لقمان'' کے نام سے مَوسُوم ہوئی۔

سورۂ لقمان کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیّت پر ایمان لانے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوّت کی تصدیق کرنے، موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن کا اقرار کرنے کے بارے میں دلائل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔ اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے دستور اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائمی معجزے قرآنِ پاک کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا

1... جلالین، ص345.

گروہ قرآنِ پاک کی تصدیق کرتا ہے اس لئے وہ جنت میں داخل ہو کر کامیاب ہو جائیں گے اور کافروں کا گروہ قرآنِ پاک کی آیات کا مذاق اڑاتا اور ان کا انکار کرتا ہے اور اس نے اپنی جہالت اور بیوقوفی کی وجہ سے گمراہی کا راستہ اختیار کیا تو وہ جہنم کے دائمی دردناک عذاب میں مبتلا ہو کر نقصان اٹھائیں گے۔

(2) کائنات کی تخلیق بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا بیان فرمایا ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ نے اپنے بَرگُزیدہ بندے حضرت لقمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کیا نصیحتیں کیں، اور اس سے مقصود لوگوں کو ہدایت دینا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا چھوڑ دیں، ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کریں، ہر طرح کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچیں، نماز قائم کریں، نیکی کی دعوت دیں اور برائی سے منع کریں، تکبُّر سے بچیں اور عاجزی واِنکساری اختیار کریں، زمین پر نرمی سے چلیں اور اپنی آوازیں ہلکی رکھیں۔

(4) اللہ تعالیٰ کی توحید کے دلائل کا مُشاہدہ کرنے کے باوجود اپنے آباوَاَجداد کی پیروی میں شرک پر قائم رہنے والے مشرکین کی سرزَنِش کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا انکار کرنے پر ان کی مذمت بیان کی گئی اور مشرکین کو یہ بتایا گیا کہ نجات کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اسلام قبول کرنا اور نیک اعمال کرنا ہے۔

(5) کفار کے قول اور عمل میں تضاد کو بیان کیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عبادت کا مستحق ہونے میں بتوں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں حالانکہ بے شمار دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ عبادت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور

اس کے علاوہ اور کوئی عبادت کئے جانے کا حقدار ہر گز نہیں ہے۔

(6) اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دن اور رات کے آنے جانے سے، چاند اور سورج کو مُسَخَّر کئے جانے سے اور سمندروں میں کشتیوں کی رَوانی سے اِستدلال کیا گیا۔

(7) اس سورت کے آخر میں تقویٰ و پرہیز گاری کا حکم دیا گیا، قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرایا گیا جو کہ بہر صورت آئے گا اور یہ بتایا گیا کہ مخصوص پانچ غیبی چیزوں کا ذاتی علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خبر دار ہے۔

سورۂ سجدہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ سجدہ آیت نمبر 18 ”اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا“ سے شروع ہونے والی تین آیتوں کے علاوہ مکیہ ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

”سجدہ“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر 15 میں ان مسلمانوں کا وصف بیان کیا گیا ہے جو قرآنِ پاک کی آیات سن کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ سجدہ“ رکھا گیا۔

سورۂ سجدہ کے فضائل:

(1) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دَہر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔[2]

(2) حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس وقت تک نیند نہ فرماتے جب تک سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک کی تلاوت نہ فرمالیتے۔[3]

(3) حضرت خالد بن معدان رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں ”نجات دلانے والی سورت کو پڑھا کرو اور وہ سورت ”الٓمّٓ ۚ تَنْزِیْلُ“ ہے۔ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک شخص صرف

---

❶... خازن، 3/475. ❷... بخاری، 1/308، حدیث: 891. ❸... ترمذی، 5/258، حدیث: 3415.

اسی سورت کی تلاوت کیا کرتا تھا اور وہ بکثرت گناہ بھی کرتا تھا۔ (اس شخص کے انتقال کے بعد) اس سورت نے اس کے اوپر اپنے پر پھیلا دیئے اور کہا ’’اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، اس کی مغفرت فرما دے، کیونکہ یہ کثرت سے میری تلاوت کیا کرتا تھا۔‘‘ اللہ تعالٰی نے اس شخص کے بارے میں اس سورت کی شفاعت قبول فرمالی اور فرمایا ’’اس کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دو اور اس کا ایک درجہ بلند کر دو۔‘‘[1]

سورۂ سجدہ کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ مشرکین مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے تھے اور اس سورت میں بطورِ خاص مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں یہ بیان کیا گیا کہ قرآن اللہ تعالٰی کی وہ کتاب ہے جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمائی اور اس چیز میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

(2) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کو ثابت کیا گیا اور مشرکین کے اس نظریے کا رد کیا گیا کہ قرآن حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔

(3) اللہ تعالٰی کی وحدانیّت اور قدرت پر دلائل ذکر کئے گئے۔

(4) کفار اور فرمانبردار مسلمانوں کا حال بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن کافر ذلت و

1... دارمی، 2/546، حدیث: 3408.

رسوائی کا سامنا کریں گے، نیک اعمال کرنے کی خاطر دنیا میں لوٹ جانے کی تمنا کریں گے اور وہ دردناک عذاب چکھیں گے جبکہ مسلمان چونکہ دنیا میں راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، خوف اور امید رکھتے ہوئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو پکارتے تھے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے اپنے مال راہِ خدا میں خرچ کرتے تھے، اس لئے آخرت میں انہیں ان کے اعمال کی جزاء عظیم ثواب کی صورت میں ملے گی، اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور انہیں جنت میں ہمیشہ کے لئے داخلہ نصیب ہو گا۔

(5) یہ بتایا گیا ہے کہ کفار اور مسلمانوں کا انجام ایک جیسا نہیں ہے۔

(6) تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی رسالت کے درمیان مشابہت بیان کی گئی ہے۔

(7) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں پر نازل ہونے والے عذاب کا ذکر کر کے اس امت میں سے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے والوں کو ڈرایا گیا ہے۔

(8) اس سورت کے آخر میں اسلام کے بنیادی عقائد، توحید، رسالت اور حشر و نشر پر کلام کیا گیا ہے۔

سورۂ احزاب کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ اَحزاب مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 9رکوع اور 73 آیتیں ہیں۔

''احزاب'' نام رکھنے کی وجہ:

احزاب حِزب کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے گروہ، جماعت اور لشکر۔ اس سورت کے دوسرے اور تیسرے رکوع میں غزوۂ احزاب کا ذکر کیا گیا ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورۂ احزاب'' رکھا گیا اور چونکہ مشرکینِ مکہ، یہودی اور منافقین متفق ومتحد ہو کر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے تھے اس لیے اس غزوہ کو غَزْوَۃُ الْاَحْزَاب کہتے ہیں، نیز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے جانثار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے ساتھ مل کر مدینہ کے اَطراف میں خندق کھود کر مدینہ کا دفاع کیا تھا، اس وجہ سے اس غزوہ کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔

سورۂ احزاب کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کے لئے شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں اور اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کے خوف رکھنے پر قائم رہنے، کفار و منافقین کی پیروی سے بچنے، اللہ تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرتے رہنے اور اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرتے رہنے کا حکم دیا گیا۔

1... خازن، 3/480.

(2) یہ بتایا گیا کہ دین و دنیا کے تمام اُمور میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم سب مسلمانوں پر نافذ ہے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مطہرات تعظیم اور حرمت میں مسلمانوں کی مائیں ہیں اور جس طرح اپنی ماں سے نکاح حرام ہے اسی طرح ان سے بھی نکاح کرنا حرام ہے۔

(3) غزوۂ احزاب کا واقعہ بیان کیا گیا جس میں غزوۂ احزاب کے دن مسلمانوں پر کیا گیا انعام یاد دلایا گیا، منافقوں کا طرزِ عمل بیان کیا گیا اوران کی سازشوں کو ظاہر کیا گیا۔ اس کے بعد غزوۂ بنو قریظہ اور یہودیوں کی عہد شکنی کا ذکر ہے۔

(4) حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات کو چند احکام دیئے گئے ہیں نیز پردے کے متعدد احکام بیان فرمائے گئے۔

(5) حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے نکاح کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(6) مسلمانوں کو کثرت سے اللہ تعالٰی کا ذکر کرنے کا حکم دیا گیا، ان پر اللہ تعالٰی کے مہربان ہونے اور ان کے لئے عزت کا ثواب تیار ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔

(7) تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کئے گئے اور ان کی تعظیم کے بارے میں مسلمانوں کو ہدایات دی گئی ہیں۔

(8) مزید یہ شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں: (۱) بیوی کو ماں جیسا کہہ دینے کا حکم۔ (۲) یہ بتایا گیا کہ رشتہ دار ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں کوئی اجنبی دینی برادری کی وجہ سے کسی کا وارث نہیں ہوتا۔ (۳) کسی کو منہ بولا بیٹا بنالینے کا حکم۔ (۴) نکاح کے بعد بیوی کو ہاتھ لگائے بغیر طلاق دینے کا حکم۔ (۵) مسلمان عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم۔

سورۂ سبا کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ سبا ایک آیت "وَیَرَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ" کے علاوہ مکیہ ہے۔[1]

آیات، اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 6 رکوع اور 54 آیتیں ہیں۔

"سبا" نام رکھنے کی وجہ:

سبا عرب کے علاقے یمن کی حدود میں واقع ایک قبیلے کا نام ہے اور یہ قبیلہ اپنے دادا سبا بن یَشۡجُب بن یَعۡرُب بن قحطان کے نام سے مشہور ہے۔[2] اور اس سورت کی آیت نمبر 15 سے قومِ سبا کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے "سورۂ سبا" کہتے ہیں۔

سورۂ سبا کے مضامین:

سورۂ سبا چونکہ مکی سورت ہے اس لئے دیگر مکی سورتوں کی طرح اس کا بھی مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت، قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کافر قیامت کا صاف انکار کرتے ہیں، نیز قیامت قائم ہونے کو قسم کے ساتھ بیان فرمایا اور مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل دی گئی۔

1... جلالین مع جمل، 6/205. 2... جلالین مع جمل، 6/217.

(2) حضرت داوٗد، حضرت سلیمان عَلَیْہِمَا السَّلَام اور سبا والوں پر اللہ تعالیٰ نے جو انعامات کئے وہ بیان کئے گئے ہیں۔

(3) اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیّت پر دلائل دیئے گئے اور مشرکین کے شُبہات کا اِزالہ کیا گیا ہے۔

(4) رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کے عموم کو بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ ہر زمانے میں مالدار کافروں نے ہی اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جھٹلایا۔

(5) یہ بیان کیا گیا کہ مشرکین قرآنِ پاک کا انکار کرتے ہیں اور ان کے گمان میں قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں بلکہ کسی کی اپنی بنائی ہوئی کتاب ہے اور کفار کے اس نظریے کا رد کیا گیا۔

(6) آخر میں کفار کو غور و فکر کرنے اور انہیں قیامت قائم ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور قرآن پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔

سورۂ فاطر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ فاطر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 5 رکوع اور 45 آیتیں ہیں۔

”فاطر“ نام رکھنے کی وجہ:

فاطر کا معنی ہے بنانے والا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمینوں کو بنانے والا ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ فاطر“ کہتے ہیں۔ نیز اس سورت کو ”سورۂ ملائکہ“ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی پہلی آیت میں فرشتوں کا ذکر ہے۔

سورۂ فاطر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے کی دعوت دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے واحد اور موجود ہونے، مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ نیز اس میں مزید یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1) کفارِ مکہ کے جھٹلانے پر حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے۔

(2) شیطان کے فریب اور دھوکہ دہی سے بچنے کا حکم دیا اور یہ بتایا گیا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن سمجھو۔

---

[1]... خازن، 3/528.

(3) اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار بیان کئے گئے ہیں۔

(4) یہ بتایا گیا کہ جو گناہوں سے بچا اور نیک اعمال کئے تو اس نے اپنے بھلے کے لئے ہی ایسا کیا ہے۔

(5) حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کے لوگوں کے مختلف مَراتِب اور درجات بیان کئے گئے ہیں۔

(6) جنت میں مسلمانوں کا حال اور جہنم میں کافروں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

(7) یہ بتایا گیا ہے کہ جو کفر کرے گا تو اس میں اس کا اپنا ہی نقصان ہے۔

(8) سورت کے آخر میں گناہوں پر فوری پکڑ نہ کرنے اور گناہگاروں کو مہلت دینے کی حکمت بیان کی گئی ہے۔

سورۂ یٰسٓ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ یٰسٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 5 رکوع اور 83 آیتیں ہیں۔

"یٰسٓ" نام رکھنے کی وجہ:

یٰسٓ حروفِ مُقَطَّعات میں سے ہے، اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ "یٰسٓ" ہے اس وجہ سے اس سورت کا نام "**سورۂ یٰسٓ**" رکھا گیا۔

سورۂ یٰسٓ کے فضائل:

اَحادیث میں سورۂ یٰسٓ کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 4 فضائل درج ذیل ہیں:

(1) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب سورۂ یٰسٓ ہے اور جس نے سورۂ یٰسٓ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے۔[2]

(2) حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سورۂ یٰسٓ پڑھے گا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے لہٰذا اسے مرنے والے کے پاس پڑھا کرو۔[3]

1... خازن، 4/2. 2... ترمذی، 4/406، حدیث:2896. 3... شعب الایمان، 2/479، حدیث:2458.

(3) حضرت عطاء بن ابی رباح رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دن کے شروع میں سورۂ یٰسٓ پڑھ لے تو اس کی تمام ضرورتیں پوری ہوں گی۔[1]

(4) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’جو شخص ہر رات سورۂ یٰسٓ پڑھنے پر ہمیشگی اختیار کرے، پھر وہ مر جائے تو شہادت کی موت مرے گا۔‘‘[2]

سورۂ یٰسٓ کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قرآنِ پاک کی عظمت، اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منصب اور قیامت میں مُردوں کو زندہ کئے جانے کو بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ چیزیں بیان ہوئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی قسم کھا کر فرمایا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب جہانوں کو پالنے والے رب تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور ان کی رسالت سے لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے، ایک گروہ عناد اور دشمنی کرنے والا جس کے ایمان لانے کی امید نہیں اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کے لئے خیر اور ہدایت حاصل ہونے کی توقُّع ہے، ان دونوں گروہوں کے اعمال محفوظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قدیم اور اَزلی علم میں ان کے آثار موجود ہیں۔

(2) ایک بستی انطاکیہ کے لوگوں کی مثال بیان کی گئی کہ جنہوں نے یکے بعد دیگرے

1... دارمی، 2/549، حدیث: 3418. 2... معجم اوسط، 5/188، حدیث: 7018.

رسولوں کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑایا اور جو انہیں رسولوں کو جھٹلانے پر نصیحت کرنے آیا تو ان لوگوں نے اسے شہید کر دیا۔ نصیحت کرنے والا تو جنت میں داخل ہوا اور اسے شہید کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور وہ جہنم میں داخل ہوئے۔

(3) کفارِ مکہ کو سابقہ امتوں کی ہلاکت کے بارے میں بتا کر اس بات سے ڈرایا گیا کہ اگر انہوں نے بھی سابقہ کفار جیسی رَوِش نہ چھوڑی تو ان پر بھی عذاب نازل ہو سکتا ہے۔

(4) مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیّت پر بنجر زمین کو سرسبز کرنے، رات اور دن کے آنے جانے، سورج اور چاند کو مُسَخّر کئے جانے اور سمندروں میں کشتیوں کے چلنے سے اِستدلال کیا گیا اور ان حقائق کا انکار کرنے والے کافروں کو دنیا و آخرت میں عذاب کی وعید سنائی گئی۔

(5) اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شاعر ہونے کی نفی کی اور یہ بتایا کہ وہ تو قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور اس بات کی خبر دینے والے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہئے۔

سورۂ صافّات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ صافّات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 5 رکوع اور 182 آیتیں ہیں۔

”صافّات“ نام رکھنے کی وجہ:

صافّات کا معنی ہے صفیں باندھنے والے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں صفیں باندھنے والوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اس کا نام **”سورۂ صافّات“** رکھا گیا۔

سورۂ صافّات کی فضیلت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن سورۂ یٰسٓ اور سورۂ وَالصّٰٓفّٰتِ کی تلاوت کی، پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا وہ سوال پورا کر دے گا۔[2]

سورۂ صافّات کے مضامین:

جس طرح دیگر مکی سورتوں میں اکثر بنیادی عقائد کے بیان پر زور دیا گیا ہے اسی طرح اس سورت میں بھی توحید، وحی، نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے کو ثابت کیا گیا ہے اور اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں صفیں باندھنے والوں، جھڑک کر چلانے والوں اور

1... خازن، 4/14. 2... در منثور، 7/77.

قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والی جماعتوں کی قسم ذکر کرکے فرمایا گیا عبادت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے جو کہ آسمانوں، زمینوں، ان کے درمیان موجود تمام چیزوں اور تمام مَشرقوں کا رب ہے اور یہ بتایا گیا کہ آسمان کو تمام سرکش جِنّات سے محفوظ کردیا گیا ہے اور اب وہ عالَمِ بالا کے فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے اور جو ان کی باتیں سننے کے لئے اوپر جائے تو اسے شِہابِ ثاقب سے مارا جاتا ہے۔

(2) جو کفار معجزاتِ مصطفیٰ دیکھ کر مذاق اڑاتے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے تھے ان کی مذمت بیان کی گئی اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی کہ وہ دن عنقریب آنے والا ہے جس میں ان کافروں کا انجام انتہائی دردناک ہوگا۔

(3) اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والوں کی جزاء میں جنت کی نعمتیں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ لوگوں کو کس چیز کے لئے عمل کرنا چاہیے۔

(4) پچھلی امتوں کے احوال بیان کئے گئے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلایا انہیں عذاب میں مبتلا کردیا گیا اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے رسولوں کی پیروی کی تو وہ عذاب سے محفوظ رہے۔

(5) حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت الیاس، حضرت لوط اور حضرت یونس عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے واقعات بیان کئے اور ان میں سے حضرت ابراہیم اور حضرت یونس عَلَیۡہِمَا السَّلَام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا۔

(6) کفار کا ایک عقیدہ یہ تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، ان کے اس عقیدے کا رد کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی گئی۔

سورۂ صٓ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ صٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 5 رکوع اور 88 آیتیں ہیں۔

”صٓ“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی ابتداء میں حروفِ مُقَطَّعات میں سے ایک حرف ”صٓ“ ذکر کیا گیا، اس مناسبت سے اسے سورۂ صٓ کہتے ہیں۔

سورۂ صٓ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کفار سے ان کے عقائد کے بارے بحث کے ضمن میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید، نبوت و رسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ کفار صرف تکبُّر اور عناد کی وجہ سے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت پر عمل پیرا ہیں اور انہیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ انہیں میں سے ایک ڈر سنانے والا عظیم رسول تشریف لایا اور اس نے ان سب بتوں کی عبادت کو باطل قرار دے دیا جن کی وہ بڑے عرصے سے عبادت کرتے چلے آرہے ہیں۔

(2) اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں کے دردناک انجام کو بیان

1... خازن، 4/30.

کرکے کفارِ مکہ کو نصیحت کی گئی کہ اگر وہ بھی اپنی سرکشی پر قائم رہے تو انہیں بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔

(3) حضرت داوٗد، حضرت سلیمان اور حضرت ایوب عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے اور حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت اسماعیل، حضرت یَسَع اور حضرت ذُوالکِفْل عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات اِجمالی طور پر بیان کئے گئے اور ان واقعات کو بیان کرنے سے مقصود نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر تسلی دینا ہے۔

(4) آخر میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق اور شیطان کے انہیں سجدہ نہ کرنے والا واقعہ بیان کیا گیا۔

سورۂ زُمَر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ زُمَر اس آیت "قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ" اور اس آیت "اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ" کے علاوہ مکیہ ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 8 رکوع اور 75 آیتیں ہیں۔

"زُمَر" نام رکھنے کی وجہ:

زُمَر کا معنی ہے کئی گروہ اور کئی جماعتیں، اور آیت نمبر 71 میں کفار کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکنے اور 73 میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلائے جانے کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۂ زُمَر" رکھا گیا ہے۔

سورۂ زُمَر کی فضیلت:

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اتنے تسلسل سے) روزہ رکھتے حتی کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ افطار نہیں فرمائیں گے اور کبھی روزہ نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر رات سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زُمَر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔[2]

سورۂ زُمَر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور وحدانیّت پر دلائل ذکر کئے گئے، قرآنِ پاک کو اللہ تعالیٰ کی وحی ہونا بتایا گیا، مزید اس میں یہ چیزیں

1... خازن 4/48. 2... مسند امام احمد 9/437، حدیث: 24962.

بیان کی گئی ہیں۔

(1) ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اخلاص کے ساتھ عبادت و اطاعت کرتے رہنے کا حکم دیا اور یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی مشابہت سے پاک ہے، نیز مشرکین کے ان شُبہات کو زائل فرمایا جن کی وجہ سے وہ بتوں کو معبود اور شفیع مانتے اور ان کی عبادت کو بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل کرنے کا وسیلہ اور ذریعہ سمجھتے تھے۔

(2) اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت پر زمین و آسمان کی تخلیق، رات اور دن کے آنے جانے، سورج اور چاند مسخر ہونے اور مختلف مراحل میں انسان کی تخلیق سے اِستدلال فرمایا گیا اور کفار کی اس عادت پر ان کی مذمت بیان کی گئی کہ جب ان پر کوئی مصیبت آئے تو بتوں کی بجائے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے اور جب آسانی ملے تو اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔

(3) مسلمانوں اور کفار کے مابین فرق بیان کیا گیا کہ مسلمان دنیا اور آخرت دونوں میں سعادت مند ہوں گے اور کفار دونوں جہان میں بدبخت رہیں گے اور عذاب دیکھ کر تمنا کریں کہ کاش فدیہ دے کر وہ اس عذاب سے بچ جائیں۔

(4) قرآنِ پاک کی عظمت و شان بیان کی گئی کہ جب مسلمان اس کی آیتیں سنتے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور ان کے دل نرم پڑ جاتے ہیں جبکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کے دلائل سن کر کفار کے دل مزید سخت ہو جاتے ہیں۔

(5) گناہگاروں کو تسلی دی گئی کہ وہ رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہوں اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(6) آخر میں اَحوالِ قیامت بیان ہوئے اور کافروں اور مسلمانوں کی جزاء بیان کی گئی۔

سورۂ مومن کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مومن مکی سورت ہے البتہ اس کی آیت نمبر 56 ”اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ“ اور آیت نمبر 57 ”لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ“ یہ دونوں آیتیں مدنی ہیں۔ [1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 9 رکوع اور 85 آیتیں ہیں۔

سورۂ مؤمن کے نام اور ان کی وجہ تَسمِیَہ:

اس سورت کے دو نام ہیں (1) مومن۔ اس کا معنی ہے ایمان لانے والا اور اس سورت کی آیت نمبر 28 میں فرعون کی قوم کے ایک مومن شخص کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ مومن“ کہتے ہیں۔ (2) غافر۔ اس کا معنی ہے بخشنے والا اور اس سورت کی آیت نمبر 3 میں اللہ تعالیٰ کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ وہ گناہ بخشنے والا ہے، اس وجہ سے اسے ”سورۂ غافر“ کے نام سے مَوسوم کیا گیا۔

سورۂ مومن کے فضائل:

(1) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح اٹھ کر (سورۂ مومن کی آیت نمبر 1) ”حٰمٓ“ سے لے کر (آیت نمبر 3 کے آخر) ”اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ“ تک پڑھا اور آیت الکرسی پڑھی تو ان کی برکت سے صبح سے شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے انہیں شام میں پڑھا تو ان کی

1... جلالین مع صاوی، 5/1813.

برکت سے صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔[1]

(2) حضرت خلیل بن مُرَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حوامیم (یعنی حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورتیں) 7 ہیں اور جہنم کے دروازے بھی 7 ہیں۔ ان سورتوں میں سے ہر ایک سورت جہنم کے اُن دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر جا کر کہتی ہے ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کو اِس دروازے سے داخل نہ کرنا جو مجھ پر ایمان رکھتا تھا اور میری تلاوت کیا کرتا تھا۔''[2]

(3) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں ''حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورتیں قرآنِ مجید کی زینت ہیں۔[3]

سورۂ مومن کے مضامین:

سورۂ مومن چونکہ مکی سورت ہے اس لئے دیگر سورتوں کی طرح اس کا بھی مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید، نبوت و رسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر دلائل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے، ان عقائد کے منکروں کو عذاب کی وعیدیں سنائی گئی ہیں اور بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں یہ اعلان کیا گیا کہ قرآنِ پاک اس رب تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو کہ عزت والا، علم والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا اور بڑے انعام عطا فرمانے والا ہے، نیز باطل کے ذریعے جھگڑنے والے کفار کی مذمت بیان کی گئی اور عرش اٹھانے والے فرشتوں کے اوصاف بتائے گئے۔

1... ترمذی، 4/402، حدیث: 2888. 2... شعب الایمان، 2/485، حدیث: 2479.
3... مستدرک، 3/223، حدیث: 3686.

(2)یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن کفار اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیں گے اور عذاب کی شدت کی وجہ سے جہنم سے نکالے جانے کی فریاد کریں گے اور ان کی فریاد کو رد کر دیا جائے گا، نیز اللہ تعالیٰ کے موجود اور قادر ہونے پر دلائل دیئے گئے، قیامت کی ہَولناکیوں سے خوف دلایا گیا اور اس دن کی سختیوں سے کفار کو ڈرایا گیا ہے۔

(3)انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے سابقہ امتوں کی ہلاکت کے بارے میں بیان کرکے کفارِ مکہ کو ڈرایا گیا کہ اگر وہ اپنی رَوِش سے باز نہ آئے تو ان کا انجام بھی اگلے لوگوں جیسا ہو سکتا ہے اور اس سلسلے میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون، ہامان اور قارون کا واقعہ بیان کیا گیا اور اس میں فرعون کی قوم کے ایک مومن شخص کا بطورِ خاص تذکرہ کیا گیا۔

(4)دنیا اور آخرت میں کافروں کی رسوائی کا اعلان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد کی جائے گی۔

(5)نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی قوم کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی کہ جس طرح حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی قوموں کی اَذِیَّتوں پر صبر فرمایا اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی صبر فرمائیں۔

(6)مسلمان اور کافر کی ایک مثال بیان کی گئی کہ مسلمان ایسا ہے جیسے بینا یعنی دیکھنے والا جبکہ کافر ایسا ہے جیسے اندھا اور اس کے بعد بندوں پر کی گئی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بیان کی گئیں۔

(7)سورت کے آخر میں مشرکین کا اُخروی انجام بیان کیا گیا اور سابقہ قوموں کے دردناک انجام کو دیکھ کر عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی۔

سورۂ حٰمٓ اَلسَّجدۃ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ حٰمٓ اَلسَّجدۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 6 رکوع اور 54 آیتیں ہیں۔

”حٰمٓ اَلسَّجدۃ“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کا ایک نام ”حٰمٓ اَلسَّجدۃ“ ہے اور حٰمٓ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت کی ابتداء حٰمٓ سے ہوئی اور ”اَلسَّجْدَۃ“ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آیت نمبر 38 آیتِ سجدہ ہے اور ”حٰمٓ اَلسَّجدۃ“ کہنے کی وجہ سے یہ سورت حٰمٓ سے شروع ہونے والی دیگر سورتوں سے ممتاز ہوگئی۔ دوسرا نام ”فُصِّلَتْ“ ہے، اور یہ نام اس کی آیت نمبر 3 میں مذکور کلمہ ”فُصِّلَتْ“ سے ماخوذ ہے۔

سورۂ حٰمٓ السَّجدۃ کی فضیلت:

حضرت خلیل بن مُرَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورۂ تَبٰرَکَ اور سورۂ حٰمٓ اَلسَّجدہ کی تلاوت کئے بغیر نیند نہیں فرماتے تھے۔ (2)

سورۂ حٰمٓ السَّجدۃ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالٰی کی وحدانیّت، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت، قرآنِ پاک کے کتابِ الٰہی ہونے، مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء وسزا ملنے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ نیز اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

---

(1)... خازن، 4/79. (2)... شعب الایمان، 2/485، حدیث: 2479.

(1) اس کی ابتداء میں قرآنِ پاک کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے، عربی زبان میں ہے، اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیّت کے دلائل کو تفصیل سے بیان کرنے والی ہے، خوشخبری دینے والی اور ڈر سنانے والی ہے۔

(2) قرآنِ پاک کے بارے میں مشرکین کا موقف بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ مشرکین قرآنِ پاک میں غور و فکر کرنے سے اِعراض کرتے ہیں، نیز حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ ایک بشر ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اس وحی کے ساتھ خاص فرما لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اعلان ہے، کافروں کی سزا اور نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی جزاء کی وضاحت ہے۔

(3) کفر کرنے پر مشرکین کا رد کیا گیا، زمین و آسمان کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت پر اِستدلال کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک کی گئی سابقہ قوموں جیسا عذاب نازل ہونے سے کفارِ مکہ کو ڈرایا گیا۔

(4) قیامت کے حساب کا خوف دلایا گیا اور یہ بتایا گیا کہ حشر کے دن انسان کے اَعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

(5) اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی گئی، قرآنِ مجید کے ہدایت اور شفاء ہونے کے بارے میں بتایا گیا اور یہ واضح کر دیا گیا کہ جو نیک عمل کرے گا وہ اپنی جان کے لئے ہی کرے گا اور جو برے عمل کرے گا تو وہ خود ہی ان کی سزا پائے گا۔

(6) اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت اور علم کے بارے میں بتایا گیا اور یہ بتایا کہ آسانی ملنے پر فخر و تکبر کرنا اور مصیبت و سختی آنے پر گریہ وزاری کرنا عمومی طور پر لوگوں کی فطرت ہے۔

سورۂ شُوریٰ کا تعارف

مقامِ نزول:

جمہور مفسرین کے نزدیک سورۂ شوریٰ مکیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے ایک قول یہ مروی ہے کہ اس سورت کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں، اُن میں سے پہلی آیت "قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا" ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 5 رکوع، 53 آیتیں ہیں۔

"شوریٰ" نام رکھنے کی وجہ:

شوریٰ کا معنی ہے مشورہ، اور یہ لفظ اس سورت کی آیت نمبر 38 میں موجود ہے جس میں مسلمانوں کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ ان کا کام ان کے باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔ اس مناسبت سے اس کا نام "سورۂ شوریٰ" رکھا گیا ہے۔

سورۂ شوریٰ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت پر ایمان لانے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت درست ہونے، لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کی تصدیق کرنے اور اللہ تعالیٰ کی وحی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ نیز اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس کی ابتداء میں بیان کیا گیا کہ جس طرح لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے احکام

1... خازن، 4/90.

پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اَنبیاء و مُرسلین عَلَیۡهِمُ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی اسی طرح اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بھی وحی فرمائی۔

(2) یہ بیان کیا گیا کہ زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی عظمت و شان یہ ہے کہ اس کی کبریائی کی ہَیبت سے آسمان جیسی عظیم مخلوق پھٹنے کے قریب ہو جاتی ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور زمین والوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں اور مشرکین کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں۔

(3) یہ بتایا گیا کہ تمام نبیوں کو ایک ہی حکم دیا گیا اور وہ یہ کہ وہ دین کو صحیح طریقے سے قائم کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین پر جس طرح عمل کرنے کا فرمایا گیا ہے، بغیر کسی کمی بیشی کے اسی طرح عمل کریں۔

(4) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صداقت ظاہر ہونے کے باوجود ان کی نبوت و رسالت کا انکار کرنے والے کافروں کا رد کیا گیا اور انہیں اس قیامت کے قریب ہونے سے ڈرایا گیا جس کے جلد واقع ہونے کا مشرکین مطالبہ کرتے ہیں اور اہلِ ایمان اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں، نیز قیامت کے دن کے ہَولناک عذابات ذکر کئے گئے تاکہ کفار کے دلوں میں ڈر پیدا ہو اور جنتی نعمتوں کے اوصاف بیان کئے گئے تاکہ نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو عظیم ثواب کی بشارت ملے۔

(5) یہ بتایا گیا کہ رزق اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ حکمت و مَصلحت کے مطابق اپنی مخلوق کو عطا کرتا ہے۔ مزید یہ فرمایا کہ جو صرف دنیا کے لئے عمل کرتا ہے وہ آخرت کی خیر سے محروم رہے گا اور جس نے آخرت کے لئے عمل کئے تو وہ دونوں

جہاں کی بھلائیاں پائے گا۔

(6) زمین و آسمان اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کی تخلیق، ان دونوں میں ہر طرح کا تَصَرُّف کرنے پر قدرت اور سمندروں میں کشتیوں کو چلانے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیّت پر اِستدلال کیا گیا اور یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی صَنعت کے عظیم شاہکار ہیں۔

(7) یہ بتایا گیا کہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو آخرت کے لئے عمل کریں، بے حیائی کے کاموں سے بچیں، بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کر دیں، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کی پیروی کریں، علم اور معرفت رکھنے والوں سے مشورہ کریں، ظلم اور سرکشی کرنے والوں کو سزا دیں اور مصیبت آنے پر صبر کریں وغیرہ۔

(8) جہنم کی ہَولناکیاں، اہلِ جہنم کا نقصان میں ہونا، عذاب دیکھ کر دنیا کی طرف لوٹ جانے کی تمنا کرنا وغیرہ چیزیں بیان کی گئیں تاکہ سب لوگ اچانک آجانے والی قیامت سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی شریعت کی پیروی کرنے لگ جائیں اور اللہ تعالیٰ کی دعوت کو قبول کرلیں۔

(9) اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی مَشِیَّت کے مطابق اولاد عطا کر دے اور جسے چاہے نہ عطا کرے، نیز وحی کی اَقسام اور قرآنِ پاک کی عظمت و شان بیان کی گئی کہ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔

سورۂ زُخْرُف کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ زُخْرُف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 7 رکوع اور 89 آیتیں ہیں۔

”زُخْرُف“ نام رکھنے کی وجہ:

زُخْرُف کا معنی ہے ”سونا“ نیز کسی چیز کے حسن کا کمال بھی زُخْرُف کہلاتا ہے، اور اس سورت کی آیت نمبر 35 میں کلمہ ”وَ زُخْرُفًا“ مذکور ہے، اس کی مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ زُخْرُف“ رکھا گیا ہے۔

سورۂ زُخْرُف کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت پر ایمان لانے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اللہ تعالیٰ کا رسول ہونے، قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے، قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء وسزا ملنے پر کلام کیا گیا ہے، اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قرآنِ مجید عربی زبان میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اسے عربی زبان میں نازل کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اَوّلین مُخاطب یعنی عرب والے اس کے معانی اور اَحکام کو سمجھ سکیں۔

---

1 ... خازن، 4/101.

(2) انبیاءِ کرام عَلَیۡھِمُ السَّلَام کا مذاق اڑانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر تسلی دی اور کفارِ مکہ کو ڈرایا کہ اگر یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ان کا انجام بھی سابقہ لوگوں جیسا ہو سکتا ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرنے والی چند چیزیں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ کفار کی جہالت اور بیوقوفی کا یہ حال ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق ماننے کے باوجود بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔

(4) کفارِ مکہ فرشتوں کی عبادت کرتے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اس پر ان کا شدید رد کیا گیا اور بیٹیوں کے معاملے میں ان کا اپنا حال بیان کیا گیا کہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کے بارے میں بتایا جائے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا اور وہ غم وغصے میں بھرا رہتا ہے اور یہ بتایا گیا کہ فرشتوں کی عبادت کرنے کے معاملے میں ان کے پاس کوئی عقلی اور نقلی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ صرف اپنے باپ دادا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایسا کر رہے ہیں اور یہی حال ان سے پہلے کفار کا تھا کہ ان کے پاس بھی اپنے باپ دادا کی اندھی پیروی کے علاوہ شرک کی کوئی اور دلیل نہ تھی۔

(5) حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام اور ان کی قوم، حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام اور ان کی قوم اور حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام اور ان کی قوم کے واقعات بیان فرمائے تاکہ کفارِ مکہ ان قوموں کے اعمال کے نتائج سن کر عبرت اور نصیحت حاصل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہونے کے بارے میں کفار کے اعتراضات کا جواب دیا گیا۔

(6) یہ بیان کیا گیا کہ دنیا کے سازو سامان اور زیب و زینت کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی قدر نہیں اور آخرت کی نعمتیں پرہیزگاروں کے لئے ہیں۔

(7) یہ بتایا گیا کہ جو قرآن کی ہدایتوں سے منہ پھیرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اوراس کی پکڑ سے بے خوف ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتا ہے جو دنیا میں اس کے ساتھ رہتا ہے، اسے نیک کاموں سے روکتا اور حرام کاموں میں مبتلا کرتا ہے اور وہ شخص گمراہ ہونے کے باوجود یہ سمجھتا رہتا ہے کہ وہ ہدایت یافتہ ہے، نیز آخرت میں بھی وہ شیطان اس کا ساتھی ہو گا اور اس وقت وہ شخص شیطان کے ساتھ پر حسرت وافسوس کا اظہار کرے گا لیکن اس کا اسے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

(8) کفارِ مکہ کے ایمان قبول نہ کرنے پر حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی اور بتایا گیا کہ یہ لوگ دل کے بہرے اور اندھے ہیں جس کی وجہ سے یہ ایمان نہیں لائیں گے، اس لئے آپ کفار کی سرکشی پر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ قرآنِ پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اوراس کے احکامات پر عمل کرتے رہیں۔

(9) یہ بتایا گیا کہ مُتّقی مسلمانوں کے علاوہ دیگر لوگ قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور فرمانبردار مسلمان اس دن بے خوف ہوں گے اور انہیں نیک اعمال کے صدقے میں جنت کی عظیم الشّان نعمتیں ملیں گی جبکہ کافر ہمیشہ کے لئے جہنم کے عذاب میں رہیں گے اور جہنم میں ان کا چیخنا چِلّانا اور فریادیں کرنا انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔

(10) اس سورت کے آخر میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف دارُ النَّدْوَہ میں تیار کی گئی کفارِ مکہ کی سازش کا ذکر کیا گیا۔

سورۂ دُخان کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ دُخان مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 59 آیتیں ہیں۔

''دخان'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں دھوئیں کو ''دُخان'' کہتے ہیں، اور اس سورت کی آیت نمبر 10 میں دھوئیں کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس سورت کو **''سورۂ دُخان''** کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سورۂ دُخان کے فضائل:

(1) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے رات کے وقت سورۂ حٰمٓ دُخان کی تلاوت کی تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کر رہے ہوں گے۔[2]

(2) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کی رات میں سورۂ حٰمٓ دُخان پڑھی اسے بخش دیا جائے گا۔[3]

(3) حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن میں سورۂ حٰمٓ دُخان پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[4]

1... خازن، 4/112۔ 2... ترمذی، 4/406، حدیث: 2897۔ 3... ترمذی، 4/407، حدیث: 2898۔
4... معجم کبیر، 8/264، حدیث: 8026۔

سورۂ دُخان کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون توحید و رسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے کا بیان ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) ابتداء میں یہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو شبِ قدر میں نازل کیا اور اس رات میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام اہم کام فرشتوں کے درمیان تقسیم کر دیئے جاتے ہیں اور یہ بتایا گیا کہ کفارِ مکہ قرآنِ مجید کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں اور جس دن انہیں عذاب دیا جائے گا تو اس دن وہ عذاب دور کئے جانے کی فریاد اور ایمان قبول کرنے کا اقرار کریں گے اور ان کا حال یہ ہے کہ اگر ان سے عذاب دور کر دیا جائے تو بھی یہ ایمان نہ لائیں گے کیونکہ یہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واضح معجزات دیکھ کر ایمان نہیں لائے تو اب کہاں لائیں گے اور یہی حال ان سے پہلے کفار کا تھا کہ وہ بھی روشن نشانیاں دیکھنے کے باوجود اپنے کفر پر قائم رہے، اور اس کی مثال کے طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا، فرعون اور اس کی قوم کا دردناک انجام بتایا گیا تاکہ کفارِ مکہ اس سے عبرت حاصل کریں۔

(2) کفارِ مکہ نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کیا تو تُبّع نامی بادشاہ کی قوم اور ان سے پہلی قوموں جیسے عاد اور ثمود کا انجام بیان کر کے ان کا رد کیا گیا۔

(3) کفارِ مکہ کے سامنے قیامت کے دن کی ہولناکیاں بیان کی گئیں اور اس دن ہونے والے حساب اور ملنے والے عذاب اور جہنمی کھانے زقوم کے بارے میں بتایا گیا اور سورت کے آخر میں نیک لوگوں کا ٹھکانہ اور برے لوگوں کا ٹھکانہ بتایا گیا تاکہ نیک لوگ خوش ہو جائیں اور برے لوگ دردناک عذاب سے ڈر جائیں اور اپنے برے افعال سے باز آجائیں۔

سورۂ جاثیہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ جاثیہ اس آیت "قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا" کے علاوہ مکیہ ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 4رکوع اور 37 آیتیں ہیں۔

"جاثیہ" نام رکھنے کی وجہ:

جاثیہ کا معنی ہے زانو کے بل گرا ہوا، اور اس سورت کی آیت نمبر 28 میں بیان کیا گیا کہ قیامت کی ہولناکیوں کی شدت سے ہر امت زانو کے بل گری ہو گی، اس مناسبت سے اس کا نام "سورۂ جاثیہ" رکھا گیا۔

سورۂ جاثیہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے، حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کی تصدیق کرنے، قرآنِ مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام تسلیم کرنے، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کا اعتراف کرنے کی دعوت دی گئی ہے، اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان ہوئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ آسمانوں اور زمینوں میں، انسانوں کی تخلیق اور جانوروں میں، رات اور دن کی تبدیلیوں میں، آسمان سے بارش نازل کر کے بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کرنے میں اور ہواؤں کی گردش میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کی نشانیاں موجود ہیں تو ان نشانیوں کو جھٹلا کر مشرکین کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟

1... جلالین، ص413.

(2) قرآنِ مجید کی آیتیں سن کر ایمان لانے سے تکبر کرنے والے، اپنے کفر پر قائم رہنے والے اور قرآنِ مجید کی آیتوں کا مذاق اڑانے والے اور اس کی ہدایت کو نہ ماننے والے کو جہنم کے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی۔

(3) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی، مسلمانوں کی اخلاقی تربیت فرمائی گئی اور یہ بتایا گیا کہ جو نیک کام کرتا ہے تو اس کا فائدہ اسی کی ذات کو ہو گا اور جو برے کام کرتا ہے تو ان کاموں کا وبال بھی اسی پر ہے۔

(4) بنی اسرائیل کو عطا کی جانے والی نعمتیں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ تورات میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دین، حلال و حرام کے بیان اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے معاملے کی روشن دلیلیں دیں لیکن انہوں نے سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ افروزی کے بعد اپنے منصب اور ریاست ختم ہو جانے کے اندیشے کی وجہ سے آپ کے ساتھ حسد کیا اور دشمنی مول لی اور علم کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کے بارے میں اختلاف کیا۔

(5) برے کام کرنے والوں کو بتایا گیا کہ وہ اچھے کام کرنے والوں جیسے نہیں اور ان کی زندگی اور موت برابر نہیں ہے، نیز کفار کے احوال اور ان کے گروہوں کے برے افعال بیان فرمائے گئے اور مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل دیئے گئے۔

(6) اس سورت کے آخر میں قیامت کے دن کی ہولناکیاں بیان کی گئیں، نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں اور کفار کے انجام کے بارے میں بتایا گیا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی بیان کی گئی۔

سورۂ اَحقاف کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ اَحقاف مکیہ ہے، البتہ بعض مفسرین کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں اور وہ ''قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ'' اور ''فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ'' اور ''وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ'' سے لے کر ''اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ'' تک تین آیتیں ہیں۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 4 رکوع اور 35 آیتیں ہیں۔

''اَحقاف'' نام رکھنے کی وجہ:

اَحقاف یمن کی اس سرزمین کا نام ہے جہاں قومِ عاد آباد تھی، اور اس سورت کی آیت نمبر 21 سے سرزمینِ اَحقاف میں رہنے والی اس قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورۂ اَحقاف'' رکھا گیا۔

سورۂ اَحقاف کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید، رسالت، وحی، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اعمال کی جزاء ملنے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور قیامت سے متعلق دلائل دیئے گئے، بتوں کی پوجا کرنے والے مشرکین کی مذمت بیان کی گئی، قرآنِ مجید اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

1... جلالین مع جمل، 7/153.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کے بارے میں کفار کے شُبہات کا جواب دیا گیا۔

(2) اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کو ماننے والے، اس کے دین پر ثابت قدم رہنے والے، والدین کی اطاعت کرنے والے اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے والے کی جزاء بیان کی گئی کہ یہ جنّتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے کی سزا بیان کی گئی کہ یہ جہنمی ہے۔

(3) حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم عاد کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس قوم کے لوگ اپنی طاقت و قوت کی وجہ سے سرکش ہو گئے اور بتوں کی پوجا کرنے پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ نے آندھی کے عذاب کے ذریعے انہیں نیست نابُود کر دیا اور اس واقعے کو بیان کرنے سے مقصود کفارِ مکہ کو حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب کرنے سے ڈرانا ہے کہ اگر وہ اپنی اسی ہٹ دھرمی پر قائم رہے تو ان کا انجام بھی قومِ عاد جیسا ہو سکتا ہے۔

(4) قرآنِ پاک کی آیات سن کر ایمان قبول کرنے والی جنوں کی ایک جماعت کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ انہوں نے اپنی قوم کو حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ جو ان پر ایمان نہیں لائے گا وہ کھلی گمراہی میں ہے۔

(5) آخر میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کفار بہر صورت جہنم کا عذاب پائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تلقین کی کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا اور ان کافروں کے لیے عذاب طلب کرنے میں جلدی نہ کرو۔

سورۂ محمد کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ محمد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 4 رکوع اور 38 آیتیں ہیں۔

”محمد“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی دوسری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی ”محمد“ ذکر کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ محمد“ کہتے ہیں، نیز اس سورت کا ایک نام ”سورۂ قِتال“ بھی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت میں کفار کے ساتھ جہاد کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ محمد کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے احکام اور جہاد کرنے کا ثواب بیان کیا گیا ہے، اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بیان کیا گیا کہ جو کافر دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے جبکہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ مجید پر ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیاں مٹا دیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مسلمانوں نے حق کی پیروی کی۔

(2) کفار کے ساتھ جنگ کے دوران انہیں قتل کرنے اور کافر قیدیوں کے بارے

میں حکم دیا گیا، جنگ کے دوران شہید ہونے والے مجاہدوں کا ثواب بیان کیا گیا اور اللہ تعالٰی نے کفار کے ساتھ جہاد کرنے میں مسلمانوں کی مدد کرنے کی بشارت دی۔

(3) کافروں کی رسوائی کی وجہ بیان کی گئی کہ وہ چونکہ اللہ تعالٰی کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرتے ہیں اس لئے رسوا ہوئے ہیں۔

(4) کفارِ مکہ کے سامنے سابقہ لوگوں کا انجام بیان کر کے انہیں بتایا گیا کہ ان کا انجام بھی انہی جیسا ہو سکتا ہے۔

(5) پرہیز گار مسلمانوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف بیان کئے گئے۔

(6) منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور انہیں بتایا گیا کہ اللہ تعالٰی ان کے چھپے ہوئے بغض اور کینے کو ظاہر فرما دے گا۔

(7) اس سورت کے آخر میں دنیوی زندگی کی حقیقت اور بخل کرنے کی مذمت بیان کی گئی۔

سورۂ فتح کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ فتح مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 4 رکوع اور 29 آیتیں ہیں۔

”فتح“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورتِ مبارکہ کی پہلی آیت میں حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روشن فتح کی بشارت دی گئی، اس مناسبت سے اس سورۂ مبارکہ کا نام ”سورۂ فتح“ ہے۔

سورۂ فتح کی فضیلت:

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک سفر کے دوران میں نے حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے، پھر آپ نے (اس سورت کی) یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (1) ترجمہ: بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرمادیا۔

سورۂ فتح کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں صلحِ حدیبیہ کا واقعہ بیان کیا گیا اور مسلمانوں کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ یہ صلح مکۂ مکرمہ کی فتح کا پیش خیمہ ہے اور اب مسلمانوں کو کفار پر مکمل غلبہ حاصل ہونے کا وقت قریب ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

1... بخاری، 3/406، حدیث: 5012.

(1) ابتداء میں فتحِ مکہ کی بشارت دی اور بتایا گیا کہ اس مہم سے مسلمانوں کو عظیم کامیابی اور جنت حاصل ہو گی اور یہ مہم ان منافقوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب و لعنت کا سبب بنی جنہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں یہ بد گمانی کی کہ وہ مسلمانوں کو موت کے منہ میں لے جا رہے ہیں اور اب ان میں سے کوئی بھی زندہ بچ کر واپس نہیں آئے گا۔

(2) حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کئے گئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حاضر و ناظر، خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ پر اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں اور ان کی تعظیم و توقیر کریں۔

(3) منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ جو مسلمان اندھے، لنگڑے اور بیمار ہیں وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے جہاد میں شامل نہ ہو سکیں تو ان پر کوئی حرج نہیں، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہیں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا فرما دے گا۔

(4) حدیبیہ کے مقام پر بیعت کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اور مسلمانوں سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا گیا۔

(5) حدیبیہ کے مقام پر کفارِ مکہ سے جنگ کی بجائے صلح ہونے میں مسلمانوں پر جو اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا وہ بیان کیا گیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خواب کی تصدیق اور اس کی تعبیر میں تاخیر کی حکمت بیان کی گئی۔

(6) آخر میں بتایا گیا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابۂ کرام آپس میں نرم دل جبکہ کافروں پر سخت ہیں، نیز نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں سے مغفرت اور عظیم ثواب کا وعدہ فرمایا گیا۔

سورۂ حجرات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ حجرات مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 2رکوع اور 18 آیتیں ہیں۔

”حجرات“نام رکھنے کی وجہ:

حجرات کا معنی ”حجرے اور کمرے“ہیں، اور اس سورت کی آیت نمبر4 میں حجرات کالفظ ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورۂ حجرات“ ہے۔

سورۂ حجرات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس سورت میں متعدد اُمور میں مسلمانوں کی تربیت فرمائی گئی ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کے خصوصی آداب بیان کئے گئے ہیں اور جو لوگ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں انہیں بخشش اور بڑے ثواب کی بشارت دی گئی۔

(2) مسلمانوں کو معاشرتی آداب بتائے گئے اور ان کی اَخلاقی تربیت کی گئی کہ تحقیق کئے بغیر کوئی خبر قبول نہ کریں، کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی نہ کریں، کسی کی غیبت نہ کریں، کسی کا نام نہ بگاڑیں اور کسی کا مذاق نہ اُڑائیں۔

---

[1]... خازن، 4 / 163.

(3) یہ حکم دیا گیا کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دی جائے اور اگر وہ صلح نہ کریں تو ان میں سے جو گروہ باطل پر ہو تو اس کے ساتھ جنگ کی جائے یہاں تک کہ وہ راہِ راست پر گامزن ہو جائے۔

(4) اس سورت کے آخر میں اپنے ایمان کا احسان جتانے والوں کی سرزَنِش کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کسی کا اسلام قبول کرنا اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کوئی احسان نہیں ہے نیز حقیقی مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے پھر وہ دین کے کسی کام میں شک نہ کرے اور اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔

سورۂ قٓ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ قٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 45 آیتیں ہیں۔

”قٓ“ نام رکھنے کی وجہ:

قٓ حروفِ مُقَطَّعات میں سے ایک حرف ہے اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ حرف موجود ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ قٓ“ کہتے ہیں۔

سورۂ قٓ سے متعلق اَحادیث:

(1) حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت ابو واقد لیثی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے پوچھا: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِیْدَیْن کی نماز میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے عرض کی: حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عید کی نماز میں ”قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ“ اور ”اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ“ پڑھا کرتے تھے۔[2]

(2) حضرت اُمِّ ہشام بنتِ حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے ”قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ“ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اَقدس سے سن کر ہی یاد کی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ سورت پڑھا کرتے تھے۔[3]

سورۂ قٓ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے

1... خازن، 4/174. 2... مسلم، ص441، حدیث: 14(891). 3... مسلم، ص432، حدیث: 52(873).

جانے کا ثبوت پیش کیا گیا اور اسلام کے اس بنیادی عقیدے کا انکار کرنے والوں کا رد کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1) اس سورت کی ابتداء میں آسمانوں کی ستونوں کے بغیر تخلیق، ان میں ستاروں کو سجائے جانے، آسمانوں میں شگاف نہ ہونے، زمین کو پانی پر پھیلانے، اس میں بڑے بڑے پہاڑوں کو نَصب کرنے، خوبصورت پودے اُگانے، آسمان کی طرف سے بارش کا پانی نازل کر کے زمین میں درخت اور اناج اُگانے اور ان کے فوائد بیان کر کے مُردوں کو زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔

(2) سابقہ امتوں جیسے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم، اصحابِ رَس، ثمود، عاد، فرعون، حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم، اصحابِ اَیکہ، حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم اور قومِ تُبَّع کے بارے میں بتایا گیا کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا لہٰذا کفارِ مکہ کو بھی ڈر جانا چاہئے کہ ان جیسے عمل کر کے کہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(3) یہ بتایا گیا کہ ہر انسان کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ بیٹھا ہوا ہے جو کہ انسان کا ہر قول اور عمل لکھ رہے ہیں۔

(4) موت کی سختیاں، حشر اور حساب کی ہَولناکیاں بیان کی گئیں۔

(5) مُتَّقی لوگوں کا وصف اور ان کی جزاء بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ سابقہ امتوں کی ہلاکت سے عبرت اور نصیحت وہ حاصل کرتا ہے جو حق قبول کرنے والا دل رکھتا ہو یا کان لگا کر اور دل سے حاضر ہو کر قرآن کی نصیحتیں سنتا ہو۔

سورۂ ذارِیات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ ذارِیات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 60 آیتیں ہیں۔

”ذارِیات“ نام رکھنے کی وجہ:

ذارِیات کا معنی ہے خاک بکھیر کر اُڑا دینے والی ہوائیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان ہواؤں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اس کا نام ”سورۂ ذارِیات“ رکھا گیا۔

سورۂ ذارِیات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید، نبوت، اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے اور اس کے مخالف چیزوں جیسے شرک، نبوت کی تکذیب اور حشر و نشر کے انکار کی نفی کی گئی ہے، اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتدائی آیات میں کفارِ مکہ کے اَحوال بیان کئے گئے کہ وہ قرآنِ مجید، آخرت اور جہنم کے شدید عذاب کو جھٹلاتے ہیں اسی طرح مُتّقی مسلمانوں کے اَحوال اور ان کے لئے تیار کی گئی جنت کی نعمتیں بیان کی گئیں تاکہ عقلمند انسان ان دونوں میں

1... خازن، 4/180.

فرق سمجھ سکے اور اسے عبرت و نصیحت حاصل ہو۔

(2) کفارِ مکہ کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمۡ کو تسلی دینے کے لئے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور ان کی امتوں کے واقعات بیان کئے گئے۔

(3) اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور وحدانیَّت کے دلائل ذکر فرمائے اور کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے، اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی تکذیب کرنے سے منع فرمایا اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ منکرین سے منہ پھیر لیں اور مُتّقی لوگوں کو نصیحت کریں۔

(4) اس سورت کے آخر میں جِنّات اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد بیان کیا گیا کہ انہیں پیدا کرنے سے مقصود یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں اور اخلاص کے ساتھ صرف اسی کی عبادت کریں اور یہ بتایا گیا کہ تمام مخلوق کا رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہوا ہے، نیز کفار و مشرکین سے قیامت کے دن شدید عذاب کا وعدہ کیا گیا اور انہیں دنیا میں سابقہ امتوں جیسا عذاب نازل ہونے سے ڈرایا گیا ہے۔

سورۂ طور کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ طور مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 2رکوع اور 49 آیتیں ہیں۔

''طور'' نام رکھنے کی وجہ:

طور ایک پہاڑ کا نام ہے، اوراس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ کی قَسم ارشاد فرمائی، اس مناسبت سے اس کا نام ''سورۂ طور'' رکھا گیا۔

سورۂ طور سے متعلق دو اَحادیث:

(1) اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی بیماری کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرلو، چنانچہ میں نے طواف کیا اور حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَیْتُ اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے (نماز میں) سورۂ طور کی تلاوت فرمائی۔[2]

(2) حضرت جبیر بن مطعم رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے مغرب کی نماز میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، جب آپ ان آیات پر پہنچے:

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

ترجمہ: کیا وہ کسی شے کے بغیر ہی پیدا کر دیئے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں؟ یا آسمان اور

1... خازن، 4/186. 2... بخاری، 3/335، حدیث: 4853.

بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ

زمین انہوں نے پیدا کئے ہیں؟ بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے۔ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ بڑے حاکم ہیں۔

تو (انہیں سن کر) مجھے لگا کہ میرا دل (سینے سے نکل کر) اُڑ جائے گا۔[1]

سورۂ طور کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کے اعتراضات کے بڑے پُر جلال انداز میں جوابات دیئے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالٰی نے 5 چیزوں کی قَسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ کفار کو جس عذاب کی وعید سنائی گئی ہے وہ قیامت کے دن ان پر ضرور واقع ہو گا۔

(2) آخرت کی ہَولناکیوں اور شدّتوں کا ذکر کیا گیا اور روزِ قیامت کفار کے برے انجام، پرہیز گاروں کو ملنے والی نعمتوں اور ان کی طرف سے احساناتِ الٰہی کو یاد کرنے کا بیان فرمایا گیا۔

(3) اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسالت کی تبلیغ جاری رکھنے اور کفار کو اللہ تعالٰی کے عذاب سے ڈراتے رہنے کا حکم دیا اور جس طرح اللہ تعالٰی نے اپنی معبودِیَّت اور وحدانیَّت پر قطعی دلیلیں قائم فرمائیں اسی طرح اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور صداقت کو قطعی دلیلوں سے ثابت فرمایا۔

(4) اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی، کفار کی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے، انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینے اور تمام اَوقات میں اپنے رب تعالٰی کا شکر ادا کرتے رہنے کا حکم فرمایا۔

1... بخاری، 3/336، حدیث: 4854.

سورۂ نجم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ نجم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 62 آیتیں ہیں۔

''نجم'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں ستارے کو نجم کہتے ہیں نیز یہ ایک مخصوص ستارے کا نام بھی ہے اور اللہ تعالٰی نے اس سورت کی پہلی آیت میں ''نجم'' کی قسم ارشاد فرمائی اسی مناسبت سے اس کا نام ''سورۂ نجم'' رکھا گیا۔

سورۂ نجم کے فضائل:

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے ''سورۂ نجم'' نازل ہوئی، اس کی تلاوت کر کے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان میں سے ایک کے علاوہ سب نے سجدہ کیا، میں نے اس (سجدہ نہ کرنے والے) کو دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا اور اس (دن) کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہو اپڑا تھا اور وہ امیہ بن خلف تھا۔[2]

(2) علامہ محمود آلوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علامہ احمد بن موسیٰ المعروف ابن مردویہ رَحْمَۃُ اللہِ

1... خازن، 4/190. 2... بخاری، 3/338، حدیث: 4863.

عَلَیْہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: سورۂ نجم، یہ وہ پہلی سورت ہے جس کا رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے سامنے پڑھی۔ (1)

سورۂ نجم کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت اور قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ زندہ کئے جانے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرما کر اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان بیان فرمائی۔

(2) واقعۂ معراج کا کچھ حصہ بیان کیا گیا اور معراج کو جھٹلانے والے مشرکین کا رد فرمایا گیا۔

(3) ان بتوں کا ذکر کیا گیا جن کی مشرکین پوجا کرتے تھے اور ان کے معبود ہونے کو اور ان کی شفاعت سے متعلق کفار کے نظریّے کا رد کیا گیا، نیز جو کفار فرشتوں کے نام عورتوں جیسے رکھتے تھے ان کا رد اور کفار کے علم کی حد بیان فرمائی گئی۔

(4) کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کی جزاء بیان کی گئی اور ریاکاری کی مذمت فرمائی گئی۔

(5) اسلام قبول کر کے اس سے مُنْحَرِف ہونے والے ایک کافر کی مذمت فرمائی گئی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وہ مضمون بیان فرمایا جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی کتاب اور

1... روح المعانی، 14 / 63.

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صحیفوں میں ذکر فرمایا گیا تھا کہ کوئی دوسرے کے گناہ پر پکڑا نہیں جائے گا اور آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے۔

(6) قیامت کے دن اعمال دیکھے جانے اور ان کے مطابق جزاء ملنے کا ذکر کیا گیا اور یہ بیان فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہی مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کرے گا۔

(7) اس سورت کے آخر میں قومِ عاد، قومِ ثمود، حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم اور حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر آنے والے عذابات کا ذکر کیا گیا تاکہ ان کا انجام سن کر کفارِ مکہ عبرت حاصل کریں اور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے سے باز آجائیں۔

سورۂ قمر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ قمر اس آیت ”سَیُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ“ کے علاوہ مکیہ ہے۔ (1)

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 55 آیتیں ہیں۔

”قمر“ نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں چاند کو قمر کہتے ہیں۔اِس سورت کی پہلی آیت میں چاند کے پھٹ جانے کا بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس کا نام ”سورۂ قمر“ رکھا گیا ہے۔

سورۂ قمر کے فضائل:

(1) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُما سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سورۂ اِقۡتَرَبَ کی تلاوت کرنے والے (کا چہرہ قیامت کے دن روشن ہو گا کہ اس سورت) کو تورات میں ” مُبَیِّضَۃُ “ یعنی روشن کرنے والی پکارا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے کا چہرہ اس دن روشن کرے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔ (2)

(2) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے رات میں سورۂ سجدہ، سورۂ قمر اور سورۂ ملک کی تلاوت کی تو یہ سورتیں، شیطان اور شرک سے اس کی حفاظت کریں گی اور قیامت کے دن اللہ تعالٰی اسے درجات میں بلندی عطا کرے گا۔ (3)

1... خازن، 4/201، جلالین، ص440. 2... شعب الایمان، 2/490، حدیث:2495.
3... کنز العمال، 1/269، حدیث:2410.

سورۂ قمر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور قرآنِ مجید کی صداقت وغیرہ اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک معجزہ اور کفارِ مکہ کے طرزِ عمل کو بیان فرمایا گیا۔

(2) حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشرکین سے اِعراض کرنے اور انہیں قیامت قریب آنے اور اس دن انہیں پہنچنے والی سختیوں سے ڈرانے کا حکم دیا گیا۔

(3) حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے اِختصار کے ساتھ سابقہ امتوں میں سے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم، قومِ عاد، قومِ ثمود، حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم اور فرعون کی قوم کے حالات اور ان کا انجام بیان کیا گیا اور کفارِ قریش کو مُخاطب کر کے ان امتوں کے انجام سے ڈرایا گیا۔

(4) اس سورت کے آخر میں بد بخت کفار کا حال اور سعادت مند مُتّقی لوگوں کی جزاء کو بیان فرمایا گیا۔

سورۂ رحمٰن کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ رحمٰن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 78 آیتیں ہیں۔

”رحمٰن“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کا نام ”سورۂ رحمٰن“ اس لئے رکھا گیا کہ اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے اَسماءِ حُسنیٰ میں سے ایک اسم ”اَلرَّحْمٰنُ“ سے کی گئی ہے۔

سورۂ رحمٰن کے فضائل:

(1) حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔[2]

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چند وجہ سے سورۂ رحمٰن کو قرآن کی دلہن، زینت فرمایا گیا۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا ذکر ہے اور ذات وصفات پر اعتقاد ایمان کی زینت ہے۔ اس سورت میں جنت کی حوروں، ان کے حسن وجمال، ان کے زیورات کا ذکر ہے (اور) یہ چیزیں جنت کی زینت ہیں۔ اس سورت میں آیتِ مبارکہ ”فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ“ 31 جگہ ارشاد ہوا اس سے سورت کی زینت زیادہ ہو گئی۔[3]

(2) حضرت فاطمہ زہراء رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... خازن، 4/208. 2... شعب الایمان، 2/490، حدیث: 2494.

3... مرآۃ المناجیح، 3/281-282.

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سورۂ حدید، سورۂ واقعہ اور سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرنے والے کو زمین و آسمان کی بادشاہت میں جنتُ الفردوس کا مکین پکارا جاتا ہے۔[1]

(3) اس سورت کی آیات اگرچہ چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن ان کی تاثیر بہت مضبوط ہے۔ مروی ہے کہ حضرت قیس بن عاصم مِنْقری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے (اسلام قبول کرنے سے پہلے) سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے میرے سامنے اس کی تلاوت کیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سامنے سورۂ رحمٰن پڑھی تو اس نے عرض کی: اسے دوبارہ پڑھئے، حتّٰی کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (اس کے کہنے پر) تین مرتبہ سورۂ رحمٰن کو پڑھا۔ (سورۂ رحمٰن سن کر) اس نے عرض کی: خدا کی قسم! یہ سورت بہت ہی خوبصورت ہے، اس میں بہت حلاوت ہے، اس کا نیچے والا حصہ سرسبز ہے اور اوپر والا حصہ پھل دار ہے اور یہ کسی انسان کا کلام ہی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللّٰہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔[2]

سورۂ رحمٰن کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور قدرت، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور قرآنِ مجید کے اللّٰہ تعالیٰ کی وحی ہونے پر دلائل بیان کئے گئے ہیں، نیز اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی عظیم نعمتوں جیسے قرآنِ پاک کو نازل کرنے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی تعلیم دینے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا و آخرت کی تمام چیزوں کی تعلیم دینے کا ذکر فرمایا۔

1... شعب الایمان، 2/490، حدیث: 2496۔ 2... تفسیر قرطبی، 9/113۔

(2)اس کے بعد سورج، چاند، زمین پر اُگی ہوئی بیلوں، درختوں، آسمانوں، زمینوں، باغات میں پھلوں اور کھیتوں میں فصلوں کا ذکر فرمایا۔

(3)حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ابلیس کی پیدائش، میٹھے اور کھاری سمندروں اور ان سے موتیوں کے نکلنے کو بیان فرمایا گیا۔

(4)اس جہاں کے فنا ہونے اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے باقی رہنے اور تمام مخلوق کے اللہ تعالیٰ کا محتاج ہونے کا ذکر فرمایا گیا۔

(5)اس سورت کے آخر میں قیامت، جنت کی نعمتوں اور جہنم کی سختیوں اور ہولناکیوں وغیرہ کا ذکر ہے۔

سورۂ واقعہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ واقعہ اس آیت " اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ " اور اس آیت " ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ " کے علاوہ مکیہ ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 96 آیتیں ہیں۔

"واقعہ" نام رکھنے کی وجہ:

"واقعہ" قیامت کا ایک نام ہے اور اس سورت کا نام "واقعہ" اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ "اَلْوَاقِعَةُ" کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورۂ واقعہ کے فضائل:

(1) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ رات کے وقت سورۂ واقعہ پڑھے تو وہ فاقے سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔[2]

(2) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو سورۂ واقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃُ الغنیٰ (یعنی محتاجی دور کرنے والی سورت) ہے۔[3]

(3) مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ

1... جلالین، ص445-446 . 2... شعب الایمان، 2/492، حدیث:2500.

3... مسند الفردوس، 3/10، حدیث:4005.

عَنْہ کے پاس اس وقت تشریف لائے جب وہ مرضِ وفات میں مبتلا تھے۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان سے فرمایا: آپ کس چیز کی تکلیف محسوس کر رہے ہیں؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے جواب دیا: اپنے گناہوں کی تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: آپ کو کس چیز کی آرزو ہے؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے جواب دیا: مجھے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی آرزو ہے۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: آپ کسی طبیب کو کیوں نہیں بلوا لیتے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے جواب دیا: طبیب ہی نے تو مجھے مرض میں مبتلا کیا ہے۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا ہم آپ کو کچھ (مال) عطا کرنے کا حکم نہ کریں! حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے جواب دیا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: ہم وہ مال آپ کی بیٹیوں کو دے دیتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے جواب دیا: انہیں بھی اس مال کی کوئی ضرورت نہیں، میں نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ سورۂ واقعہ پڑھا کریں کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: جو شخص روزانہ رات کے وقت سورۂ واقعہ پڑھے تو وہ فاقے سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔[1]

(4) حضرت مسروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں ”جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ اَوّلین و آخِرین کا علم اور دنیا و آخرت کا علم جان جائے تو اسے چاہئے کہ سورۂ واقعہ پڑھ لے۔[2]

سورۂ واقعہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کے دلائل، حشر کے اَحوال اور لوگوں کا انجام بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

1... مدارک، ص1205. 2... مصنف ابن ابی شیبہ، 8/ 211، رقم: 9.

(1)اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہونے اور اس وقت زمین کے تھرتھرانے اور پہاڑوں کے ریزہ ریزہ ہو جانے کا ذکر ہے۔

(2)حساب کے وقت لوگوں کی تین قسمیں بیان کی گئیں۔(۱)دائیں طرف والے۔ (۲)بائیں طرف والے۔(۳)سبقت کرنے والے۔ پھر ان تینوں اَقسام کے لوگوں کا حال اور قیامت کے دن ان کے لئے جو جزاء تیار کی گئی ہے اسے بیان فرمایا گیا۔

(3) اللہ تعالٰی کے وجود اوراس کی وحدانیّت کے دلائل، انسانوں کی تخلیق، نَباتات کو پیدا کرنے اور پانی نازل کرنے میں اس کی قدرت کے کمال پر دلائل بیان کئے گئے۔

(4) قرآنِ پاک کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ قرآن پاک سب جہانوں کے پالنے والے رب تعالٰی کی نازل کردہ کتاب ہے۔

(5)اس سورت کے آخر میں ان تین اَقسام کے لوگوں کا حال اور ان کا انجام بیان کیا گیا۔(۱)سعادت مند۔(۲)بدبخت ،اور(۳)نیکیوں میں سبقت کرنے والے۔

سورۂ حدید کا تعارف

مقامِ نزول:

ایک قول کے مطابق سورۂ حدید مکیہ اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے۔[1]

آیات اور رکوع کی تعداد:

اس سورت میں 4رکوع اور 29 آیتیں ہیں۔

"حدید" نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں لوہے کو حدید کہتے ہیں اوراس سورت کی آیت نمبر25 میں اللہ تعالیٰ نے حدید یعنی لوہے کے فوائد بیان فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۂ حدید" رکھا گیا۔

سورۂ حدید کی فضیلت:

حضرت عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے سے پہلے مُسَبِّحَاتْ (سورتوں) کی تلاوت فرماتے اور ارشاد فرماتے: ان سورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔[2]

یادرہے کہ مُسَبِّحَات سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی ابتداء میں تسبیح کی آیات ہیں، جیسے سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورۂ جمعہ اور سورۂ تغابُن۔

سورۂ حدید کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں عقیدے اور ایمان سے متعلق، جہاد اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں اور ان کے علاوہ دیگر چیزوں سے متعلق شرعی

1... جلالین، ص448. 2... ترمذی، 4/422، حدیث:2930.

اُمور بیان کئے گئے ہیں، نیز اس میں یہ مضامین ذکر کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی صفات، اس کے اسماءِ حسنیٰ اور کائنات کی تخلیق میں اس کی عظمت و قدرت کے آثار کے ظہور کا بیان ہے۔

(2) مسلمانوں کو دینِ اسلام کی سربلندی اور اس کے اعزاز کی خاطر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(3) دنیا اور آخرت کی حقیقت کو واضح کیا گیا اور بتایا گیا کہ دنیا فنا ہونے والا گھر اور کھیل تماشے کی طرح ہے جبکہ آخرت ہمیشہ باقی رہنے والا گھر، سعادت اور بڑی راحت کی جگہ ہے اور اس کے ساتھ دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہونے سے ڈرایا گیا اور آخرت کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(4) مسلمانوں کو مصیبتوں پر صبر کرنے کی تلقین اور تکبُّر و بخل کی مذمت بیان کی گئی نیز اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اَنبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کے راستے کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(5) اس سورت کے آخر میں سابقہ امتوں کے حالات سے نصیحت حاصل کرنے کا کہا گیا اور اس سلسلے میں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعات بیان کئے گئے۔ مُتّقی لوگوں کے ثواب کو واضح کیا گیا اور اپنے رسولوں پر ایمان لانے والوں کے لئے دگنے اجر کا بیان ہوا، اور اس کے ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا کہ رسالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چناؤ اور اس کا فضل ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے یہ رتبہ عطا کر دے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے اب قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔

سورۂ مجادلہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مجادلہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 22 آیتیں ہیں۔

''مُجادلہ'' نام رکھنے کی وجہ:

بحث اور تکرار کرنے والی عورت کو عربی میں ''مُجَادِلَہ'' کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت خولہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ظِہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس کا نام ''سورۂ مجادلہ'' رکھا گیا۔

سورۂ مجادلہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ظِہار اور اس کے کفارے سے متعلق اور چند دیگر چیزوں کے بارے میں شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ مزید اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی ظِہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث اور ظِہار سے متعلق چند اَحکام بیان کئے گئے۔

(2) مجلس کے چند آداب بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، نیز علماءِ دین کی

1... خازن، 4/235.

تعریف کی گئی اور ان کے مرتبہ و مقام کو واضح کیا گیا۔

(3) ان منافقین کی سرزنش کی گئی جو یہودیوں سے محبت کرتے تھے، مسلمانوں کے راز ان تک پہنچاتے تھے، جھوٹی قسمیں کھاتے تھے، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عداوت رکھتے اور ان کے احکامات کی مخالفت کرتے تھے۔

(4) اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ مسلمان کافروں سے محبت نہ رکھیں اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔

سورۂ حشر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ حشر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 24 آیتیں ہیں۔

"حشر" نام رکھنے کی وجہ:

حشر کا معنی ہے لوگوں کو اکٹھا کرنا اور اس سورت کی دوسری آیت میں بنو نَضِیر کے یہودیوں کے پہلے حشر یعنی انہیں اکٹھا کر کے مدینے سے نکال دیئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے "سورۂ حشر" کہتے ہیں۔

سورۂ حشر کی فضیلت:

حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" کہا اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ 70,000 فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اُسے پڑھے تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔[2]

سورۂ حشر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بنو نَضِیر کے یہودیوں کو مدینہ منورہ

1... خازن، 4/244. 2... ترمذی، 4/423، حدیث: 2931.

سے جلاوطن کرنے کے بارے میں بیان کیا گیا اور مسلمانوں کو چند شرعی احکام بتائے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ انسان، حیوان، نباتات، جمادات الغرض کائنات کی ہر چیز ہر نقص و عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے، اس کی قدرت و وحدانیّت کی گواہی دیتی ہے اور اس کی عظمت کا اقرار کرتی ہے۔

(2) یہ بتایا گیا کہ بنو نَضِیر کے یہودیوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کی سازش کی تو اس کے نتیجے میں انہیں مدینہ منورہ سے جلاوطن کر دیا گیا۔

(3) فَئے کے مال کے اَحکام بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کچھ انہیں عطا فرمائیں وہ لے لیں اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔

(4) اللہ تعالیٰ نے مہاجرین و انصار اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کی عظمت و شان بیان فرمائی اور یہ بتایا کہ جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

(5) منافقوں کی باطنی خباثت ذکر کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کس طرح انہوں نے یہودیوں سے ان کی مدد کرنے کے خفیہ وعدے کئے اور کس طرح یہ اپنے وعدوں سے منہ پھیر گئے، نیز ان منافقوں کو شیطان سے تشبیہ دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ جس نے شیطان کی باتوں میں آکر کفر کیا تو وہ اور شیطان دونوں جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

(6) مسلمانوں کو تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے، آخرت کی تیاری کرنے اور سابقہ

امتوں کے اَحوال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں اور جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

(7)اس سورت کے آخر میں قرآنِ مجید کی عظمت بیان کی گئی اور اسے نازل کرنے والے رب تعالیٰ کے عظیم اور جلیل اوصاف اور اس کے اسماءِ حُسنیٰ بیان کئے گئے۔

سورۂ مُمْتَحِنَة کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مُمْتَحِنَة مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 13 آیتیں ہیں۔

”مُمْتَحِنَة“ نام رکھنے کی وجہ:

ایک قول یہ ہے کہ اس سورت کا نام ”مُمْتَحِنَة“ ہے،اس صورت میں اس کا معنی ہو گا عورتوں کا امتحان لینے والی سورت۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا نام ”مُمْتَحَنَة“ ہے، یعنی اس سورت میں ان عورتوں کا ذکر ہے جن کا امتحان لیا گیا ہے۔اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر 10 کے کلمہ ”فَامْتَحِنُوْهُنَّ“ سے ماخوذ ہے۔

سورۂ مُمْتَحِنَة کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ان مشرکین کے اَحکام بیان کئے گئے جنہوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کیا اور جنہوں نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی نیز اس میں مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنے والی مومنہ عورتوں کے ایمان کا امتحان لینے کا حکم دیا گیا ہے۔اس سورت میں مزید یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ دوستی کرنے اور ان سے محبت رکھنے سے منع کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کو جب بھی موقع ملے گا تو تمہیں

---

[1]... خازن، 4/ 255.

نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے اور یہ بھی بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافر اولاد اور کافر رشتہ دار کوئی فائدہ نہیں دیں گے بلکہ اس دن ایمان اور نیک اعمال کام آئیں گے۔

(2) اس کی مثال کے طور پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے ساتھیوں کی سیرت بیان کی گئی کہ کس طرح انہوں نے اپنی مشرک قوم سے بیزاری کا اظہار کیا تاکہ مسلمان حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سیرت کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

(3) یہودیوں اور مشرکوں سے تعلُّقات کے بارے میں اصول بیان کئے گئے اور مدینہ منورہ ہجرت کرکے پہنچنے والی مومنہ عورتوں کا امتحان لینے کا حکم دیا گیا اور ان کے بارے میں شرعی حکم بیان کیا گیا۔

(4) اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو یہودیوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

سورۂ صف کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ صف مکیہ ہے، جبکہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اور جمہور مفسرین کے قول کے مطابق مدنیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 14 آیتیں ہیں۔

"صف" نام رکھنے کی وجہ:

صف کا معنی ہے سیدھی قطار اور اس سورت کی آیت نمبر 4 میں مذکور کلمہ "صَفًّا" کی مناسبت سے اس کا نام "سورۂ صف" رکھا گیا ہے۔

سورۂ صف سے متعلق حدیث:

حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے اس بات پر مُذاکرہ کیا کہ کون حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جا کر یہ پوچھے گا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابھی ہم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھا بھی نہیں تھا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہماری طرف ایک شخص بھیجا اور اس نے ہمیں جمع کر کے ہمارے سامنے پوری سورۂ صف کی تلاوت کی۔[2]

سورۂ صف کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم

1... خازن، 4 / 261. 2... مسند امام احمد، 9 / 205، حدیث: 23849.

دیا گیا اور مجاہدین کا عظیم ثواب بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس بیان کی گئی اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ بات نہ کہیں جو خود کرتے نہیں۔

(2) یہ بتایا گیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں ان سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے اور دین میں تَفرِقہ بازی سے منع کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔

(4) مسلمانوں کو یہ بشارت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے اور یہ دین سب دینوں پر غالب ہو گا اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو۔

(5) مسلمانوں کے سامنے اُخروی عذاب سے نجات کا راستہ بیان کیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں۔

(6) اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کا مددگار بننے کا حکم دیا گیا اور ان کے سامنے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے حواریوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی۔

سورۂ جمعہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ جمعہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

"جمعہ" نام رکھنے کی وجہ:

سات دنوں میں سے ایک دن کا نام جمعہ ہے اور اس دن سورج ڈھلنے کے بعد جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے نمازِ جمعہ کہتے ہیں۔اس سورت کی آیت نمبر 9 میں لفظ "اَلْجُمُعَةِ" موجود ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "سُوْرَۃُ الْجُمُعَة" رکھا گیا ہے۔

سورۂ جمعہ سے متعلق 2 اَحادیث:

(1) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔[2]

(2) حضرت ابو جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے، سورۂ جمعہ کی تلاوت کے ذریعے مسلمانوں کو بشارت دیتے اور (مزید نیک اعمال کرنے پر) ابھارتے تھے جبکہ سورۂ منافقون کے ذریعے منافقوں کو مایوس کرتے اور ان کی سرزَنِش فرماتے تھے۔[3]

سورۂ جمعہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نمازِ جمعہ کے اَحکام بیان فرمائے گئے

1... خازن، 4/264. 2... مسلم، ص435، حدیث:64(879). 3... مصنف ابن ابی شیبہ، 8/424، حدیث:2.

ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس بیان کی گئی اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان اور ان کے اوصاف بیان فرمائے گئے۔

(2)یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر یہ بڑا فضل ہے کہ اُس نے اُن کی ہدایت کیلئے اپنے حبیب محمدِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا۔

(3)تورات کے احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے یہودیوں کی مذمت کی گئی اور یہودیوں سے کہا گیا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں تو ذرا موت کی تمنا کریں۔ نیز یہ بتایا گیا کہ وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اور یہودی جس موت سے بھاگتے ہیں وہ بہر صورت انہیں آکر رہے گی۔

(4)سورت کے آخر میں نمازِ جمعہ کے اَحکام بیان فرمائے گئے ہیں۔

سورۂ منافقون کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ منافقون مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

”منافقون“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی ابتداء میں منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں سے متعلق ان کا مَوقف ذکر کیا گیا، اس مناسبت سے اس سورت کو ”سورۂ منافقون“ کہتے ہیں۔

سورۂ منافقون کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں منافقوں کے نفاق کو ظاہر کیا گیا اور ان کے بارے میں بتایا گیا کہ منافق جھوٹ بولتے اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ منافق اپنے دلی عقیدے میں ضرور جھوٹے ہیں اور اپنی جان بچانے کیلئے انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے اور زبان سے ایمان لانے اور دل سے کفر کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے جس کی وجہ سے وہ ایمان کی حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

1... خازن، 4/270.

(2) مسلمانوں کو بتایا گیا کہ منافق لوگ تمہارے دشمن ہیں لٰہذا ان سے بچتے رہو۔

(3) یہ بتایا گیا کہ منافقوں کا یہ گمان باطل ہے کہ وہ مدینہ منورہ پہنچ کر مسلمانوں اور ان کے آقا و مولیٰ محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے۔

(4) اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی عبادت کرنے میں مصروف رہیں، اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے مقابلے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کریں اور اس میں دیر نہ کریں کیونکہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔

سورۂ تغابُن کا تعارف

مقامِ نزول:

اکثر مفسرین کے نزدیک سورۂ تغابُن مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ آیت نمبر 14 ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ“ سے شروع ہونے والی تین آیتوں کے علاوہ یہ سورت مکیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 18 آیتیں ہیں۔

”تغابُن“ نام رکھنے کی وجہ:

تغابُن کا لفظی معنی ہے خرید و فروخت میں نقصان پہنچانا اور یہ قیامت کے دن کا ایک نام بھی ہے۔ اس سورت کی آیت نمبر 9 میں بتایا گیا کہ قیامت کا دن ”یَوْمُ التَّغَابُنِ“ یعنی نقصان اور خسارے کا دن ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ تغابُن“ کہتے ہیں۔

سورۂ تغابُن کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں عقائد سے متعلق اُمور بیان کئے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی وہ صفات بیان کی گئیں جو اس کے علم، قدرت اور عظمت پر دلالت کرتی ہیں۔

(2) اللہ تعالیٰ کے رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کو ان کے بشر ہونے کی وجہ سے جھٹلانے والی

---

1 ... خازن، 4/274.

سابقہ امتوں کا انجام بیان کر کے کفار کو ڈرایا گیا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنے والوں سے قسم کے ساتھ فرمایا گیا کہ انہیں ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(3) قیامت کے دن کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دن ہارنے والوں کی ہار ظاہر ہونے کا دن ہے۔

(4) یہ بتایا گیا کہ ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچتی ہے۔

(5) یہ خبر دی گئی کہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے وہ تمہارے دشمن ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے روکتے ہیں تو ان سے احتیاط رکھو۔

(6) سورت کے آخر میں تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے، اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے، بخل اور لالچ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کی خاطر اپنا مال خرچ کرنے والے نیک لوگوں کو دگنے اجر کی بشارت دی گئی ہے۔

سورۂ طلاق کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ طلاق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 12 آیتیں ہیں۔

”طلاق“ نام رکھنے کی وجہ:

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے، اس پابندی کے اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس سورت میں چونکہ طلاق اور اس کے بعد کے یعنی عدت کے احکام بیان کیے گئے ہیں اس لئے اس سورت کا نام ”سورۂ طلاق“ رکھا گیا ہے۔

سورۂ طلاق کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ احکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کے ساتھ ہے، نیز اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں صحیح طریقے سے طلاق دینے کا طریقہ، عدت اور رجوع کے مسائل بیان کئے گئے ہیں کہ اگر عورت کو طلاق دینی ہو تو پاکی کے دنوں میں اسے طلاق دی جائے، عورت شوہر کے گھر میں اپنی عدت پوری کرے، اگر ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو عدت پوری ہونے سے پہلے بھلائی کے ساتھ عورت سے رجوع کر لیا جائے یا اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر رجوع کیا جائے تو اس رجوع پر دو مَردوں کو گواہ بنالیا جائے۔

1... خازن، 4/277.

(2) یہ بتایا گیا ہے کہ وہ عورت جسے بچپنے یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے اور جو عورت حاملہ ہو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

(3) شوہر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدت ختم ہونے تک اپنی حیثیت کے مطابق عورت کو رہائش اور خرچ مہیا کرے اور اگر بچے کو دودھ پلانے کی اجرت دینی پڑے تو وہ اجرت دینا بھی شوہر پر لازم ہے۔

(4) اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت کرنے والی قوموں پر نازل ہونے والے عذابات کا ذکر کر کے شرعی احکام کی مخالفت کرنے سے ڈرایا گیا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی حکمت بیان کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور علم کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

سورۂ تحریم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ تحریم مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(1)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 12 آیتیں ہیں۔

"تحریم" نام رکھنے کی وجہ:

تحریم کا معنی ہے کسی چیز کو حرام ٹھہرانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت کے کلمہ "لِمَ تُحَرِّمُ" سے ماخوذ ہے۔

سورۂ تحریم کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ اَحکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُن کے ساتھ بعض واقعات سے ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

(1) حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَزواجِ مُطَہَّرات کی خوشنودی کی خاطر اپنے اوپر شہد کھانا یا حضرت ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا چنانچہ اس سورت کی ابتداء میں انتہائی لطف و کرم والے انداز میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، یہ بات آپ کی شان کے لائق نہیں کہ آپ اَزواجِ مُطَہَّرات کو راضی کریں بلکہ اَزواجِ مُطَہَّرات کو چاہئے کہ وہ آپ کی رضا

1... خازن، 4/282.

حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(2) حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز کی ایک بات دوسری زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو بتائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان اَزواجِ مُطَہَّرات کو تنبیہ فرمائی اور انہیں توبہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(3) ایمان والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرکے اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دے کر اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانیں جہنم کی آگ سے بچائیں اور اہلِ ایمان کو گناہوں سے سچی توبہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔

(4) نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرنے اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(5) اس سورت کے آخر میں کافروں کے لئے حضرت نوح اور حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی مثال بیان فرمائی گئی تاکہ دوبُری مثالیں اور دو اچھی مثالیں لوگوں کے سامنے واضح ہو جائیں۔

سورۂ ملک کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ ملک مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

سورۂ ملک کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسمِیَہ:

اس سورت کے متعدد نام ہیں جیسے اس کی پہلی آیت میں ملک یعنی سلطنت اور بادشاہت کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے "**سورۂ ملک**" کہتے ہیں۔ اس کی پہلی آیت کے شروع میں لفظ "تَبٰرَكَ" ہے اس مناسبت سے اسے "**سورۂ تبارک**" کہتے ہیں۔ یہ سورت عذابِ قبر سے نجات دینے والی، عذاب سے بچانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے اس لئے اسے "**سورۂ مُنْجِیَہ**"، "**سورۂ وَاقِیَہ**" اور "**سورۂ مَانِعَہ**" کہتے ہیں۔ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی اس لئے اسے "**سورۂ مُجَادَلَہ**" کہتے ہیں اور یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی اس لئے اسے "**سورۂ شَافِعَہ**" کہتے ہیں۔

سورۂ ملک کے فضائل:

اَحادیث میں سورۂ ملک کے بکثرت فضائل بیان ہوئے ہیں اور ان میں سے 4 فضائل درج ذیل ہیں:

1... خازن، 4/289.

(1) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں ”رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ایک جگہ خیمہ نَصب کیا، وہاں ایک قبر تھی اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے۔ اچانک انہیں پتا چلا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورۂ ملک مکمل کر لی۔ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ (جب) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگالیا، اچانک مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورت مکمل کر لی۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، نے ارشاد فرمایا ”یہ سورت عذابِ قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔“[1]

(2) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے، وہ اپنی تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورت ”تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ“ ہے۔[2]

(3) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں ”سورۂ تبارک اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کر دے گی۔“[3]

(4) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں کتابُ اللہ میں ایک ایسی سورت پاتا ہوں جس

1... ترمذی، 4/407، حدیث: 2899. 2... ابوداؤد، 2/81، حدیث: 1400.
3... شعب الایمان، 2/494، حدیث: 2508.

کی تیس آیتیں ہیں۔جو شخص سوتے وقت اس کی تلاوت کرے گا تو اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی،اس کے تیس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے تیس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر اپنے پر پھیلا دیتا ہے اور وہ اس آدمی کے بیدار ہونے تک ہر چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے،وہ سورت ''مُجادلہ''(یعنی بحث کرنے والی) ہے جو اپنی تلاوت کرنے والے کے لئے قبر میں بحث کرتی ہے اور وہ سورت '' تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ'' ہے۔[1]

سورۂ ملک کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت، قرآن کی حقّانِیَّت، حشر و نشر اور قیامت کے دن اعمال کی جزاء و سزا کو انتہائی مُؤثّر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں :

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی عظمت،سلطنت اور قدرت کے بارے میں بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ زندگی اور موت کو پیدا کرنے سے مقصود لوگوں کے اعمال کی جانچ کرنا ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار بیان کئے گئے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں کسی طرح کا کوئی عیب نہیں،انہیں ستاروں سے مُزَیَّن کیا اور ان ستاروں کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھنے

---

[1]... مسند الفردوس،1/ 62،حدیث:179.

والے شیطانوں کو مارا جاتا ہے۔ نیز اس کی قدرت کے آثار میں سے یہ ہے کہ اس نے کافروں کے لئے جہنم کا دردناک عذاب تیار کیا ہے اور ایمان والوں کو مغفرت اور عظیم اجر کی بشارت دی ہے۔

(3) یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور پوشیدہ، کھلی ہوئی اور چھپی ہوئی ہر ہر بات کو جانتا ہے۔

(4) ان نعمتوں کو بیان کیا گیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں تاکہ وہ اس کی نعمت کو پہچان کر اس کا شکر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کریں۔

(5) کفارِ مکہ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی کہ آپ ان کے جھٹلانے کی وجہ سے غمزدہ نہ ہوں کیونکہ ان سے پہلے کافر بھی اپنے اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرتے تھے۔

(6) اس سورت کے آخر میں مؤمن اور کافر کا حال واضح کرنے کے لئے الٹا چلنے والے اور سیدھا چلنے والے کی ایک مثال بیان فرمائی گئی اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے والوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔

سورۂ قلم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ قلم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 52 آیتیں ہیں۔

"قلم" نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قلم کی قَسم ارشاد فرمائی، اس مناسبت سے اس کا نام "سورۂ قلم" رکھا گیا۔ اس سورت کا ایک نام "سورۂ نون" بھی ہے اور یہ نام اس سورت کی پہلی آیت کی ابتداء میں مذکور حرف "نٓ" کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورۂ قلم کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان اور ان کے عظیم مقام کو ظاہر فرمایا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) کافروں نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے انہیں مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے قلم اور اس کے لکھے ہوئے کی قَسم ذکر کر کے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کفار کے اس الزام کی نفی فرمائی، اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے انتہاء اجر و ثواب ملنے کی بشارت دے کر تسلی دی اور ان سے فرمایا کہ بیشک

1... خازن، 4/293.

تم عظمت و بزرگی والے اخلاق پر ہو، اس کے بعد مجموعی طور پر کفار کے 16 اور جس کافر نے گستاخی کی اس کے 10 عیب بیان کر کے اسے ذلیل ورُسوا کر دیا۔

(2) کفارِ مکہ کے سامنے ایک باغ والوں کی مثال بیان کی گئی کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور حقداروں کو ان کا حق نہ دینے کا عزم کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس باغ کو جلا کر خاکِسْتَر کر دیا، اور انہیں بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے تجاوُز کرے اور اس کے حکم کی مخالفت کرے تو اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی ایسی ہی سزا ہوتی ہے، لہٰذا وہ ہوش میں آئیں اور اپنا انجام خود سوچ لیں کہ دنیا کی سزا اتنی دردناک ہے تو آخرت کی سزا کیسی ہو گی۔

(3) یہ بتایا گیا کہ کافروں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ مسلمان اور کافر ایک جیسے ہیں اور اس دعوے پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

(4) حشر کے میدان میں کفار کی ذلت ورُسوائی بیان کی گئی اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے اور ہر حال میں حکمِ الٰہی کے انتظار و پیروی کرنے کی تلقین کی گئی اور اسی سلسلے میں حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(5) اس سورت کے آخر میں کفار کے حسد و عناد کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ سیِّد المرسَلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کیلئے شرف کا باعث ہیں تو ان کی طرف جنون کی نسبت کس طرح کی جاسکتی ہے۔

سورۂ حاقہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ حاقہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ [1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 52 آیتیں ہیں۔

’’حاقہ‘‘ نام رکھنے کی وجہ:

حاقہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اوراس کا معنی ہے یقینی طور پر واقع ہونے والی، اور چونکہ اس سورت کو اسی نام کے سوال کے ساتھ شروع کیا گیا ہے اس لئے اسے ’’سورۂ حاقہ‘‘ کہتے ہیں۔

سورۂ حاقہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ قرآنِ مجید اللہ تعالٰی کا کلام ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کفار کے تمام الزامات سے بَری ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے اور اس کی دہشت، ہَولناکی اور شدّت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

(2) کفارِ مکہ کو نصیحت کرنے کے لئے قومِ عاد اور قومِ ثمود کا دردناک انجام بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ وہ دیگر جرائم کے علاوہ دلوں کو دہلا دینے والی قیامت کو بھی جھٹلاتے

---

1 ... خازن، 4/301.

تھے، نیز فرعون اور اس سے پہلے الٹنے والی بستیوں کا ذکر کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا۔

(3) یہ بتایا گیا کہ جو لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے انہیں اللہ تعالیٰ نے کشتی میں سوار کر کے طوفان کے عذاب سے بچا لیا اور نسلِ انسانی کو باقی رکھا۔

(4) قیامت کی چند ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور سعادت مندوں اور بدبختوں کا حال بیان کیا گیا۔

(5) اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر بتایا کہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی وحی ہے کسی شاعر کا کلام یا کاہِن کا قول نہیں ہے۔

(6) اس سورت کے آخر میں دلیل کے ساتھ بیان کیا گیا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سچے رسول ہیں۔

سورۂ معارِج کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ معارج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2رکوع اور 44 آیتیں ہیں۔

"معارِج" نام رکھنے کی وجہ:

معارج کا معنی ہے بلندیاں اوراس سورت کی تیسری آیت میں مذکور لفظ "اَلْمَعَارِجْ" کی مناسبت سے اس کا نام "سورۂ معارج" رکھا گیا ہے۔

سورۂ معارج کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، جزاء اور حساب کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور عذابِ جہنم کی کَیفِیَّت بتائی گئی ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ کفارِ مکہ جس عذاب کا مذاق اُڑاتے ہیں اور اس کے جلد نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں وہ عذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر واقع ہونے والا ہے اور اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

(2) حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(3) قیامت، جہنم اور اس کے عذاب کی ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور کافروں کا

اُخروی حال بتایا گیا۔

(4) یہ بتایا گیا کہ عام انسان کا حال یہ ہے کہ جب اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو وہ اس پر صبر نہیں کرتا اور جب اسے مال ملتا ہے تو وہ اسے اللہ تعالٰی کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔

(5) مسلمانوں کے 8 وہ اوصاف بیان کئے گئے جن کی وجہ سے وہ مشرکین سے ممتاز ہیں۔

(6) اس سورت کے آخر میں کفارِ مکہ کی سَرزَنِش کی گئی اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے ان کے سامنے کفار کا اُخروی انجام بیان کیا گیا۔

سورۂ نوح کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ نوح مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2رکوع اور 28 آیتیں ہیں۔

”نوح“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں چونکہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ نوح“ کہتے ہیں۔

سورۂ نوح کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا اور انہوں نے اپنی قوم کو بُت پرستی چھوڑنے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دی، ان کے سامنے اُس کی قدرت اور وحدانیت کے دلائل بیان کئے، نافرمانی کرنے پر اس کے غضب اور عذاب سے ڈرایا لیکن انہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب 900 سال سے زیادہ عرصے تک دعوت دیتے رہنے کے باوجود قوم اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی عرض کی اور کافروں کی تباہی و بربادی کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے کفار پر طوفان کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈبو کر ہلاک کر دیئے گئے۔

---

[1]... خازن، 4/311.

سورۂ جن کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ جن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2رکوع اور 28 آیتیں ہیں۔

”جن“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں چونکہ جِنّات کے اَحوال اور ان کے اَقوال ذکر کئے گئے ہیں اس مناسبت سے اس کا نام ”سورۂ جن“ رکھا گیا۔

سورۂ جن کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں جِنّات سے متعلق حقائق کی خبر دی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بیان فرمایا گیا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اقدس سے قرآنِ مجید کی تلاوت سن کر جِنّات کا ایک گروہ ان پر ایمان لے آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کیا اور یہ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ بیوی اور اولاد سے پاک ہے۔

(2) جِنّات کا انسانوں کے متعلق گمان اور ان کے ساتھ تعلق بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جِنّات فرشتوں کی باتیں چوری چُھپے سننے کے لئے آسمانوں کی طرف جاتے تھے اور سیّد المرسَلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد آسمانوں پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔

1... جلالین، ص475.

(3) جِنّات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ان میں بھی انسانوں کی طرح متعدد فرقے ہیں اور ان میں مسلمان اور کافر، نیک اور بد ہر طرح کے جِنّات ہیں۔

(4) مسلمانوں کو وسیع رزق دیئے جانے کی حکمت بیان کی گئی اور یہ فرمایا گیا کہ جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا۔

(5) مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں لہٰذا ان میں صرف اسی کی عبادت کی جائے۔

(6) آخر میں یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی طرف جو وحی نازل فرماتا ہے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

جِنّات اور فرشتوں کے بارے میں عقائد:

اس سورت میں چونکہ جِنّات کا ذکر ہے، اس مناسبت سے یہاں ہم جِنّات کے بارے میں مسلمانوں کے چند عقائد ذکر کرتے ہیں۔

(1) جِنّات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اِن میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، اِن کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، اِن کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح عقل والے اور اَرواح واَجسام والے ہیں، اِن میں اولاد پیدا ہونا اور نسل چلنا ہوتا ہے، یہ کھاتے، پیتے، جیتے اور مرتے ہیں۔

(2) جِنّات میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، مگر کافر جِنّات انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں، اور اِن میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سُنّی بھی ہیں، بدمذہب بھی، اور اِن میں فاسقوں کی تعداد انسان کی بہ نسبت زیادہ ہے۔

(3) اِن کے وجود کا انکار کرنا یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔[1]

نیز جس طرح جِنّات انسان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اسی طرح فرشتے بھی انسان کی نگاہوں سے اوجھل ہیں، اس لئے یہاں فرشتوں سے متعلق بھی مسلمانوں کے چند عقائد ملاحظہ ہوں:

(1) فرشتے نوری اَجسام ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے اور کبھی دوسری شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

(2) فرشتے وہی کرتے ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے اور وہ جان بوجھ کر، یا بھول کر، یا غلطی سے، الغرض کسی بھی طرح وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم بندے ہیں اور ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں۔

(3) فرشتے نہ مرد ہیں، نہ عورت۔

(4) فرشتوں کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے۔

(5) فرشتوں کی تعداد وہی جانتا جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور اُس کے بتانے سے اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی جانتے ہیں۔

(6) کسی فرشتے کے ساتھ ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے، جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا ناپسندیدہ شخص کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ مَلَکُ الموت یا عزرائیل آگیا، یہ بات کلمۂ کُفر کے قریب ہے۔

(7) فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ فرشتہ صرف نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔[2]

1... بہار شریعت، 1/96-97، ملخصاً. 2... بہار شریعت، 1/90، 93-95، ملخصاً.

سورۂ مزمل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مزمل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2رکوع اور 20 آیتیں ہیں۔

''مزمل'' نام رکھنے کی وجہ:

مزمل کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ''یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ'' فرما کر ندا کی ہے، اس مناسبت سے اسے ''سورۂ مزمل'' کہتے ہیں۔

سورۂ مزمل کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت، وظائف اور اَذکار سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑے لطف و کرم والے انداز میں خطاب فرمایا اور انہیں رات کے کچھ حصے میں اپنی عبادت کرنے، خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دیا اور انہیں بتایا کہ ہم عنقریب آپ پر ایک انتہائی عظمت، جلالت اور قدر والا کلام نازل فرمائیں گے۔

(2) یہ بتایا گیا کہ دن کے مقابلے میں رات کے وقت عبادت کرنے میں زیادہ

1... خازن، 4/320.

دل جمعی حاصل ہوتی ہے۔

(3)کافروں کی گستاخیوں پر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے کی تلقین کی گئی اور آپ سے فرمایا گیا کہ جو لوگ آپ کو اور قرآنِ مجید کو جھٹلا رہے ہیں آپ کی طرف سے انہیں اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

(4) قیامت کے دن کفار کے عذاب کی کَیفِیَّت بیان کی گئی اور کفارِ مکہ کو بتایا گیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف رسول بھیجے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھی ایک رسول بھیجے جو تم پر گواہ ہیں اور اگر تم بھی ان کی نافرمانی کرتے رہے تو تمہیں فرعون سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا کیا جاسکتا ہے۔

(5)یہ بتایا گیا کہ دنیاو آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے۔

(6)اس سورت کے آخر میں امت سے تہجد کی فرضیت منسوخ کر دی گئی اور عبادت کے معاملے میں آسانی فرمادی گئی۔

سورۂ مدثر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مدثر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 56 آیتیں ہیں۔

"مدثر" نام رکھنے کی وجہ:

مدثر کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس وصف سے مُخاطَب کیا گیا اس مناسبت سے اسے "سورۂ مدثر" کہتے ہیں۔

سورۂ مدثر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا، مشرک سرداروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا اور جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتدائی آیات میں تبلیغِ دین کے حوالے سے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت فرمائی گئی اور کافروں کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(2) قیامت کے دن کی ہَولناکی اور ولید بن مغیرہ مخزومی کی مذمت بیان کی گئی اور اس کے دردناک انجام کے بارے میں بتایا گیا۔

---

1 ...خازن، 4/326.

(3) جہنم کے اَوصاف بیان کئے گئے اور اس کے محافظوں کی تعداد بیان کی گئی۔

(4) چاند، رات اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا کہ دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔

(5) یہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، نیز جنتیوں اور جہنمیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو بیان کی گئی۔

(6) مشرکین کی نادانی اور بیوقوفی بیان کی گئی کہ جس طرح شیر سے خوفزدہ ہو کر گدھا بھاگتا ہے اسی طرح یہ لوگ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاوتِ قرآن سن کر ان سے بھاگتے ہیں۔

(7) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قرآنِ مجید عظیم نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔

سورۂ قیامہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ قیامہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2رکوع اور 40 آیتیں ہیں۔

''قیامہ ''نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی قَسم ارشاد فرمائی ہے، اس مناسبت سے اسے ''سورۂ قیامہ '' کہتے ہیں۔

سورۂ قیامہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت قائم ہونے پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور قیامت کا انکار کرنے والوں کے شُبہات کا جواب دیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے دن اور نفسِ لَوّامَہ کی قَسم ذکر کرکے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں کا رد کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت بیان کی گئی۔

(2) قیامت کے دن کی نشانیاں بیان کی گئیں کہ اس دن کی ہَولناکی دیکھ کر آنکھ دہشت اور حیرت زَدہ ہو جائے گی، چاند تاریک ہو جائے گا اور سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا۔

1... خازن، 4/332.

(3) یہ بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے اگلے پچھلے، اچھے برے سب عمل بتا دیئے جائیں گے اور اگر اس نے کوئی معذرت پیش کی تو وہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(4) اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا کہ آپ یاد کرنے کی جلدی میں قرآنِ مجید نازل ہونے کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اسے جمع کرنا، اسے پڑھنا اور اس کے معانی و اَحکام کو بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

(5) دنیا سے محبت رکھنے اور اسے آخرت پر ترجیح دینے کی مذمت بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ دو طرح کے ہوں گے، بعض کے چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے اور وہ اپنے رب کے نظارے کر رہے ہوں گے جبکہ بعض کے چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے اور قیامت کے اَحوال دیکھ کر انہیں یقین ہو جائے گا کہ اب ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا سلوک کیا جائے گا۔

(6) نَزع کی سختیاں اور ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن بندوں کو رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہی چلنا ہوگا اور وہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

(7) اس سورت کے آخر میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی دلیل بیان فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ جس نے پہلی بار پیدا کر دیا تو وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

سورۂ دَہر کا تعارف

مقامِ نزول:

امام مجاہد، حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اور جمہور مفسرین کے نزدیک سورۂ دَہر مدینہ مُنَوَّرہ میں نازل ہوئی ہے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ سورت مکہ مُکَرَّمَہ میں نازل ہوئی ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سورت کی کچھ آیتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہیں اور کچھ آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2رکوع اور 31 آیتیں ہیں۔

”دَہر“ نام رکھنے کی وجہ:

لمبے زمانے کو عربی میں دہر کہتے ہیں، نیز سورۂ دہر کا ایک نام ”سورۂ انسان“ بھی ہے اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورۂ دَہر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں آخرت کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کے شروع میں انسان کی تخلیق کی ابتداء کے بارے میں بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ اس کا امتحان لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا ہے۔

(2) انسانوں کی دو قسمیں بیان کی گئیں کہ بعض انسان شکر گزار ہیں اور بعض ناشکرے

1... خازن، 4/337.

ہیں، شکر کرنے والوں کی جزاء جنت ہے اور ناشکری کرنے والوں کی سزا جہنم ہے۔

(3) نیک مسلمانوں کی جزاء جنت کے اَوصاف بیان کئے گئے اور ان کے وہ اعمال بتائے گئے جس کی وجہ سے وہ اس جزاء کے مستحق ہوئے۔

(4) یہ بتایا گیا کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآنِ مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا نیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفّار کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(5) دنیا کی فانی نعمتوں سے محبت کرنے اور آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کو ترک کرنے کی مذمت اور کفر و عناد پر وعید بیان کی گئی۔

(6) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قرآنِ مجید تمام انسانوں کے لئے نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راہ اختیار کرے۔

سورۂ مرسلات کا تعارُف

مقامِ نزول:

سورۂ مُرسَلات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 50 آیتیں ہیں۔

''مرسلات'' نام رکھنے کی وجہ:

جنہیں لگاتار بھیجا جائے انہیں عربی میں مُرسَلات کہتے ہیں جیسے ہوائیں، فرشتے اور گھوڑے وغیرہ، اور اس سورت کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ''وَالْمُرْسَلٰتِ'' کی مناسبت سے اسے ''سورۂ مرسلات'' کہتے ہیں۔

سورۂ مرسلات سے متعلق اَحادیث:

(1) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک غار میں تھے، اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سورۂ وَالْمُرْسَلَات نازل ہوئی، ہم نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منہ سے (سن کر) اس سورت کو یاد کیا اور حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دہنِ اقدس اس سورت کی تلاوت سے تر تھا کہ اچانک ایک سانپ نکل آیا، نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس سانپ کو مار دو۔ ہم اس کو مارنے کیلئے لپکے تو وہ بھاگ گیا۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچایا گیا جس طرح تمہیں اس کے شر سے بچایا گیا۔[2]

1... خازن، 4 / 343 2 .... بخاری، 3 / 370، حدیث: 4931

علامہ سلیمان جمل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ غار مِنیٰ میں غارِ وَالْمُرْسَلَات کے نام سے مشہور ہے۔ (1)

(2) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: (میری والدہ) اُمِّ فضل نے مجھے "وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا" پڑھتے ہوئے سنا تو کہا: اے میرے بیٹے! تم نے اپنی تلاوت کے ذریعے مجھے یہ سورت یاد کروادی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی جسے آپ نمازِ مغرب میں پڑھا کرتے۔ (2)

سورۂ مُرسَلات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بعدِ موت دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا اور آخرت کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتداء میں پانچ صفات کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ قیامت ضرور واقع ہو گی اور اس دن کافروں کو جہنم کا عذاب ضرور ہو گا، پھر قیامت قائم ہوتے وقت کی چند علامات بیان کی گئیں۔

(2) سابقہ امتوں کی ہلاکت کے بارے میں بتایا گیا اور تخلیق انسانی کے مراحل بیان کرکے مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی دلیل بیان فرمائی گئی۔

(3) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنے والوں کو اس کے عذاب سے ڈرایا گیا اور قیامت کے دن کافروں کے عذاب کی کیفیت اور اہلِ ایمان کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا۔

(4) اس سورت کے آخر میں کفار کے بعض اعمال پر ان کی سرزَنش کی گئی اور فرمایا گیا کہ کافر اگر قرآنِ مجید پر ایمان نہ لائے تو پھر کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔

1... جمل، 8/200 2... بخاری، 1/270، حدیث: 763.

سورۂ نبا کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ نَبا مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 40 آیتیں ہیں۔

”نبا“ نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں خبر کو ”نَبا“ کہتے ہیں اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے جس کی مناسبت سے اسے **”سورۂ نبا“** کہتے ہیں۔ نیز اس سورت کو **”سورۂ تَساؤل“** اور **”سورۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ“** بھی کہتے ہیں، اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورۂ نبا کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مختلف دلائل سے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتداء میں قیامت کے بارے میں مشرکین کی باہمی گفتگو کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت قائم ہونے کی خبر دے کر اس کے واقع ہونے پر دلائل بیان کئے گئے۔

(2) قدرتِ الٰہی کے چند آثار بتا کر بعدِ موت دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل بیان ہوئے۔

(3) دوبارہ زندہ کئے جانے اور مخلوق کے درمیان فیصلہ کئے جانے کا وقت بتایا گیا۔

(4) آخر میں بتایا گیا کہ جہنم کافروں کے انتظار میں ہے اور اس کے بعد کافروں کے عذاب کی مختلف اَقسام اور نیک مسلمانوں کے ثواب کی مختلف اَنواع بیان کی گئیں۔

1... خازن، 4/345.

سورۂ نازعات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ نازعات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 46 آیتیں ہیں۔

"نازعات" نام رکھنے کی وجہ:

اُن فرشتوں کو نازعات کہتے ہیں جو انسانوں کی روحیں قبض کرتے ہیں اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے **"سورۂ نازعات"** کہتے ہیں۔

سورۂ نازعات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید، نبوت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں مختلف خدمات پر مامور فرشتوں کی قسم ذکر کرکے بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافروں کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(2) قیامت کے دن کی ہَولناکی اور دہشت سے کفار کا جو حال ہوگا وہ بیان کیا گیا۔

(3) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے میں کفار کے اَقوال بیان کئے گئے اور ان کفار کا رد کیا گیا۔

---

1 ... خازن، 4/349.

(4) عبرت اور نصیحت کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا کہ کس طرح اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے معرکہ آرائی کی اور اس کا انجام کیا ہوا۔

(5) مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں سے خطاب فرمایا گیا اور بعض محسوس دلائل بیان کر کے اس چیز پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے۔

(6) یہ بتایا گیا کہ آخرت میں انسان کو اعمال نامے دیکھ کر اپنے تمام دُنیَوی اچھے برے اعمال یاد آجائیں گے اور جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے اپنے نفس کو خواہش کی پیروی کرنے سے روکا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

(7) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو کافر قیامت قائم ہونے کے وقت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں انہیں وہ وقت بتانا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری صرف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا ہے اور کافر جب اس قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہَولناکی اور دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت ہی بھول جائیں گے۔

سورۂ عبس کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ عبس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 42 آیتیں ہیں۔

”عبس“ نام رکھنے کی وجہ:

عبس کا معنی ہے تیوری چڑھانا اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ عبس“ کہتے ہیں۔

سورۂ عبس کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کے بارے میں بیان کیا گیا اور اَخلاقیات کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے کہ لوگوں کے درمیان ان کے بنیادی حقوق میں مساوات رکھی جائے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان ظاہر فرمائی اور ان کے ایک عاشق حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا واقعہ بیان فرمایا۔

(2) یہ بتایا گیا کہ قرآنِ مجید کی آیات تمام مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور جو چاہے ان

1... خازن، 4/352.

سے نصیحت حاصل کرے اور جو چاہے ان سے اِعراض کرے۔ نیز ان آیات کی عظمت و شان بیان کی گئی۔

(3) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے پر کفار کی سرزنش کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت وقدرت کے دلائل بیان کئے گئے۔

(4) اس سورت کے آخر میں قیامت کے دہشت ناک مَناظِر بیان فرمائے گئے نیز نیک مسلمانوں کا ثواب اور کافروں، فاجروں کا عذاب بیان کیا گیا۔

سورۂ تکویر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ تکویر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 29 آیتیں ہیں۔

”تکویر“ نام رکھنے کی وجہ:

تکویر کا معنی ہے لپیٹنا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ”کُوِّرَتْ“ سے ماخوذ ہے۔

سورۂ تکویر کے بارے میں حدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورۂ اِذَاالشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَاالسَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔[2]

سورۂ تکویر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں اور قرآنِ مجید کے اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کو ثابت کیا گیا ہے، اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

---

[1] ... خازن، 4/355. [2] ... ترمذی، 5/220، حدیث: 3344.

(1) اس سورت کی ابتدائی 13 آیات میں قیامت کے چند ہَولناک اُمور بیان کر کے فرمایا گیا کہ جب یہ چیزیں واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ہے۔

(2) الٹے اور سیدھے چلنے والوں، ستاروں، رات کے آخری حصے اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ بیشک قرآنِ مجید عزت والے رسول حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کا پہنچایا ہوا کلام ہے، نیز حضرت جبر ئیل عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بیان کی گئی۔

(3) حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن مجید پر کئے گئے کفار کے اعتراضات کا جواب دیا اور یہ بتایا گیا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہیں اور قرآن مجید سب جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

سورۂ اِنفطار کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ اِنفطار مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

''اِنفطار'' نام رکھنے کی وجہ:

اِنفطار کا معنی ہے پھٹ جانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ''اِنْفَطَرَتْ'' سے ماخوذ ہے۔

سورۂ اِنفطار کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی علامات بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی ہیبت ناک تبدیلیاں بیان کرکے فرمایا گیا کہ اس وقت ہر جان کو وہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو اس نے پیچھے چھوڑا۔

(2) انسان کو عطا کی جانے والی نعمتیں بیان کرکے اسے جھنجوڑا گیا کہ کس چیز نے تجھے اپنے کرم والے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا اور تو نے اس کی نافرمانی شروع کر دی۔

1... خازن، 4/358.

(3) یہ بتایا گیا کہ ہر انسان پر کراماً کاتبین دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اَعمال اور اَقوال کے نگہبان ہیں اور وہ اس کے تمام اعمال جانتے ہیں۔

(4) اس سورت کے آخر میں نیکوں اور بدکاروں کا انجام بیان کیا گیا اور قیامت کے دن کے احوال بیان کئے گئے۔

سورۂ مُطَفِّفِین کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مُطَفِّفِین کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت ہجرت کے زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 36 آیتیں ہیں۔

”مُطَفِّفِیْنَ“ نام رکھنے کی وجہ:

مُطَفِّفِیْنَ کا معنی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اسی مناسبت سے اسے ”سورۂ مُطَفِّفِیْن“ کہتے ہیں۔

سورۂ مُطَفِّفِیْنَ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت فرمائی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں ناپ تول میں کمی کرنے کے بارے میں شدید وعید بیان کی گئی۔

(2) یہ بتایا گیا کہ کافروں کا اعمال نامہ سب سے نیچی جگہ سِجِّین میں لکھا ہوا ہے اور

1... خازن، 4/359.

جس دن وہ اعمال نامہ نکالا جائے گا تو اس دن قیامت کے منکروں کے لئے خرابی ہے۔ نیز یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو سرکش اور گناہگار ہے۔

(3) جو کافر قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی کہانیوں پر مشتمل کتاب کہتے تھے ان کا رد کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جس طرح وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کرنے سے محروم رہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے سے محروم رہیں گے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

(4) نیک لوگوں کے نامۂ اعمال کی جگہ اور ان کی جزاء بیان کی گئی۔

(5) اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ دنیا میں جو کافر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور ان پر ہنستے تھے، قیامت کے دن ان کی رسوائی اور دردناک انجام دیکھ کر مسلمان ان پر ہنسیں گے۔

سورۂ اِنشقاق کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ اِنشقاق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 25 آیتیں ہیں۔

”اِنشقاق“ نام رکھنے کی وجہ:

اِنشقاق کا معنی ہے پھٹنا، اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں موجود لفظ ”اِنْشَقَّتْ“ سے ماخوذ ہے۔

سورۂ اِنشقاق کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی بعض تبدیلیاں بیان کی گئیں۔

(2) یہ بتایا گیا کہ ہر انسان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب ضرور دے گا اور اپنے اعمال کے مطابق جزاء یا سزا پائے گا۔

(3) یہ بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو ان سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے جنتی گھر والوں کی طرف خوشی

---

1 ... خازن، 4/363.

خوشی لوٹے گا اور جنہیں اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے موت مانگیں گے اور انہیں جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(4) شَفَق، رات اور چاند کی قسم ذکر کر کے فرمایا گیا کہ قیامت کے دن مشرکین ہَولناک اُمور اور مشکل ترین اَحوال کا سامنا کریں گے۔

(5) اس سورت کے آخر میں کفار و مشرکین اور مُلحدوں وغیرہ کی ایمان قبول نہ کرنے پر سرزَنِش کی گئی اور دردناک عذاب سے ڈرایا گیا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو انہیں دائمی ثواب کا مُژدہ سنایا گیا۔

سورۂ بُروج کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ بُروج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 22 آیتیں ہیں۔

”بروج“ نام رکھنے کی وجہ:

ستاروں کی منزلوں کو بُروج کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالٰی نے بُرجوں والے آسمان کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ بروج“ کے نام سے مَوسوم کیا گیا ہے۔

سورۂ بروج سے متعلق دو اَحادیث:

(1) حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظہر اور عصر کی نماز میں ”وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ“۔ ”وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ“ اور ان دونوں جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔[2]

(2) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ عشاء کی نماز میں وہ (چار) سورتیں تلاوت کی جائیں جن کے شروع میں آسمان کا ذکر ہے۔[3]

سورۂ بُروج کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں سابقہ امتوں کے احوال بیان کر کے

1... خازن، 4/364. 2... ابو داوٗد، 1/309، حدیث: 805. 3... مسند امام احمد، 3/217، حدیث: 8341.

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر تسلی دی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتدائی آیات میں آسمان، قیامت کے دن، جمعہ اور عرفہ کے دن کی قسمیں ذکر کر کے فرمایا گیا کہ کفارِ قریش بھی اسی طرح ملعون ہیں جس طرح بھڑکتی آگ والی کھائی والوں پر لعنت کی گئی تھی۔

(2) سابقہ امتوں جیسے اصحابُ الاُخدود، فرعون اور ثمود کے واقعات بیان کئے گئے اور انہی واقعات کے ضمن میں بتایا گیا کہ جنہوں نے مسلمان مَردوں اور عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا اور وہ حالتِ کفر میں مر گئے تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔

(3) یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ظالم کی پکڑ فرماتا ہے تو اس کی پکڑ بہت شدید ہوتی ہے اور وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور نیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے، عزت والے عرش کا مالک اور ہمیشہ جو چاہے کرنے والا ہے۔

(4) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفارِ مکہ سابقہ امتوں کے انجام سے نصیحت حاصل کرنے کی بجائے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآنِ مجید کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں، قرآن کو شاعری اور کہانت کی کتاب کہتے ہیں حالانکہ وہ تو بہت بزرگی والا قرآن ہے اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

سورۂ طارق کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ طارق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 17 آیتیں ہیں۔

"طارق" نام رکھنے کی وجہ:

اُس ستارے کو طارق کہتے ہیں جو رات میں خوب چمکتا ہے نیز رات میں آنے والے شخص کو بھی طارق کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالٰی نے اس ستارے کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس لئے اسے "سورۂ طارق" کہتے ہیں۔

سورۂ طارق سے متعلق دو اَحادیث:

(1) حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مغرب کی نماز پڑھائی تو اس میں سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء کی تلاوت کی، (جب حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات معلوم ہوئی) تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم لوگوں کو فتنے میں ڈال رہے ہو! کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ تم (نماز میں) " وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ"، "وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا " (اور ان کی مثل اور سورتیں) پڑھو۔[2]

(2) حضرت خالد عدوانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قبیلہ ثقیف کے بازار میں دیکھا کہ آپ ایک لاٹھی کے سہارے کھڑے ہوئے تھے، جب آپ ثقیف والوں کے پاس مدد طلب کرنے آئے تو میں نے انہیں " وَالسَّمَآءِ

1... خازن، 4/368. 2... سنن الکبری للنسائی، 6/512، حدیث: 11664.

وَ الطَّارِقِ“ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا یہاں تک کہ آپ نے یہ سورت ختم فرمالی۔ میں نے اس سورت کو دورِ جاہلیَّت میں یاد رکھا پھر اسلام قبول کرنے کے بعد اسے پڑھا۔[1]

سورۂ طارق کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، حشر و نشر اور حساب و جزاء پر ایمان لانے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں آسمان اور رات کے وقت خوب چمکنے والے ستارے کی قسم کھا کر یہ فرمایا گیا ہے کہ ہر انسان پر حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہے۔

(2) انسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا گیا تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ پہلی بار پیدا کرنے والا رب تعالیٰ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔

(3) یہ بتایا گیا کہ جب قیامت کے دن عقائد، اعمال اور نیتیں ظاہر کر دی جائیں گی تو اس وقت مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے کے پاس کوئی طاقت اور کوئی مددگار نہ ہو گا جو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکے۔

(4) آسمان اور زمین کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا گیا کہ قرآنِ مجید کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں بلکہ یہ حق اور باطل میں فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔

(5) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہے جس کی انہیں خبر نہیں۔

1... مسند امام احمد، 7/8، حدیث: 18980.

سورۂ اعلیٰ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ اعلیٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

"اعلیٰ" نام رکھنے کی وجہ:

اعلیٰ کا معنی ہے سب سے بلند، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اسی مناسبت سے اسے "سورۂ اعلیٰ" کہتے ہیں۔

سورۂ اعلیٰ سے متعلق 3 اَحادیث:

(1) حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جمعہ کی نماز میں " سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى " اور " هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ " پڑھا کرتے تھے اور جب عید جمعہ کے دن ہوتی تو دونوں نمازوں میں ان سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔[2]

(2) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر کی پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى" دوسری رکعت میں " قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور تیسری رکعت میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ " پڑھا کرتے تھے۔[3]

(3) حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

❶... خازن، 4/369 . ❷... مسلم، ص435، حدیث:62(878). ❸... ترمذی، 2/10، حدیث:462.

وَسَلَّم اس سورت "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى" سے محبت فرماتے تھے۔[1]

سورۂ اعلیٰ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اوراس کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں ہر نقص و عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت، وحدانیّت اور علم و حکمت پر دلالت کرنے والے آثار ذکر کئے گئے۔

(2) یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے قرآنِ مجید یاد کرنا آسان کر دیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے کبھی نہیں بھولیں گے۔

(3) حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا کہ آپ قرآنِ مجید کے ذریعے نصیحت فرمائیں اور یہ بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے وہ نصیحت مانے گا اور جو بڑا بدبخت ہے وہ آپ کی نصیحت قبول کرنے سے دور ہٹے گا۔

(4) یہ فرمایا گیا کہ جس نے خود کو پاک کر لیا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نماز ادا کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح نہ دی تو وہ کامیاب ہو گیا۔

(5) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ خود کو پاک کرنے والوں کا اپنی مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا قرآنِ مجید سے پہلے نازل ہونے والے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔

1... مسند امام احمد، 1/206، حدیث: 742.

سورۂ غاشیہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ غاشیہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 26 آیتیں ہیں۔

”غاشیہ“ نام رکھنے کی وجہ:

غاشیہ کا معنی ہے چھا جانے والی چیز، اور اس کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اسی مناسبت سے اسے ”سورۂ غاشیہ“ کہتے ہیں۔

سورۂ غاشیہ سے متعلق حدیث:

حضرت ضحاک بن قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف خط لکھ کر پوچھا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کے ساتھ کونسی سورت کی تلاوت فرماتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں ”هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ“ کی تلاوت فرماتے تھے۔[2]

سورۂ غاشیہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس کی ابتداء میں قیامت کی ہَولناکیاں، کفار کی بد بختی، مسلمانوں کی خوش

1... خازن، 4/371. 2... ابن ماجہ، 2/24، حدیث: 1119.

بختی، اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

(2) اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، قدرت اور علم و حکمت پر اونٹ کی تخلیق، آسمان کی بلندی، پہاڑوں کو زمین میں نَصب کرنے اور زمین کو بچھانے کے ذریعے اِستدلال کیا گیا ہے۔

(3) اس سورت کے آخر میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ آپ کی ذمہ داری صرف نصیحت کر دینا ہے کسی کو مسلمان کر کے ہی چھوڑنا آپ کی ذمہ داری نہیں اور یہ بتایا گیا کہ جو کفر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بڑا عذاب دے گا اور قیامت کے دن سب لوگ حساب اور جزاء کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

سورۂ فجر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ فجر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

”فجر“ نام رکھنے کی وجہ:

فجر کا معنی ہے صبح، اور اس سورت کی پہلی آیت میں فجر کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ”سورۂ فجر“ کہتے ہیں۔

سورۂ فجر کے مضامین:

اس سورۂ مبارکہ کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں پانچ عظمت والی اَشیاء کی قسم بیان کرکے کفار کو سمجھایا گیا ہے اور سمجھانے کے لئے گزشتہ اَقوام کا اپنی قوت و طاقت کے باوجود عذابِ الٰہی کا شکار ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) غافلوں کی غفلت، ان کی فطرت اور کردار کا بیان ہے۔

(2) برائیوں کی جڑ یعنی مال کی محبت اور اس کے اثرات کا تذکرہ ہے۔

(3) پھر قیامت کی ہَولناکیوں اور عذابِ الٰہی کی شدّت کا بیان ہے۔

(4) آخر میں مخلصین و مومنین کے انعام واکرام کا ذکر ہے۔

سورۂ بلد کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ بلد مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 20 آیتیں ہیں۔

"بلد" نام رکھنے کی وجہ:

بلد کا معنی ہے شہر، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر مکہ کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے "**سورۂ بلد**" کہتے ہیں۔

سورۂ بلد کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کی سعادت اور بد بختی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے شہرِ مکہ کی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قسم ذکر کر کے فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ہے۔

(2) بری جگہ اور بری نیت سے مال خرچ کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

1... خازن، 4/379.

(3) یہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ دیئے ہیں اور اس کے سامنے اچھائی اور برائی دونوں کے راستے واضح کر دیئے ہیں اب اسے اختیار ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے اپنے لئے جس راستے کو چاہے چن لے۔

(4) اس سورت کے آخر میں مال خرچ کرنے کے مَصارف بیان کئے گئے اور یہ بتایا گیا کہ ان جگہوں پر مال خرچ کرنے والا اگر ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں تو وہ عرش کی دائیں جانب ہوں گے اور ان کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، نیز یہ بیان کیا گیا کہ کافروں کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا اور ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہو گی۔

سورۂ شمس کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ شمس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 15 آیتیں ہیں۔

''شمس'' نام رکھنے کی وجہ:

سورج کو عربی میں شمس کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں سورج کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ''سورۂ شمس'' کہتے ہیں۔

سورۂ شمس سے متعلق اَحادیث:

(1) حضرت بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشاء کی نماز میں '' وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا '' اور اس کے مشابہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔[2]

(2) حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں فجر کی نماز پڑھائی تو اس میں '' وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا '' اور '' وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ '' کی تلاوت فرمائی۔[3]

سورۂ شمس کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون لوگوں کو نیک اعمال کرنے کی ترغیب دینا اور گناہ کرنے سے ڈرانا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

1... خازن، 4/381. 2... ترمذی، 1/333، حدیث: 309. 3... معجم کبیر، 2/231، حدیث: 1958.

(1)اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند، دن، رات، آسمان، زمین، انسانوں کے نفس اور اپنی ذات کی قسم ذکر کرکے فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہوگیا۔

(2)کفارِ مکہ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کا حال بیان کیا تاکہ ان پر واضح ہو جائے کہ جس طرح حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے تو اسی طرح سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انہیں بھی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔

Go To Index

سورۂ لَیل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ لَیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 21 آیتیں ہیں۔

"لَیل" نام رکھنے کی وجہ:

رات کو عربی میں لَیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ لَیل" کہتے ہیں۔

سورۂ لیل سے متعلق حدیث:

حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظہر کی نماز میں "وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی" پڑھا کرتے تھے۔ (1)

سورۂ لَیل کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے عمل اور آخرت میں اس کی جزاء کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتدائی آیات میں رات، دن اور مذکر و مُؤنّث کو پیدا کرنے والے رب تعالیٰ کی قَسم ذکر کرکے ارشاد فرمایا گیا کہ اے لوگو! بیشک تمہارے اعمال جدا گانہ ہیں کہ کوئی جنت کے لئے عمل کرتا ہے اور کوئی جہنم کے لئے عمل کرتا ہے۔

---

(1)... نسائی، ص170، حدیث:977.

(2) اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے، ممنوع و حرام کاموں سے بچنے والے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے والے کی فضیلت بیان کی گئی اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والے، ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی ہے۔

(3) یہ بتایا گیا کہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے اور وہی دنیا و آخرت کا مالک ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ نے نارِ جہنم کے عذاب سے ڈرایا اور بتایا کہ یہ عذاب اسے ملے گا جس نے قرآنِ مجید اور حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کیا۔

(5) اس سورت کے آخر میں یہ بیان کیا گیا کہ جس نے کسی کا بدلہ اتارنے اور ریاکاری و نمائش کے طور پر مال خرچ نہیں کیا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی حاصل کرنے کے ارادے سے مال خرچ کیا تو اِسے اُس آگ سے دور رکھا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بے پناہ انعامات پر خوش ہو جائے گا۔ ان آیات کے مِصداق حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں۔

سورۂ وَالضُّحٰی کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ وَالضُّحٰی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

"وَالضُّحٰی" نام رکھنے کی وجہ:

چاشت کے وقت کو عربی میں "ضُحٰی" کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے چاشت کے وقت کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے "سورۃ وَالضُّحٰی" کہتے ہیں۔

سورۂ وَالضُّحٰی کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شخصیت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے چڑھتے دن اور رات کی قسم ذکر کر کے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کئے گئے کفار کے اعتراض کا جواب دیا۔

(2) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ آپ کے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(3) حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن میں اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعامات فرمائے وہ بیان کئے گئے۔

(4) اس سورت کے آخر میں یتیم پر سختی کرنے اور سائل کو جھڑکنے سے منع کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا خوب چرچا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

”اَلَمْ نَشْرَحْ“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کے تین نام ہیں (1) سورۂ شرح (2) سورۂ اِنشراح (3) سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ، اور یہ تینوں نام اس سورت کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شخصیت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مَضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کی گئی نعمتیں بیان کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر ہدایت، معرفت، نصیحت، نبوت اور علم وحکمت کے لئے آپ کے سینۂ اَقدس کو کشادہ اور وسیع کر دیا اور شفاعت قبول کئے جانے والا بنا کر آپ کے اوپر سے امت کے گناہوں کے غم کا وہ بوجھ دور کر دیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑی تھی اور آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

---

1 ... خازن، 4 / 388.

(2)مشکلات و مَصائب کے بعد آسانیاں عطا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا۔

(3)اس سورت کے آخر میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخرت کے لئے دعا کرنے اور اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرتے رہنے کا حکم دیا گیا۔

نوٹ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سورۂ مبارکہ کی 445 صفحات پر مشتمل ایک تفسیر لکھی ہے جس کا عربی نام ''اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْرِاَلَمْ نَشْرَحْ'' اور اردو نام ''انوارِ جمالِ مصطفیٰ'' ہے۔8 آیات پر مشتمل اس سورت کی 445 صفحات تک پھیلی ہوئی اُس تفسیر کو پڑھ کر قرآنِ پاک کی جامِعیّت کا کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سورۂ وَالتِّیْنِ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ وَالتِّیْنِ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

”وَالتِّیْنِ“ نام رکھنے کی وجہ:

انجیر کو عربی میں وَالتِّیْنِ کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ وَالتِّیْنِ“ کہتے ہیں۔

سورۂ وَالتِّیْنِ سے متعلق حدیث:

حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عشاء کی نماز میں حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ”وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ“ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ اچھی آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔[2]

سورۂ وَالتِّیْنِ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان اور اس کے عقیدے سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، مبارک پہاڑ طورِ سینا اور امن والے شہر مکہ مکرمہ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی

1... خازن، 4/390. 2... بخاری، 4/593، حدیث: 7546.

صورت میں پیدا کیا ہے۔

(2) یہ بتایا گیا کہ اگر آدمی نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار نہیں کیا اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق نہ کی تو اسے جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو واحد معبود مانا، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کی اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کیلئے بے انتہاء ثواب ہے۔

(3) اس سورت کے آخر میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب و جزاء کا انکار کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

سورۂ علق کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ علق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں "مَالَمْ یَعْلَمْ" تک غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

"علق" نام رکھنے کی وجہ:

خون کے لوتھڑے کو عربی میں "علق" کہتے ہیں، اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اس کی مناسبت سے اسے "سورۂ علق" کہتے ہیں۔ اس سورت کا ایک نام "سورۂ اِقراء" بھی ہے اور یہ نام اس کی پہلی آیت کے شروع میں موجود لفظ "اِقْرَاْ" کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورۂ علق کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ابو جہل کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں انسان کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بیان کی گئی کہ اسے کمزوری سے قوت کی طرف منتقل فرمایا۔

(2) قراءت اور کتابت کی فضیلت بیان کی گئی۔

1... خازن، 4/391، جلالین، ص 503.

(3) یہ بتایا گیا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا اور مال و دولت کی وجہ سے تکبر کرتا ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور نماز پڑھنے سے روکنے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی۔

(5) اس سورت کے آخر میں ابو جہل کی مذمت بیان کی گئی اور اس کی دھمکیوں کا جواب دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا کہ آپ اس کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کریں۔

سورۂ قدر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ قدر مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

"قدر" نام رکھنے کی وجہ:

قدر کے بہت سے معنی ہیں البتہ یہاں قدر سے عظمت و شرافت مراد ہے، اور چونکہ اس سورت میں لیلۃ القدر کی شان بیان کی گئی ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ قدر" کہتے ہیں۔

سورۂ قدر کے مضامین:

اس سورت میں قرآنِ مجید نازل ہونے کے ابتدائی زمانے کے بارے میں بتایا گیا اور جس رات میں قرآن مجید نازل ہوا اس کی فضیلت بیان کی گئی کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اترتے ہیں اور یہ رات صبح طلوع ہونے تک سراسر سلامتی والی ہے۔

1... خازن، 4/395.

سورۂ بَیِّنَہ کا تعارف

مقامِ نزول:

جمہور مفسرین کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی ایک روایت یہ ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے۔(1)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

''بَیِّنَہ''نام رکھنے کی وجہ:

بینہ کا معنی ہے روشن اور بہت واضح دلیل، اس سورت کی پہلی آیت کے آخر میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ بَیِّنَہ'' کہتے ہیں۔

سورۂ بَیِّنَہ سے متعلق حدیث:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورت ''لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا'' پڑھوں۔ حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ (یہ سن کر) حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔(2)

سورۂ بَیِّنَہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں کا

1... خازن، 4/398. 2... بخاری، 2/562، حدیث: 3809.

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت سے متعلق مَوقف بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1) یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے مذہب کا باطل ہونا بیان فرمایا گیا۔

(2) یہ بتایا گیا کہ اہلِ کتاب میں دین کے معاملے میں پھوٹ کس وقت پڑی اور توراۃ وانجیل میں انہیں دیئے گئے اَحکام بیان کئے گئے۔

(3) کافروں کا انجام بیان کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔

(4) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، اس کے بعد ان کی جزاء بیان کی گئی۔

سورۂ زِلزال کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ زِلزال مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

''زِلزال'' نام رکھنے کی وجہ:

زِلزال کا معنی ہے ہلا دینا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ زِلزال'' کہتے ہیں۔

سورۂ زِلزال کے فضائل:

(1) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سورۂ ''اِذَا زُلْزِلَتِ'' آدھے قرآن کے برابر ہے اور سورۂ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورۂ ''قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔[2]

(2) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جو سورۂ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہو گی، جو سورۂ کافرون پڑھے تو یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے برابر ہے۔[3]

1... خازن، 4/400. 2... ترمذی، 4/409، حدیث: 2903. 3... ترمذی، 4/409، حدیث: 2902.

سورۂ زِلزال کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولناکیوں اور سختیوں کے بارے میں خبر دی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کی چند علامات بیان کرنے کے بعد بتایا گیا کہ قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے مخلوق کا وہ سب کچھ بیان کردے گی جو اس پر انہوں نے کیا ہوگا۔

(2) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ مختلف حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور جس نے ذرہ بھر نیکی یا گناہ کیا ہوگا تو وہ اسے دیکھے گا۔

سورۂ عادِیات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ عادِیات حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے قول کے مطابق مکیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے قول کے مطابق مدنیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

"عادِیات" نام رکھنے کی وجہ:

مجاہدین کے ان گھوڑوں کو عادِیات کہتے ہیں جنہیں وہ دشمن کا پیچھا کرنے کیلئے تیزی سے دوڑاتے ہیں۔اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالٰی نے ان گھوڑوں کی قَسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے **"سورۂ عادِیات"** کہتے ہیں۔

سورۂ عادِیات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے ناشکرا ہونے کو بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتداء میں اللہ تعالٰی نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ انسان اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشکری اور انکار کرتا اور وہ اپنے اس عمل پر خود بھی گواہ ہے۔

(2) اس سورت کے آخر میں مال کی محبت میں مضبوط اور اللہ تعالٰی کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں کمزور انسان کی مذمت بیان کی گئی اور وہ اعمال کرنے کی ترغیب دی گئی جو قیامت کے دن اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حساب دیتے وقت کام آئیں گے۔

1... خازن، 4/402.

سورۂ قارعہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ قارعہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

''قارِعہ'' نام رکھنے کی وجہ:

قارعہ کا معنی ہے دل دہلا دینے والی، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ قارِعہ'' کہتے ہیں۔

سورۂ قارعہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کی دہشت اور سختی سے تمام لوگوں کے دل دہل جائیں گے اور میدانِ قیامت میں لوگ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر دُھنی ہوئی اون کے ریزوں کی طرح اڑیں گے۔

(2) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جس کی نیکیوں کا ترازو بھاری ہو گا وہ تو جنت کی پسندیدہ زندگی میں ہو گا اور جس کی نیکیوں کا ترازو ہلکا پڑے گا تو اس کا ٹھکانا شعلے مارتی آگ ہاوِیہ ہو گا جس میں انتہا کی سوزش اور تیزی ہے۔

1... خازن، 4/403.

سورۂ تکاثُر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ تکاثُر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

"تکاثُر" نام رکھنے کی وجہ:

تکاثُر کا معنی ہے مال، اولاد اور خادموں کی کثرت پر فخر کرنا۔اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ تکاثر" کہتے ہیں۔

سورۂ تکاثر کے فضائل:

(1) حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیتوں کی تلاوت کرے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے عرض کی: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا "کیا تم میں کوئی (روزانہ) " اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ " پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ (یعنی یہ سورت پڑھنا ثواب میں ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ہے)۔[2]

(2) حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے سامنے سورت " اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ " پڑھنے لگا ہوں تو (اسے سن کر) جو رو پڑا تو اس کے لئے جنت ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ سورت پڑھی تو

1... خازن، 4/403. 2... مستدرک، 2/276، حدیث: 2127.

بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم رو پڑے اور بعض کو رونا نہیں آیا۔ جن صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو رونا نہیں آیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہم نے بہت کوشش کی لیکن رونے پر قادر نہیں ہو سکے۔ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں دوبارہ تمہارے سامنے وہ سورت پڑھتا ہوں تو جو رو پڑا اس کے لئے جنت ہے اور جسے رونا نہ آئے تو وہ رونے جیسی صورت بنا لے۔“[1]

سورۂ تکاثُر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں فقط دنیا کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور آخرت کے لئے تیاری نہ کرنے پر تنبیہ کی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی حرص نے لوگوں کو آخرت کی تیاری سے غافل کر دیا ہے اور یہ حرص ان کی دلوں میں رہی یہاں تک کہ انہیں موت آ گئی۔

(2) یہ بیان کیا گیا کہ نزع کے وقت زیادہ مال جمع کرنے کی حرص رکھنے والوں کو اس کا انجام معلوم ہو جائے گا اور اگر وہ اس کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال سے کبھی محبت نہ رکھتے۔

(3) اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ مرنے کے بعد مال کی حرص رکھنے والے ضرور جہنم کو دیکھیں اور قیامت کے دن لوگوں سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

1... شعب الایمان، 2/363، حدیث: 2054.

سورۂ عصر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ عصر جمہور مفسرین کے نزدیک مکیہ اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

"عصر" نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں زمانے کو عصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے "سورۂ عصر" کے نام سے مَوسوم کیا گیا۔

سورۂ عصر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسانی زندگی کا دستور بیان کیا گیا ہے اور اس میں زمانے کی قسم کھا کر بتا دیا گیا کہ اسلام قبول کر کے نیک اعمال کرنے والے، ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تاکید کرنے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرنے والے کے علاوہ آدمی ضرور نقصان میں ہے کیونکہ اس کی عمر لحہ بہ لحہ کم ہوتی چلی جارہی ہے۔

1... خازن، 4/405.

سورۂ ھُمَزَۃ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ ھُمَزَۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 9 آیتیں ہیں۔

''ھُمَزَۃ'' نام رکھنے کی وجہ:

ھُمَزَۃ کا معنی ہے لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے والا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ ھُمَزَۃ'' کہتے ہیں۔

سورۂ ھُمَزَۃ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں غیبت کرنے والے اور منہ پر عیب نکالنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں غیبت کرنے والے اور عیب نکالنے والے کے لئے آخرت میں شدید عذاب کی خبر دی گئی ہے۔

(2) ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو دنیا کا مال جمع کرنے کے ایسے حریص ہیں جیسے انہوں نے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے اور یہ بتایا گیا کہ انہیں جہنم کے اس دَرَکہ (یعنی طبقے) میں پھینکا جائے گا جہاں آگ ان کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔

سورۂ فیل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ فیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

''فیل'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ فیل'' کہتے ہیں۔

سورۂ فیل کے مضامین:

اس سورت میں یمن کے بادشاہ ابرہہ کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس نے اپنی قوت اور مال پر بھروسہ کرتے ہوئے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تو اس کی فوج پر اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنہوں نے ان پر کنکر کے پتھر برسائے اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

1... خازن، 4/407.

Go To Index

سورۂ قریش کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ قریش زیادہ صحیح قول کے مطابق مکیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

"قریش" نام رکھنے کی وجہ:

قریش ایک قبیلے کا نام ہے اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ قریش" کہا جاتا ہے۔

سورۂ قریش کے مضامین:

اس سورت میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو تجارت کے لئے ہر سال میں دو سفر کرنے کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈال دی اس لئے انہیں چاہئے کہ بتوں کی بجائے اس رب تعالیٰ کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں کئی قسم کے خوف سے امن عطا کیا۔

1... خازن، 4/410.

سورۂ ماعون کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ ماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سورت آدھی عاص بن وائل کے بارے میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور آدھی عبداللہ بن ابی سلول منافق کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ [1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 7 آیتیں ہیں۔

”ماعون“ نام رکھنے کی وجہ:

ماعون کا معنی ہے استعمال کی معمولی چیز، اور اس سورت کی آخری آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے **”سورۂ ماعون“** کہتے ہیں۔

سورۂ ماعون کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کافروں اور منافقوں کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتدائی آیات میں ان کافروں کی مذمت کی گئی جو حساب اور جزاء کے دن کو جھٹلاتے ہیں، یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے۔

(2) آخری آیات میں ان منافقوں کی مذمت کی گئی جو لوگوں کے سامنے نمازی بنتے اور تنہائی میں نمازیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کے سامنے بھی جو نمازیں ادا کرتے ان سے

1... خازن، 4/412.

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے لوگوں کو یہ دکھانا مقصود ہوتا تھا کہ ہم بھی نمازی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی ایک بری خصلت یہ تھی کہ اگر ان سے کوئی استعمال کی معمولی چیز مانگتا تو وہ اسے منع کر دیتے تھے۔

سورۂ کوثر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ کوثر جمہور مفسرین کے نزدیک مکیہ اور بعض مفسرین کے نزدیک مدنیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

"کوثر" نام رکھنے کی وجہ:

کوثر سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں اور جنت کی ایک نہر کا نام بھی کوثر ہے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس لیے اسے "سورۂ کوثر" کہتے ہیں۔

سورۂ کوثر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِدحت بیان فرمائی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا بیان ہے جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فرمایا۔

(2) دوسری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے شکریے میں نماز پڑھتے رہیں اور قربانی کریں۔

(3) تیسری آیت میں فرمایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

1... خازن، 4/413.

سورۂ کافرون کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ کافرون مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

”کافرون“ نام رکھنے کی وجہ:

اس کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اس لیے اسے **”سورۂ کافرون“** کہتے ہیں۔

سورۂ کافرون کے فضائل:

(1) حضرت فروہ بن نوفل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت نوفل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ”تم ”**قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ**“ پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ سورت شرک سے بَری کرتی ہے۔“[2]

(2) حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے سورت ”**قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ**“ پڑھی تو گویا کہ اس نے قرآنِ مجید کے چوتھائی حصے کی تلاوت کی۔“[3]

سورۂ کافرون کے مضامین:

اس سورۂ مبارکہ میں مشرکوں کے عمل سے بیزاری کا اظہار کیا گیا اور ان کی یہ امید ختم کر دی گئی کہ مسلمان اپنے دین اور عبادتِ الٰہی کے معاملے میں کبھی ان سے سمجھوتہ کریں گے۔

---

[1]... خازن، 4/417. [2]... ابو داؤد، 4/407، حدیث: 5055. [3]... معجم صغیر، ص 61.

سورۂ نصر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ نصر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

"نصر" نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں مدد کو نصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ نصر" کے نام سے مَوسوم کیا گیا ہے۔

سورۂ نصر کے مضامین:

اس سورۂ مبارکہ میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فتحِ مکہ کی بشارت دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ عنقریب لوگ گروہ در گروہ دینِ اسلام میں داخل ہوں گے اور آخری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللّٰہ تعالیٰ کی تعریف اور پاکی بیان کرتے رہنے اور امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔

1... خازن، 4/418.

سورۂ لہب کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ لَہب مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

”لَہب“ نام رکھنے کی وجہ:

لہب کا معنی ہے آگ کا شعلہ، عبد المُطّلب کا ایک بیٹا عبد العُزّیٰ جو کہ بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا اس کی کنیت ابو لہب ہے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ ”اَبِیْ لَهَبٍ“ موجود ہے اس مناسبت سے اسے **”سورۂ ابی لہب“** یا **”سورۂ لہب“** کہتے ہیں۔

سورۂ لہب کا شانِ نزول:

جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ”اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ“ اس پر ابو لہب نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا، اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے جواب دیا۔[2] اس سورۂ مبارکہ کے شانِ نزول سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

1... خازن، 4/424۔ 2... خازن، 4/424۔

(1) حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گستاخوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا بلکہ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ دشمنانِ خدا کو جواب دہی سنتِ رسول ہے، اور دشمنانِ رسول کو جواب دینا سنتِ الٰہیہ ہے۔

(2) جس قسم کی بکواس کفار نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کی کہ مَعَاذَ اللہ آپ تباہ ہو جائیں، اسی قسم کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا اور خبیثوں کو اس انجام تک بھی پہنچایا، یہ بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوبیّت کی دلیل ہے۔

(3) قرآنِ کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں، جن میں سب سے زیادہ سخت سزا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گستاخ کی ہے کہ اس کے متعلق کبھی فرمایا، زَنِیْمٍ یعنی ”بدکاری کی پیداوار“ اور کبھی فرمایا، اَبْتَرُ یعنی خیر سے کٹا ہوا اور محروم اور کبھی فرمایا، تَبَّتْ، تباہ ہو جائے اور کبھی فرمایا۔ ”لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَهُمْ“ اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ یونہی جیسے انعام حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ادب اور تعظیم پر دیئے گئے، ایسے کسی اور عبادت پر نہ دیئے گئے۔

(4) بڑی شرافت، عزت و نسب والے اور مال والے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت سے ذلیل و خوار ہو گئے، تو دوسروں کا کیا پوچھنا۔

سورۂ لہب کے مضامین:

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دشمنی رکھنے اور انہیں ایذا پہنچانے کی وجہ سے ابو لہب دنیا میں ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک ہو گا اور آخرت میں اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اسی طرح اس کی بیوی بھی اس عذاب میں اس کے ساتھ ہو گی کیونکہ وہ اس دشمنی میں اس کی مددگار تھی۔

سورۂ اِخلاص کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ اِخلاص ایک قول کے مطابق مکی اور ایک قول کے مطابق مدنی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

"سورۂ اِخلاص" کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ:

مفسرین نے اس سورت کے تقریباً20نام ذکر کئے ہیں ان میں سے 4نام یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

(1)اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کا بیان ہے، اس وجہ سے اسے "سورۂ اِخلاص" کہتے ہیں۔

(2) اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے بری اور ہر شریک سے پاک ہے، اس مناسبت سے اسے "سورۂ تنزیہہ" کہتے ہیں۔

(3) جس نے اس سورت سے تعلق رکھا وہ غیروں سے الگ ہو جاتا ہے اس لئے اسے "سورۂ تجرید" کہتے ہیں۔

(4)اسے پڑھنے والا جہنم سے نجات پا جاتا ہے اس بنا پر اسے "سورۂ نجات" کہتے ہیں۔[2]

سورۂ اِخلاص کے فضائل:

اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، ان میں سے تین اَحادیث

1... خازن، 4/425 . 2... صاوی، 6/2449-2450، ملتقطاً.

اور ایک وظیفہ یہاں درج ذیل ہے:

(1) حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ رات میں قرآن مجید کا تہائی حصہ پڑھ لے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو یہ بات مشکل معلوم ہوئی اور انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔[1]

(2) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو ایک لشکر میں روانہ کیا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو (سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کے بعد) سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔ جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بات ذکر کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: اس سے پوچھو کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے اس وجہ سے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے بتادو کہ اللّٰہ تعالٰی اس سے محبت فرماتا ہے۔[2]

(3) حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، ایک شخص نے سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے۔ ارشاد فرمایا: اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔[3]

(4) تفسیر صاوی میں لکھا ہے کہ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور

1... بخاری، 3/407، حدیث: 5015. 2... بخاری، 4/531، حدیث: 7375.
3... ترمذی، 4/413، حدیث: 2910.

اگر گھر خالی ہو تو حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کرے اور ایک بار قُلْ ھُوَ اللہُ پڑھ لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا۔[1] اور یہ بہت مُجرَّب عمل ہے۔

سورۂ اخلاص کا شانِ نزول:

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ کفار نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ رَبُّ الْعِزَّت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ رَبُوبِیَّت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہو گا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالٰی نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات و صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات و اَوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے اَنوار کے بیان سے مَحْو کر دیا۔[2]

سورۂ اخلاص کے مضامین:

اس سورت میں اسلام کے سب سے اہم عقیدے اللہ تعالٰی کی وحدانیَّت کو بیان کیا گیا ہے، نیز اللہ تعالٰی کے صفاتِ کمال کے ساتھ مُتَّصِف ہونے کا ذکر اور عیسائیوں اور مشرکوں کا رد کیا گیا ہے۔

1... صاوی، 6/2450، ملخصاً۔ 2... خازن، 4/426، ملخصاً۔

سورۂ فلق کا تعارف

مقامِ نزول:

ایک قول یہ ہے کہ سورۂ فَلَق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے (کیونکہ اس کے شانِ نزول سے اسی کی تائید ہوتی ہے)۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

"فلق" نام رکھنے کی وجہ:

فلق کے کئی معنی ہیں اور یہاں اس سے مراد "صبح" ہے، اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ فلق" کہتے ہیں۔

سورۂ فلق اور سورۂ والنّاس کے فضائل:

اَحادیث میں سورۂ فَلَق اور سورۂ والنّاس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 3 فضائل درج ذیل ہیں:

(1) حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللهُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئی، (وہ آیتیں) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورت کے آخر تک) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورت کے آخر تک) ہیں۔[2]

(2) حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللهُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... خازن، 4/428. 2... مسلم، ص406، حدیث:264(814).

جِنّات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۂ فَلَق اور سورۂ وَالنَّاس نازل ہوئیں، پھر آپ نے ان سورتوں کو پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ (دیگر وظائف) کو چھوڑ دیا۔[1]

(3) حضرت عابس جُہنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو (شریر جِنّات اور نظرِ بد سے) اللّٰہ تعالٰی کی پناہ طلب کرنے میں سب سے افضل ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کیوں نہیں (آپ ضرور بتائیے۔) ارشاد فرمایا: وہ کلمات یہ دونوں سورتیں ہیں: (1) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (2) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔[2]

سورۂ فَلَق اور سورۃُ النّاس کا شانِ نزول:

یہ سورت اور سورۃُ النّاس جو اس کے بعد ہے اس وقت نازل ہوئی جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو کیا اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مبارک اور ظاہری اَعضاء پر اس کا اثر ہوا، البتہ دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند دنوں بعد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور انہوں نے عرض کی: ایک یہودی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہوا ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بھیجا اور انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا تو اس کے نیچے سے کھجور کے درخت کے نرم حصے سے بنی ہوئی تھیلی

1... ترمذی، 4/13، حدیث: 2065. 2... نسائی، ص862، حدیث: 5442.

برآمد ہوئی جس میں حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ موئے مبارک جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چِلّہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پُتلہ تھا جس میں گیارہ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکالا اور حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں، ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں، پانچ سورۂ فلق میں اور چھ سورۂ ناس میں۔ ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل تندرست ہو گئے۔ (1)

تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ:

یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رکھیں کہ وہ تعویذ اور عملیات جن میں کفر یا شرک کا کوئی کلمہ نہ ہو جائز ہیں، خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا اَحادیث میں وارد ہوئے ہوں۔ (2)

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اَسماء بنت عُمَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں؟ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت دی۔ (3)

سورۂ فلق اور سورۃُ النّاس کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات:

اس سورت اور اس کے شانِ نزول سے 4 باتیں معلوم ہوئیں:

1... خازن، 4/428-429، ملخصاً. 2... خازن، 4/429. 3... ترمذی، 4/13، حدیث: 2066.

(1) جادو اور اس کی تاثیر حق ہے۔

(2) نبی کے جسم پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے، جیسے تلوار، تیر اور نیزہ کا، یہ اثر شانِ نبوت کے خلاف نہیں ہاں ایسا اثر نہیں ہو سکتا کہ جس سے نبوت کے متعلقہ اُمور میں خَلل آئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مقابلے میں جادوگر بالآخر اس لئے فیل ہوئے کیونکہ وہاں جادو سے معجزے کا مقابلہ تھا ورنہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خیال پر بھی اس جادو نے اثر کیا کہ ان کو خیال ہوا کہ یہ لاٹھیاں رسیاں چل رہی ہیں جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى [1] ترجمہ: ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خیال پر بھی یہی اثر ہوا تھا۔

(3) جادو کو دور کرنے میں سورۂ فلق اور سورۂ ناس میں خصوصی تاثیر ہے۔

(4) جادو ٹونہ اور عملیات و اثرات اور بیماریوں کو ختم کرنے کیلئے قرآنِ پاک کی سورتوں اور آیتوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور خود بخاری شریف میں سورۂ فاتحہ کو اس مقصد کیلئے استعمال کرنے کا بیان موجود ہے۔[2]

سورۂ فلق کے مضامین:

اس سورۂ مبارکہ میں تمام مخلوق کے شر سے، رات کے اندھیرے کے شر سے، جادوگروں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

---

(1)... پ16، طٰہٰ:66. (2)... بخاری، 3/404، حدیث:5007.

سورۃ النّاس کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۃ النّاس زیادہ صحیح قول کے مطابق مدنی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

”اَلنَّاس“ نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں انسانوں کو ”اَلنَّاس“ کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۃ النّاس“ کہتے ہیں۔

سورۃُ النّاس کے مضامین:

اس سورۂ مبارکہ میں ان جِنّات اور انسانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

1... خازن، 4/430.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سورۂ بقرہ

''سورۂ بقرہ'' کی اپنے سے ماقبل سورت ''فاتحہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ ''سورۂ فاتحہ''میں مسلمانوں کو یہ دعا مانگنے کی تعلیم دی گئی تھی:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ [1] ترجمہ: ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

اور ''سورۂ بقرہ'' میں کامل ایمان والوں کے اوصاف، مشرکین اور منافقین کی نشانیاں، یہودیوں اور عیسائیوں کا طرزِ عمل، نیز معاشرتی زندگی کے اصول اور احکام ذکر کرکے مسلمانوں کے لئے ''صراطِ مستقیم''کو بیان کیا گیا ہے۔

سورۂ آلِ عمران

سورۂ آلِ عمران کی اپنے سے ماقبل سورت ''بقرہ'' کے ساتھ کئی طرح سے مناسبت ہے، جیسے دونوں سورتوں کے شروع میں قرآنِ پاک کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ سورۂ بقرہ میں قرآنِ پاک نازل ہونے کا اِجمالی طور پر ذکر ہے اور سورۂ آلِ عمران میں قرآن مجید کی آیات کی تقسیم بیان کی گئی ہے۔ سورۂ بقرہ میں جہاد کا اجمالی طور پر ذکر ہے اور سورۂ آلِ عمران میں غزوۂ احد کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ بقرہ میں جن شرعی احکام کو اجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے انہیں سورۂ آلِ عمران میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ بقرہ میں یہودیوں کا ذکر ہے اور سورۂ آلِ عمران میں عیسائیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ [2]

1... فاتحہ:5. 2... تناسق الدرر، ص70-73.

سورۂ نساء

سورۂ نساء کی اپنے سے ماقبل سورت ''آلِ عمران'' کے ساتھ کئی طرح سے مناسبت ہے، جیسے سورۂ آلِ عمران کے آخر میں مسلمانوں کو تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور سورۂ نساء کے ابتداء میں تمام لوگوں کو اس چیز کا حکم دیا گیا ہے۔ سورۂ آلِ عمران میں غزوۂ اُحد کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا تھا اور اس سورت کی آیت نمبر 88 میں بھی غزوۂ احد کا ذکر ہے۔ سورۂ آلِ عمران میں غزوۂ احد کے بعد ہونے والے غزوہ، حمراء الاسد کا ذکر ہے اور اس سورت کی آیت نمبر 104 میں بھی اس غزوے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ دونوں سورتوں میں یہودیوں اور عیسائیوں کے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں باطل نظریات کا رد کیا گیا ہے۔[1]

سورۂ مائدہ

سورہ مائدہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''نساء'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نساء میں مختلف صریح اور ضمنی معاہدے بیان کئے گئے تھے جیسے نکاح اور مہر کے معاہدے، وصیت، امانت، وکالت، عارِیَت، اجارہ وغیرہ کے معاہدے اور سورۂ مائدہ میں ان معاہدوں کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔[2]

سورۂ اَنعام

سورۂ اَنعام کی اپنے سے ماقبل سورت ''مائدہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 87 میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا تھا کہ:

1... تناسق الدرر، ص76-77 . 2... تناسق الدرر، ص81.

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْاؕ [1]

ترجمہ: اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔

اور سورۂ اَنعام میں یہ خبر دی گئی کہ مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چند (حلال) چیزوں کو (اپنی طرف سے) حرام قرار دے دیا اور یہ کہہ دیا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، اور یہ خبر دینے سے مقصود مسلمانوں کو اس بات سے ڈرانا ہے کہ اگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو (اپنی طرف سے) حرام قرار دے دیا تو وہ کفار کے مشابہ ہو جائیں گے۔ [2]

سورۂ اعراف

سورۂ اعراف کی اپنے سے ماقبل سورت ''اَنعام'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اَنعام میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق، سابقہ امتوں کی ہلاکت اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ذکر اجمالی طور پر کیا گیا تھا جبکہ سورۂ اعراف میں ان تینوں امور کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ [3]

سورۂ اَنفال

سورۂ اَنفال کی اپنے سے ماقبل سورت ''اعراف'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اعراف میں مشہور رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اپنی قوموں کے ساتھ حالات بیان کئے گئے تھے اور سورۂ اَنفال میں سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنی قوم کے ساتھ حالات بیان کئے گئے ہیں۔

1... پ7، مائدہ: 87. 2... تناسق الدرر، ص 85. 3... تناسق الدرر، 87.

سورۂ توبہ

سورۂ توبہ کی اپنے سے ماقبل سورت ’’اَنفال‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں میں اسلامی ملک کے خارجی اور داخلی اصول، صلح اور جنگ کے احکام، سچے مومنین، کفار اور منافقین کے حالات، دیگر ممالک کے ساتھ ہونے والے معاہدوں اور عہد و پیمان کے احکام بیان کئے گئے البتہ سورۂ اَنفال میں مسلمانوں کو معاہدے پورے کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور سورۂ توبہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کفار کی طرف سے عہد شکنی کی ابتداء ہو تو وہ بھی ان کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے توڑ دیں۔ نیز دونوں سورتوں میں مشرکین کو مسجدِ حرام سے روکنے کا حکم دیا گیا، راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی، مشرکین اور اہلِ کتاب سے جہاد کرنے پر تفصیلی کلام کیا گیا اور منافقوں کی خصلتیں بیان کی گئی ہیں۔

سورۂ یونس

سورۂ یونس کی اپنے سے ماقبل سورت ’’توبہ‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ توبہ کا اختتام نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کے بیان پر ہوا اور سورۂ یونس کی ابتداء میں رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل کی جانے والی وحی پر ہونے والے شکوک و شُبہات کا رد کیا گیا ہے۔ نیز سورۂ توبہ میں زیادہ تر منافقین کے احوال اور قرآنِ پاک کے بارے میں ان کا مَوقف بیان کیا گیا جبکہ سورۂ یونس میں کفار اور مشرکین کے اَحوال اور قرآنِ پاک کے بارے میں ان کے اَقوال بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ ہود

سورۂ ہود کی اپنے سے ماقبل سورت ’’یونس‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ یہ معنی،

موضوع، ابتداء اور اختتام میں سورۂ یونس کے موافق ہے اور سورۂ یونس میں جن اِعتقادی اُمور اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات کو اِجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے، سورۂ ہود میں انہیں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

سورۂ یوسف

سورۂ یوسف کی اپنے سے ماقبل سورت "ہود" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ہود میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو فرشتوں کے ذریعے حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے بعد حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت دی گئی اور سورۂ یوسف میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی اولاد کے حالاتِ زندگی بیان کئے گئے ہیں، اور ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ یوسف سورۂ ہود کے بعد نازل ہوئی اور قرآنِ مجید میں سورتوں کی ترتیب میں بھی اسے سورۂ ہود کے بعد ہی ذکر کیا گیا ہے۔[1]

نوٹ: امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سورۂ یوسف کی ایک جداگانہ تفسیر بھی لکھی، جس کا انداز صوفیانہ ہے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آیات کی تفسیر کے تحت مؤثّر نصیحتیں، تشبیہات، حکایات اور نِکات بھی بیان فرمائے ہیں۔

سورۂ رعد

سورۂ رعد کی اپنے سے ماقبل سورت "یوسف" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ یوسف میں اللہ تعالٰی کی وحدانیت اور قدرت پر دلالت کرنے والی زمینی اور آسمانی نشانیوں کا اِجمالی ذکر ہوا اور سورۂ رعد کی ابتداء میں ان نشانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا اور

1... تناسق الدرر، ص94-95.

ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ یوسف کی آخری آیت میں قرآنِ پاک کے اوصاف بیان کئے گئے اور سورۂ رعد کی پہلی آیت میں بھی قرآنِ مجید کی شان بیان کی گئی ہے۔ (1)

سورۂ ابراہیم

سورۂ ابراہیم کی اپنے سے ماقبل سورت ”رعد“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ رعد میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالٰی نے اس قرآن کو عربی فیصلے کی صورت میں اتارا اور سورۂ ابراہیم کی پہلی آیت میں قرآن پاک نازل کرنے کی حکمت بیان کی گئی کہ اسے نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اندھیروں سے اجالے کی طرف، اس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے کی طرف نکالیں جو عزت والا اور سب خوبیوں والا ہے۔

سورۂ حجر

سورۂ حجر کی اپنے سے ماقبل سورت ”ابراہیم“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ابراہیم کے آخر میں قیامت کے حالات بیان کئے گئے کہ اس دن زمین کو دوسری زمین سے اور آسمانوں کو بدل دیا جائے گا اور تمام لوگ ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور نکل کھڑے ہوں گے جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں کو بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھا ہوا دیکھو گے، ان کے کُرتے تارکول کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی۔ اور سورۂ حِجْر کی ابتداء میں بیان کیا گیا کہ جب ان مجرموں کو جہنم میں لمبا عرصہ گزر جائے گا اور وہ گناہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکلتا ہوا دیکھیں گے تو اس وقت وہ بہت آرزوئیں کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔ (2)

---

1 ... تناسق الدرر، ص95. 2 ... تناسق الدرر، ص97.

سورۂ نحل

سورۂ نحل کی اپنے سے ماقبل سورت ’’حجر‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ حجر کی آیت نمبر 92 میں فرمایا گیا:

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ [1] ترجمہ: تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے۔

اس سے قیامت کے دن لوگوں کا جمع ہونا اور ان سے ان کے دنیوی اَعمال کے بارے میں سوال کیا جانا ثابت ہوا۔ اسی طرح آیت نمبر 99 میں فرمایا گیا:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ [2] ترجمہ: اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے۔

یہ آیت موت کے ذکر پر دلالت کرتی ہے۔ ان دونوں آیات کی سورۂ نحل کی پہلی آیت سے مناسبت ہے کہ اس میں بھی قیامت قائم ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل

سورۂ بنی اسرائیل کی اپنے سے ماقبل سورت ’’نحل‘‘ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نحل کے آخر میں اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار و مشرکین کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے کا حکم دیا اور سورۂ بنی اسرائیل کی ابتداء میں اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان کو بیان فرمایا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں میں انسان پر اللہ تعالٰی کے انعامات و احسانات کو بیان کیا گیا ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نحل میں بیان کیا گیا کہ قرآن کسی بشر کا

---

1 ...پ14، حجر:92. 2 ...پ14، حجر:99.

کلام نہیں بلکہ اسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور سورۂ بنی اسرائیل میں قرآنِ پاک نازل کرنے کے مقاصد بیان کئے گئے۔

سورۂ کہف

سورۂ کہف کی اپنے سے ما قبل سورت ''بنی اسرائیل'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کو ایک ساتھ ذکر کیا جاتا ہے اور چونکہ سورۂ بنی اسرائیل کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی گئی تھی اس لئے اس کے بعد وہ سورت ذکر کی گئی جس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی گئی ہے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ کہف کی ابتداء سورۂ بنی اسرائیل کے اختتام سے مناسبت رکھتی ہے کہ سورۂ بنی اسرائیل کا اختتام اللہ تعالیٰ کی حمد پر ہوا تھا اور سورۂ کہف کی ابتداء بھی اللہ تعالیٰ کی حمد سے ہوئی۔ **تیسری مناسبت** یہ ہے کہ یہودیوں کے کہنے پر مشرکین نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کیا ان میں سے ایک چیز یعنی روح کے بارے میں سوال کا جواب سورۂ بنی اسرائیل میں دے دیا گیا اور دوسرے دو سوالوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ اور حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے واقعے کا جواب سورۂ کہف میں دیا گیا۔[1]

سورۂ مریم

سورۂ مریم کی اپنے سے ما قبل سورت ''کہف'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ جس طرح سورۂ کہف میں انتہائی عجیب غریب واقعات ذکر کئے گئے جیسے اصحابِ کہف کا واقعہ، حضرت موسیٰ اور حضرت خضر عَلَیْہِمَا السَّلَام کا واقعہ اور حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا واقعہ، اسی طرح

1... تناسق الدرر، ص99-100.

سورۂ مریم میں بھی عجیب و غریب واقعات ذکر کئے گئے کہ حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاں بڑھاپے میں اور ان کی زوجہ محترمہ کے بانجھ ہونے کے باوجود حضرت یحیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بغیر والد کے ولادت ہوئی۔ (1)

سورۂ طٰہٰ

سورۂ طٰہٰ کی اپنے سے ما قبل سورت ''مریم'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات و حالات بیان کیے جن میں سے بعض کے واقعات و حالات تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے جیسے حضرت زکریا، حضرت یحیٰ، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ السَّلَام، وغیرہا اور بعض کے مختصراً بیان کیے گئے جیسا کہ حضرت موسیٰ، حضرت ادریس عَلَیْہِمَا السَّلَام، وغیرہا اور کچھ کی طرف اِجمالاً اشارہ کر دیا گیا۔ اب اس سورت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا قصہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کس طرح نبوت سے سرفراز فرمایا گیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کس طرح کے معجزات عطا کیے گئے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کس طرح ظالم بادشاہ کو حق کی دعوت دی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہی کی دعا سے آپ کے بھائی کو نبوت سے نوازا گیا۔ (2)

سورۂ انبیاء

سورۂ انبیاء کی اپنے سے ما قبل سورت ''طٰہٰ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ طٰہٰ کے آخر میں قیامت کے آنے سے خبردار کیا گیا تھا اور سورۂ انبیاء کی ابتداء میں بھی قیامت کے آنے سے خبردار کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورۂ طٰہٰ میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ دنیا کی زیب و زینت

---

(1)... تناسق الدرر، ص 101. (2)... تناسق الدرر، ص 102، ملخصًا.

اور آرائش کی طرف نظر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ سب زائل ہونے والی ہیں اور سورۂ انبیاء میں بیان کیا گیا کہ لوگوں کا حساب قریب ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ دنیا کی فانی نعمتوں میں دل لگانے کی بجائے ان چیزوں کی تیاری کی طرف توجہ دینی چاہئے جن کا ہم سے حساب لیا جانا ہے۔

سورۂ حج

سورۂ حج کی اپنے سے ماقبل سورت ''الانبیاء'' سے مناسبت یہ ہے کہ سورۃ الانبیاء میں بھی قیامت کی ہولناکیوں کا بیان تھا اوراس سورت کا آغاز بھی قیامت کی ہولناکیوں کے بیان سے ہورہاہے، نیز سورۃ الانبیاء میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واحد ویکتا ہونے کا بیان تھا اوراس سورت میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کا بیان ہے۔

سورۂ مؤمنون

سورۂ مؤمنون کی اپنے سے ماقبل سورت ''حج'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ حج کے آخر میں مسلمانوں کو اُخروی کامیابی حاصل ہونے کی امید پر اچھے اعمال کرنے کا حکم دیا گیااور سورۂ مؤمنون کی ابتداء میں وہ اچھے کام بتادیئے گئے جن سے مسلمان اخروی کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔[1]

سورۂ نور

سورۂ نور کی اپنے سے ماقبل سورت ''مؤمنون'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مؤمنون میں ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان کیا گیا کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

1... تناسق الدرر، ص103.

کرتے ہیں اور سورۂ نور میں ان لوگوں کے احکام بیان کئے گئے جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت نہیں کرتے۔[1] نیز سورۂ مؤمنون میں صالحین کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں جبکہ سورۂ نور میں فاسقین کے اعمال بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ فرقان

سورۂ فرقان کی اپنے سے ماقبل سورت ''نور'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نور کے آخر میں بیان کیا گیا کہ زمین و آسمان اور ان میں موجود تمام چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سورۂ فرقان کی ابتداء میں زمین و آسمان کے مالک رب تعالیٰ کی عظمت و شان بیان کی گئی کہ وہ اولاد سے پاک ہے اور اس کی ملکیت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ نیز سورۂ نور میں تین طرح کے دلائل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ثابت کیا گیا (1) آسمان اور زمین کے احوال سے۔ (2) بارش نازل ہونے، اولے برسنے اور برف باری ہونے سے۔ (3) حیوانات کے احوال سے، جبکہ سورۂ فرقان میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی تمام مخلوقات کو بیان کیا گیا ہے جیسے سائے کا پھیلنا، دن اور رات، ہوا اور پانی، جانور اور انسان، سمندروں کا بہنا، انسان کی پیدائش، نسبی اور سُسرالی رشتوں کا تَقَرُّر، 6 دن میں زمین و آسمان کی پیدائش، عرش پر اِستواء، آسمانوں میں بُروج، سورج چاند اور اسی طرح کی دیگر چیزیں بیان کی گئیں ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

سورۂ شعراء

سورۂ شعراء کی اپنے سے ماقبل سورت ''فرقان'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ

1... تناسق الدرر، ص104.

سورۂ فرقان کی ابتداء قرآن پاک کی تعظیم سے ہوئی اور سورۂ شعراء کی ابتداء بھی قرآن پاک کی تعظیم سے ہوئی۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فرقان میں جس ترتیب سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات اِجمالی طور پر بیان کئے گئے اُسی ترتیب سے سورۂ شعراء میں ان کے واقعات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں، اور تیسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فرقان کے آخر میں کفار کی مذمت اور مسلمانوں کی مدح بیان ہوئی اور سورۂ شعراء کے آخر میں بھی کفار کی مذمت اور مسلمانوں کی مدح بیان ہوئی ہے۔

سورۂ نمل

سورۂ نمل کی اپنے سے ماقبل سورت ''شعراء'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں کی ابتداء میں قرآنِ پاک کا وصف بیان ہوا ہے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ شعراء کی طرح سورۂ نمل میں بھی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات بیان ہوئے البتہ سورۂ نمل میں مزید حضرت سلیمان اور حضرت داؤد عَلَیْہِمَا السَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا تو گویا کہ سورۂ نمل سورۂ شعراء کا تتمہ ہے۔ **تیسری مناسبت** یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات بیان کر کے حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اذیتوں پر تسلی دی گئی ہے۔

سورۂ قصص

سورۂ قصص کی اپنے سے ماقبل سورت ''نمل'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نمل اور سورۂ شعراء میں بیان کئے گئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعے میں جو چیزیں اِجمالی طور پر بیان کی گئیں وہ سورۂ قصص میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوئی ہیں۔ (1)

1... تناسق الدرر، ص108.

سورۂ عنکبوت

سورۂ عنکبوت کی اپنے سے ماقبل سورت ''قصص'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قصص میں عاجزی کرنے والے متقی لوگوں کا اچھا انجام بیان کیا گیا اور سورۂ عنکبوت میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کا اچھا انجام بیان ہوا ہے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قصص میں حشر کا انکار کرنے والوں کے قول کا رد کیا گیا اور سورۂ عنکبوت میں بھی حشر کا انکار کرنے والوں کا رد کیا گیا ہے۔ **تیسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قصص میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے اور سورۂ عنکبوت میں مسلمانوں کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے۔

سورۂ روم

سورۂ روم کی اپنے سے ماقبل سورت ''عنکبوت'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء ''الٓمّٓ'' سے کی گئی اور ان حروف کے بعد تنزیل، کتاب اور قرآن میں سے کسی کا ذکر نہیں کیا گیا ورنہ سورۂ قلم کے علاوہ حروفِ مُقَطَّعات سے شروع ہونے والی دیگر سورتوں میں حروفِ مُقَطَّعات کے بعد تنزیل، کتاب یا قرآن میں سے کسی ایک کا ذکر کیا گیا ہے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ عنکبوت کے آخر میں جہاد کا ذکر ہے اور سورۂ روم کی ابتداء میں رومیوں کے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ایرانیوں پر غالب آنے کی خبر دی گئی ہے۔[1]

سورۂ لقمان

سورۂ لقمان کی اپنے سے ماقبل سورت ''روم'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ

---

[1]... تناسق الدرر، ص109-110، ملتقطاً.

روم کے آخر میں اور سورۂ لقمان کی ابتداء میں قرآن پاک کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں اللہ تعالٰی نے یہ بیان فرمایا کہ مسلمان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں متعدد مَضامین مُشترک ہیں جیسے اللہ تعالٰی نے بیان کیا کہ کفار و مشرکین پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں مُضطَرِب ہو کر دعائیں کرتے ہیں اور جب ان سے وہ مصیبت ٹل جاتی ہے تو وہ اللہ تعالٰی کے ساتھ کفر و شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

سورۂ سجدہ

سورۂ سجدہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''لقمان'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ لقمان میں جن پانچ مخصوص غیبی چیزوں کے ذاتی علم کا اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہونا بیان کیا گیا ان پانچ چیزوں کی تشریح سورۂ سجدہ میں کی گئی ہے۔[1]

سورۂ اَحزاب

سورۂ احزاب کی اپنے سے ماقبل سورت ''السجدہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ سجدہ کے آخر میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا کہ وہ کافروں سے منہ پھیر لیں اور ان پر عذاب آنے کا انتظار فرمائیں اور سورۂ احزاب کے شروع میں اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہنے اور کفار و منافقین کی بات نہ ماننے پر قائم رہنے کا حکم دیا، یوں جس بات پر سورۂ سجدہ کا اختتام ہوا اسے سورۂ احزاب کی پہلی آیت میں مکمل کر دیا گیا۔[2]

1... تناسق الدرر، ص111، ملخصًا۔ 2... تناسق الدرر، ص112.

سورۂ سبا

سورۂ سبا کی اپنے سے ماقبل سورت ''اَحزاب'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اَحزاب کے آخر میں بیان ہوا ''تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی توبہ قبول فرمائے۔ اور سورۂ سبا کی ابتداء میں بیان ہوا کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کی مِلکِیَّت میں ہے تو گویا کہ یہ بتا دیا گیا کہ جو آسمانوں اور زمینوں میں تمام چیزوں کا مالک ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مشرکوں اور منافقوں کو عذاب دے اور مسلمانوں کو ثواب عطا کرے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اَحزاب میں بیان ہوا کہ کفار و مشرکین مذاق کے طور پر قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اور سورۂ سبا میں بیان ہوا کہ کفار و مشرکین قیامت کا صاف انکار کرتے ہیں۔

سورۂ فاطر

سورۂ فاطر کی اپنے سے ماقبل سورت ''سَبا'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ سبا کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے کفار کی ہلاکت اور انہیں شدید ترین عذاب دیئے جانے کا ذکر کیا اور سورۂ فاطر کی ابتداء میں یہ بیان ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں اور اس کا شکر بجالائیں۔

سورۂ یٰسٓ

سورۂ یٰسٓ کی اپنے سے ماقبل سورت ''فاطر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فاطر میں بیان ہوا کہ کفارِ مکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منہ موڑتے اور انہیں جھٹلاتے

ہیں اور سورۂ یٰسٓ کی ابتداء میں قرآن کی قسم ذکر فرما کر ارشاد ہوا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، صراطِ مستقیم پر ہیں اور یہ اس قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں جن کے آباؤ اَجداد کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا جا چکا ہے۔[1]

سورۂ صافات

سورۂ صافّات کی اپنے سے ماقبل سورت ''یٰسٓ'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ یٰسٓ میں ہلاک کی گئی سابقہ اُمتوں کے احوال کی طرف اشارہ کیا گیا اور سورۂ صافّات میں ان امتوں کے اَحوال تفصیل سے بیان کئے گئے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ یٰسٓ میں دنیا اور آخرت میں کافروں اور مسلمانوں کے اَحوال اِجمالی طور پر ذکر کئے گئے اور سورۂ صافّات میں تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ صٓ

سورۂ صٓ کی اپنے سے ماقبل سورت ''صافّات'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ صافّات میں حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت الیاس، حضرت لوط اور حضرت یونس عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات ذکر کئے گئے اور سورۂ صٓ میں حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب (اور حضرت آدم عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے واقعات بیان کئے گئے اور بقیہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرف اشارہ کر دیا گیا تو گویا کہ سورۂ صٓ سورۂ صافّات میں بیان کئے گئے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات کا تَتِمَّہ ہے۔[2]

1... تناسق الدرر، ص113. 2... تناسق الدرر، ص114.

سورۂ زُمَر

سورۂ زُمَر کی اپنے سے ماقبل سورت ''صٓ'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ صٓ کے آخر میں قرآنِ مجید کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ قرآن تو سارے جہان والوں کیلئے نصیحت ہی ہے اور سورۂ زُمَر کی ابتداء میں قرآنِ پاک کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے تو گویا کہ ارشاد فرمایا: قرآن وہ کتاب ہے جو سب جہان والوں کے لئے ہے اور جسے عزت و حکمت والے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ صٓ میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق کا ذکر کیا گیا اور سورۂ زُمَر میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی زوجۂ محترمہ حضرت حواء رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی پیدائش اور ان سے دیگر انسانوں کی پیدائش کا ذکر کیا گیا۔[1]

سورۂ مؤمن

سورۂ مؤمن کی اپنے سے ماقبل سورت ''زُمَر'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کے اَحوال اور حشر کے میدان میں کفار کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ زُمَر کے آخر میں کافروں کی سزا اور متقی مسلمانوں کی جزاء بیان کی گئی اور سورۂ مؤمن کے شروع میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشنے والا ہے تاکہ کافر کو کفر چھوڑنے اور ایمان قبول کرنے کی ترغیب ملے۔

سورۂ حٰمٓ السَّجدۃ

سورۂ حٰمٓ السَّجدۃ کی اپنے سے ماقبل سورت ''مؤمن'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ

1... تناسق الدرر، ص114-115.

ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں قرآنِ مجید کا وصف بیان کیا گیا ہے اور دوسری **مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں جھگڑنے والے مشرکین کی سرزَنِش کی گئی اور انہیں عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

سورۂ شوریٰ

سورۂ شوریٰ کی اپنے سے ماقبل سورت ''حٰمٓ السَّجدۃ'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں کفار کے عقائد کے بارے میں بحث کی گئی ہے اور انہیں عذاب کی وعید سنائی گئی ہے نیز دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیّت پر زمینی اور آسمانی دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مسلمانوں کو جنت اور اس کی نعمتوں تک پہنچانے والے دینِ حق یعنی اسلام پر اِستقامت کے ساتھ قائم رہنے کی ترغیب دی گئی اور کفار کو جہنم کے ہَولناک عذابات تک پہنچانے والے عمل یعنی دینِ حق سے اِنحراف کرنے پر ڈرایا گیا ہے۔

سورۂ زُخْرُف

سورۂ زُخْرُف کی اپنے سے ماقبل سورت ''شوریٰ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ شوریٰ کی ابتداء اور آخر میں قرآنِ پاک کا وصف بیان کیا گیا اور سورۂ زُخْرُف کی ابتداء بھی قرآنِ مجید کے وصف کے بیان سے ہوئی۔

سورۂ دُخان

سورۂ دُخان کی اپنے سے ماقبل سورت ''زُخْرُف'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں کے شروع میں قرآنِ مجید کی عظمت و شان بیان ہوئی ہے اور دوسری

مناسبت یہ ہے کہ سورۂ زُخْرُف کے آخر میں اس دن کا ذکر کیا گیا جس میں کفارِ مکہ کو عذاب دیئے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے اور سورۂ دُخان میں اس دن کا وصف بیان ہوا ہے کہ اس دن آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا۔

سورۂ جاثیہ

سورۂ جاثیہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''دخان'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ دخان کے آخر میں قرآنِ پاک کا تعارف بیان کیا گیا اور سورۂ جاثیہ کی ابتداء میں بھی قرآنِ مجید کا تعارف بیان ہوا۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں کائنات کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت پر استدلال کیا گیا ہے۔

سورۂ اَحقاف

سورۂ اَحقاف کی اپنے سے ماقبل سورت ''جاثیہ'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں قرآنِ مجید کا تعارف بیان کیا گیا۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ جاثیہ کے آخر میں شرک کرنے پر مشرکین کی سرزَنِش کی گئی اور سورۂ اَحقاف کی ابتداء میں بھی شرک کرنے پر ان کی سرزَنِش کی گئی ہے۔

سورۂ محمد

سورۂ محمد کی اپنے سے ماقبل سورت ''احقاف'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ احقاف کی آخری آیت کے اس حصے ''**فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ**'' کا سورۂ محمد کی پہلی آیت کے ساتھ ایسا مضبوط ربط ہے کہ ان دونوں آیتوں کی تلاوت کے دوران اگر بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے تو ایسے لگے گا جیسے یہ ایک ہی آیت ہے۔[1]

1... تناسق الدّرر، ص117.

سورۂ فتح

سورۂ فتح کی اپنے سے ما قبل سورت ''سورۂ محمد'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ محمد میں جہاد کی کیفیت بتائی گئی کہ جب کفار سے معرکہ آرائی ہو تو انہیں قتل کیا جائے اور جو قتل ہونے سے بچ جائیں انہیں قید کر لیا جائے اور سورۂ فتح میں اس کیفیت کا نتیجہ اور ثمرہ بیان کیا گیا کہ اس طرح کرنے سے مدد اور فتح حاصل ہو گی۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مسلمانوں، مشرکوں اور منافقوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

سورۂ حجرات

سورۂ حجرات کی اپنے سے ما قبل سورت ''فتح'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ فتح میں کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے بارے میں بیان ہوا اور سورۂ حجرات میں باغیوں کے ساتھ جہاد کرنے کے بارے میں بیان ہوا۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان اور مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔

سورۂ قٓ

سورۂ قٓ کی اپنے سے ما قبل سورت ''حجرات'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے سورۂ حجرات کی آخری آیت اور سورۂ قٓ کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی شان بیان فرمائی ہے۔

سورۂ ذاریات

سورۂ ذارِیات کی اپنے سے ما قبل سورت '' قٓ '' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قٓ کے آخر میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کا ذکر کیا گیا اور سورۂ ذارِیات کی ابتداء میں قسموں کے ساتھ فرمایا گیا کہ لوگوں سے جو وعدہ

کیا گیا ہے یہ سچا ہے اور اعمال کی جزاء یا سزا ضرور ملے گی۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قٓ میں جن انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کا اِجمالی طور پر ذکر ہوا ان کا سورۂ ذارِیات میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

سورۂ طور

سورۂ طور کی اپنے سے ماقبل سورت ''ذارِیات'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں قیامت کے دن مُتَّقی مسلمانوں کا حال بیان کیا گیا اور دونوں سورتوں کے آخر میں کفار کا حال بیان کیا گیا ہے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار سے اِعراض کرنے اور مسلمانوں کو نصیحت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورۂ نجم

سورۂ نجم کی اپنے سے ماقبل سورت ''طور'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ طور کے آخر میں ستاروں کا ذکر ہوا اور سورۂ نجم کی ابتداء میں بھی ستارے کا ذکر ہوا۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ طور میں کفار کا یہ اعتراض ذکر کیا گیا کہ قرآنِ مجید نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی طرف سے بنالیا ہے، اور سورۂ نجم کی ابتداء میں کفار کے اس اعتراض کا رد کیا گیا ہے۔

سورۂ قمر

سورۂ قمر کی اپنے سے ماقبل سورت ''نجم'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نجم کی طرح اس سورت میں بھی اپنے رسولوں کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں کے احوال اور ان

کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ (1)

سورۂ رحمٰن

سورۂ رحمٰن کی اپنے سے ما قبل سورت ”قمر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قمر میں قیامت، جہنم کی ہَولناکیوں، مجرموں کا عذاب، مُتَّقی مسلمانوں کا ثواب اور جنت کے اوصاف اِجمالی طور پر بیان کئے گئے اور سورۂ رحمٰن میں یہ چیزیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔

سورۂ واقعہ

سورۂ واقعہ کی اپنے سے ما قبل سورت ”رحمٰن“ کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کے حالات، جنت کے اَوصاف اور جہنم کی ہَولناکیاں بیان کی گئی ہیں۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ جو چیز سورۂ رحمٰن کے شروع میں ذکر کی گئی اسے سورۂ واقعہ کے آخر میں بیان کیا گیا اور جو چیز سورۂ رحمٰن کے آخر میں بیان کی گئی اسے سورۂ واقعہ کی ابتداء میں بیان کیا گیا جیسے سورۂ رحمٰن کے شروع میں قرآنِ مجید کا ذکر کیا گیا، پھر سورج اور چاند کا، پھر نباتات کا، پھر انسانوں اور جِنّات کی تخلیق کا ذکر کیا گیا، پھر قیامت، جہنم اور جنت کی صفات بیان کی گئیں اور سورۂ واقعہ میں پہلے قیامت کی صفات اور اس کی ہَولناکیاں بیان کی گئیں، پھر جنت اور جہنم کی صفات ذکر کی گئیں، پھر انسان کی تخلیق، نباتات، پانی اور آگ کا ذکر کیا گیا، اس کے بعد ستاروں کا اور آخر میں قرآنِ مجید کا ذکر کیا گیا۔ (2)

سورۂ حدید

سورۂ حدید کی اپنے سے ما قبل سورت ”واقعہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ واقعہ

1... تناسق الدرر، ص120 ملخصًا. 2... تناسق الدرر، ص 121.

کے آخر میں تسبیح کرنے کا حکم دیا گیا اور سورۂ حدید کی ابتدا میں تسبیح بیان کر کے گویا ہمیں اس کا طریقہ سکھا دیا گیا یا آسمان و زمین میں موجود چیزوں کی تسبیح کا ذکر کر کے ایک اور انداز میں ترغیب دی گئی ہے۔

سورۂ مجادلہ

سورۂ مجادلہ کی اپنے سے ما قبل سورت ”حدید“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ حدید میں اللہ تعالیٰ کی عظیم اور جلیل صفات ذکر کی گئیں کہ وہ ظاہر ہے، باطن ہے، اور اس کا علم ایسا محیط ہے کہ زمین کے اندر موجود اور اس سے نکلنے والی ہر چیز کو جانتا ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو آسمان میں چڑھتا ہے اور اس کی مخلوق جہاں کہیں ہو وہ اس کے ساتھ ہے، اور سورۂ مجادلہ کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے ان اوصاف پر دلالت کرنے والا واقعہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں مناجات کرنے والی عورت کی بات کو سن لیا۔

سورۂ حشر

سورۂ حشر کی اپنے سے ما قبل سورت ”مجادلہ“ کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ مجادلہ کے آخر میں ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا ذکر کیا گیا جنہوں نے غزوۂ بدر میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو قتل کر دیا تھا اور سورۂ حشر میں غزوۂ بدر کے بعد ہونے والے غزوہ بنو نَضِیر اور یہودیوں کی جلا وطنی کا ذکر کیا گیا۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ مجادلہ میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی جانے کی خبر دی گئی اور سورۂ حشر کی ابتداء میں ذکر کیا گیا کہ یہودیوں کے مقابلے میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی گئی ہے۔

سورۂ مُمْتَحِنَۃ

سورۂ مُمْتَحِنَۃ کی اپنے سے ماقبل سورت ”حشر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے اہلِ کتاب اور کفار و مشرکین کے ساتھ تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔

سورۂ صف

سورۂ صف کی اپنے سے ماقبل سورت ”مُمْتَحِنَۃ“ کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ مُمْتَحِنَۃ کی ابتداء میں، وسط میں اور آخر میں کفار سے دوستی اور محبت رکھنے سے منع کیا گیا اور اس سورت میں مسلمانوں کو متحد ہونے اور دشمنوں کے سامنے ایک صف میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ مُمْتَحِنَۃ میں مسلمانوں اور کفار کے درمیان ملکی، داخلی اور خارجی معاملات کے احکام بیان کئے گے اور اس سورت میں دشمنوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور جہاد چھوڑنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔

سورۂ جمعہ

سورۂ جمعہ کی اپنے سے ماقبل سورت ”صف“ کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ صف میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا حال بیان کیا گیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو جو اَذِیَّتیں دیں انہیں ذکر کیا گیا اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال اور ان کی امت کی فضیلت و شرافت بیان فرمائی تاکہ دونوں امتوں میں فرق ظاہر ہو جائے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ صف میں ذکر کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک عظیم رسول کی تشریف آوری کی بشارت دی جن کا

اسمِ گرامی احمد ہو گا اور سورۂ جمعہ میں بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جن کی بشارت دی تھی وہ دو عالَم کے تاجدار اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے سردار ہیں۔

سورۂ منافقون

سورۂ منافقون کی اپنے سے ما قبل سورت ''جمعہ'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ جمعہ میں مسلمانوں کا ذکر کیا گیا اور اس سورت میں ان کی ضد یعنی منافقوں کا ذکر کیا گیا۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ جمعہ میں یہودیوں کا ذکر کیا گیا جو کہ زبان اور دل دونوں سے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلاتے تھے اور سورۂ منافقون میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا جو زبان سے حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا اقرار کرتے اور دل سے اس کے منکر تھے۔

سورۂ تغابُن

سورۂ تغابُن کی اپنے سے ما قبل سورت ''منافقون'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ منافقون میں منافقوں کی صفات بیان کر کے مسلمانوں کو ان سے بچنے کا حکم دیا اور سورۂ تغابن میں کافروں کی صفات بیان کر کے مسلمانوں کو ان سے بچنے کا حکم دیا گیا۔

سورۂ طلاق

سورۂ طلاق کی اپنے سے ما قبل سورت ''تغابُن'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ تغابُن میں فرمایا گیا کہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں۔ بیویوں کی دشمنی سے بعض اوقات معاملہ طلاق تک پہنچ جاتا ہے اور اولاد کی دشمنی کی وجہ سے انسان بعض اوقات اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اولاد پر مال خرچ کرنا بند کر دیتا

ہے، اس لئے قرآنِ مجید میں سورۂ تغابُن کے بعد وہ سورت رکھی گئی جس میں طلاق کے اَحکام، اولاد اور طلاق یافتہ عورتوں پر مال خرچ کرنے کے اَحکام بیان کئے گئے ہیں۔[1]

سورۂ تحریم

سورۂ تحریم کی اپنے سے ماقبل سورت "طلاق" کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں عورتوں سے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ ملک

سورۂ ملک کی اپنے سے ماقبل سورت "تحریم" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ تحریم کے آخر میں کافروں کے لئے حضرتِ نوح اور حضرتِ لوط عَلَیْہِمَا السَّلَام کی کافرہ بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی مومنہ بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی مثال بیان کی گئی اور یہ سورت اللہ تعالیٰ کے علم کے اِحاطے، تدبیر اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں جو عجائبات چاہے ظاہر کرتا ہے۔

سورۂ قلم

سورۂ قلم کی اپنے سے ماقبل سورت "ملک" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ملک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور اپنے علم کی وسعت کے دلائل بیان فرمائے، مرنے کے

1... تناسق الدرر، ص126.

بعد مخلوق کے دوبارہ زندہ ہونے کو ثابت فرمایا، مشرکین کو دنیا و آخرت کے دردناک عذاب سے ڈرایا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، موت کے بعد اٹھائے جانے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان لانے کی ترغیب دی اور سورۂ قلم کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی طرف سے اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر لگائے گئے الزامات کا بڑے پُر جلال انداز میں جواب دیا۔

سورۂ حاقہ

سورۂ حاقہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''قلم'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قلم میں قیامت کا ذکر اِجمالی طور پر ہوا اور سورۂ حاقہ میں قیامت کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قلم میں قرآنِ مجید کو جھٹلانے والے ہر شخص کے بارے میں وعید بیان ہوئی اور سورۂ حاقہ میں کفارِ مکہ کو تنبیہ اور نصیحت کرنے کے لئے ان امتوں کے اَحوال بیان کئے گئے جو اپنے رسولوں کو جھٹلانے کی پاداش میں دردناک عذاب میں مبتلا ہوئیں۔

سورۂ معارج

سورۂ معارج کی اپنے سے ماقبل سورت ''حاقہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ حاقہ کی طرح اس سورت میں بھی قیامت کی ہَولناکیاں، جنت اور جہنم کے اَحوال، اہلِ ایمان اور کفار کا اُخروی انجام بیان کیا گیا ہے اور یہ سورت گویا کہ سورۂ حاقہ کا تَتِمَّہ ہے۔

سورۂ نوح

سورۂ نوح کی اپنے سے ماقبل سورت ''معارِج'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ

معارج میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ مشرکینِ مکہ سے اچھے اور بہتر لوگ لے آئے اور سورۂ نوح میں بیان کیا گیا کہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر طوفان کا عذاب آیا جس سے تمام کافر غرق ہوگئے اور وہ لوگ زندہ بچے جو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے تھے، اس طرح اس بات پر دلیل قائم ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے ایک قوم کو ہلاک کر کے اس کی جگہ دوسری قوم لا سکتا ہے جو کہ ہلاک ہونے والوں سے بہتر ہو۔

سورۂ جن

سورۂ جن کی اپنے سے ماقبل سورت ’’نوح‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نوح میں استغفار کرنے پر موسلا دھار بارش عطا ہونے کا ذکر ہے اور سورۂ جن میں دین حق اور طریقہ اسلام پر قائم رہنے کی صورت میں کثیر پانی دینے کا تذکرہ ہے۔[1]

سورۂ مزمل

سورۂ مزمل کی اپنے سے ماقبل سورت ’’جن‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ جن کے آخر میں وحی کی عظمت بیان ہوئی اور سورۂ مزمل میں بھی وحی کی عظمت بیان کی گئی ہے۔

سورۂ مدثر

سورۂ مُدَّثِّر کی اپنے سے ماقبل سورت ’’مزمل‘‘ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کے شروع میں حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کے لباس کے ایک وصف کے ساتھ ندا فرمائی گئی۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مزمل کی ابتدا میں تَہَجُّد

1... تناسق الدرر، ص128.

پڑھنے کا حکم دیا گیا اور اس میں اپنی ذات کی تکمیل ہے اور سورۂ مدثر کی ابتداء میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے کا حکم دیا گیا اور اس میں دوسروں کی تکمیل ہے۔

سورۂ قیامہ

سورۂ قیامہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''مدثر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قیامہ میں بیان ہوا کہ کافروں کا قرآنِ مجید کی نصیحتوں سے اِعراض کرنے کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے ہیں اور اس سورت میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل دیئے گئے، قیامت کے دن کے اَوصاف، ہَولناکیاں اور اَحوال وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ دہر

سورۂ دَہر کی اپنے سے ماقبل سورت ''قیامہ'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قیامہ میں جنت اور جہنم کے اَوصاف اِجمالی طور پر بیان کئے گئے اور سورۂ دَہر میں جہنم کے اَوصاف اور خاص طور پر جنت کے اوصاف تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قیامہ میں قیامت کے دن کافروں اور فاجروں کو پیش آنے والے دردناک اُمور بیان کئے گئے اور سورۂ دہر میں نیک مسلمانوں کو قیامت کے دن ملنے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سورۂ مرسلات

سورۂ مرسلات کی اپنے سے ماقبل سورت ''دہر'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ دہر میں نیک مسلمانوں سے جنتی نعمتوں کا وعدہ کیا گیا اور کافروں اور فاجروں کو جہنم

کے عذاب کی وعید سنائی گئی اور سورۂ مرسلات میں قَسم کے ساتھ فرمایا گیا کہ نیک مسلمانوں سے جنتی نعمتوں کا جو وعدہ کیا گیا اور کافروں کو جہنم کے عذاب کی جو وعید سنائی گئی وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۂ دہر میں قیامت کے دن مسلمانوں کے اَحوال تفصیل سے بیان کئے گئے اور اس سورت میں کافروں کے اَحوال تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ نبا

سورۂ نبا کی اپنے سے ما قبل سورت ''مُرسَلات'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو بیان کیا گیا اور اس چیز پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں جنت اور جہنم کے اوصاف، نیک مسلمانوں کی نعمتوں اور کافروں کے عذاب، قیامت کی ہَولناکیاں اور اس کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

سورۂ نازعات

سورۂ نازعات کی اپنے سے ما قبل سورت ''نبا'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت، اس کے احوال، نیک مسلمانوں کے انجام اور کافروں کے ٹھکانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

سورۂ عبس

سورۂ عبس کی اپنے سے ما قبل سورت ''نازعات'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نازعات میں بتایا گیا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے

پر اس کے عذاب سے ڈرانا ہے اور اس سورت میں بتایا گیا کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ڈر سنانے سے کون لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

سورۂ تکویر

سورۂ تکویر کی اپنے سے ما قبل سورت ''عبس'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی ہَولناکیاں اور شدتیں بیان کی گئی ہیں۔

سورۂ انفطار

سورۂ اِنفطار کی اپنے سے ما قبل سورت ''تکویر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی ہَولناکیاں اور اَحوال بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ مُطَفِّفِیْنَ

سورۂ مُطَفِّفِیْنَ کی اپنے سے ما قبل سورت ''انفطار'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ انفطار کے آخر میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈرایا گیا کہ قیامت کے دن کوئی جان کسی جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ تعالیٰ کا ہو گا، اور سورۂ مُطَفِّفِیْنَ کی ابتداء میں بھی نافرمانی کرنے والوں کے لئے وعید بیان کی گئی ہے۔[1]

سورۂ انشقاق

سورۂ اِنشقاق کی اپنے سے ما قبل سورت ''مُطَفِّفِین'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مُطَفِّفِین میں اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سورت میں اعمال نامہ لوگوں کے ہاتھ میں دیئے جانے کا ذکر ہے۔

1... تفسیر کبیر، 11/82.

سورۂ بروج

سورۂ بُروج کی اپنے سے ما قبل سورت ”اِنشقاق“ کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی پہلی آیت میں آسمان کا ذکر ہے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کے لئے جنت کی بشارت، کافروں کے لئے جہنم کی وعید اور قرآن مجید کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ **تیسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ اِنشقاق میں بیان کیا گیا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کے بارے میں کافروں کے دلوں میں جو بغض و عناد ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس سورت میں بتایا گیا کہ سابقہ امتوں کے کفار کا بھی یہی طرزِ عمل تھا۔

سورۂ طارق

سورۂ طارق کی اپنے سے ما قبل سورت ”بروج“ کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں آسمان کی قسم ارشاد فرمائی گئی۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے۔ **تیسری مناسبت** یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قرآنِ مجید کو جھٹلانے والوں کا رد کرنے کے لئے قرآنِ مجید کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ اعلیٰ

سورۂ اعلیٰ کی اپنے سے ما قبل سورت ”طارق“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں انسان کی تخلیق اور نباتات سے متعلق کلام کیا گیا ہے۔[1]

1... تناسق الدّرر، ص135-136.

سورۂ غاشیہ

سورۂ غاشیہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''اعلیٰ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اعلیٰ میں مسلمانوں، کافروں، جنت اور جہنم کے اوصاف اِجمالی طور پر بیان ہوئے اور سورۂ غاشیہ میں ان چیزوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔[1]

سورۂ فجر

سورۂ فجر کی اپنے سے ماقبل سورت ''غاشیہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں وعدہ اور وعید کا بیان ہے۔

سورۂ بلد

سورۂ بلد کی اپنے سے ماقبل سورت ''فجر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فجر میں مال کی محبت، وراثت کا سارا مال ہڑپ کر جانے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی طرف راغب نہ کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور سورۂ بلد میں یہ بتایا گیا ہے کہ مالدار شخص کو اپنا مال کن کاموں میں خرچ کرنا چاہئے۔[2]

سورۂ شمس

سورۂ شمس کی اپنے سے ماقبل سورت ''بلد'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ بلد کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار کو آخرت میں جہنم کی سزا دی جائے گی اور اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ بعض کفار کو دنیا میں بھی سزا دی گئی ہے۔

سورۂ لیل

سورۂ لیل کی اپنے سے ماقبل سورت ''شمس'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ شمس

1... تناسق الدّرر، ص136. 2... تناسق الدّرر، ص137.

میں بتایا گیا کہ جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہو گیا اور اس سورت میں وہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے وہ ناکامی کا سامنا کرتا ہے۔

سورۂ وَالضُّحٰی

سورۂ وَالضُّحٰی کی اپنے سے ماقبل سورت ”لَیل“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ لَیل میں اللہ تعالٰی نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا اور اس سورت میں اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کی اپنے سے ماقبل سورت ”وَالضُّحٰی“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں اللہ تعالٰی نے وہ نعمتیں بیان فرمائی ہیں جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائی ہیں۔

سورۂ وَالتِّیْنِ

سورۂ وَالتِّیْنِ کی اپنے سے ماقبل سورت ”اَلَمْ نَشْرَحْ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ میں تخلیق اور خُلق کے اعتبار سے سب سے کامل انسان کی شخصیت اور سیرتِ مبارکہ بیان کی گئی اور اس سورت میں نوعِ انسانی کا حال بیان کیا گیا ہے۔

سورۂ علق

سورۂ علق کی اپنے سے ماقبل سورت ”وَالتِّیْنِ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ

وَالتِّیْنِ میں انسان کی تخلیق کی صورت بیان کی گئی کہ اللہ تعالٰی نے اسے سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا اور اس سورت میں انسان کی تخلیق کا مادہ بتایا گیا ہے کہ اسے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا گیا ہے۔

سورۂ قدر

سورۂ قدر کی اپنے سے ماقبل سورت ''علق'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ علق میں اللہ تعالٰی نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا تھا کہ آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نام سے قرآن پڑھیے جس نے پیدا کیا اور اس سورت میں قرآنِ مجید نازل ہونے کی ابتداء کا زمانہ بتایا گیا کہ اسے عظمت و شرافت والی رات لیلۃُ القدر میں نازل کیا گیا۔

سورۂ بَیِّنَہ

سورۂ بَیِّنَہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''قدر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قدر میں بتایا گیا کہ اللہ تعالٰی نے شبِ قدر میں قرآن مجید نازل فرمایا اور اس سورت میں یہ بیان کیا گیا کہ کتابی کافر یہودی اور عیسائی اور مشرک اس وقت تک اپنا دین چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آجائے، تو گویا کہ اس سورت میں قرآنِ مجید نازل کرنے کی علت اور وجہ بیان کی گئی ہے۔

سورۂ زلزال

سورۂ زِلزال کی اپنے سے ماقبل سورت ''بَیِّنَہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ بَیِّنَہ کے آخر میں بیان کیا گیا کہ کافروں کی سزا جہنم ہے اور نیک مسلمانوں کی جزاء جنت اور اس سورت میں یہ سزا و جزاء ملنے کا وقت بتایا گیا ہے۔[1]

1... تناسق الدرر، ص142.

سورۂ عادیات

سورۂ عادِیات کی اپنے سے ماقبل سورت ''زِلزال'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ زِلزال کے آخر میں نیکی اور گناہ کی جزاء بیان کی گئی اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے، دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے اور آخرت میں لئے جانے والے حساب کی تیاری نہ کرنے پر انسان کی سرزَنِش کی گئی ہے۔

سورۂ قارعہ

سورۂ قارِعہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''عادِیات'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ عادِیات کے آخر میں قیامت کے اوصاف بیان کئے گئے اور سورۂ قارِعہ میں قیامت کی ہَولناکیاں بیان کی گئی ہیں۔

سورۂ تکاثر

سورۂ تکاثُر کی اپنے سے ماقبل سورت ''قارِعہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ قارِعہ میں قیامت کی بعض ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور اس سورت میں جہنم کا مستحق ہونے کی وجہ بیان کی گئی کہ لوگ دنیا میں مشغول ہو کر دین سے دور ہو جائیں گے اور گناہ کرنے لگیں گے جس کی وجہ سے انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا۔

سورۂ عصر

سورۂ عصر کی اپنے سے ماقبل سورت ''تکاثُر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ تکاثُر میں دُنیَوی اُمور میں حد سے زیادہ مشغولیت اور آخرت کی تیاری سے غفلت مذموم ہے اور اس سورت میں وہ چیز بیان کی گئی ہے جس میں انسان کو مشغول ہونا چاہئے۔

سورۂ ھُمَزَۃ

سورۂ ھُمَزَۃ کی اپنے سے ماقبل سورت ''عصر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ عصر میں بتایا گیا تھا کہ نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کے علاوہ ہر انسان خسارے میں ہے اور اس سورت میں اس شخص کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جو آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہے۔

سورۂ فیل

سورۂ فیل کی اپنے سے ماقبل سورت ''ھُمَزَۃ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ھُمَزَۃ میں بتایا گیا تھا کہ منہ پر عیب نکالنے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کافروں نے جو مال جمع کیا تھا وہ انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور اس سورت میں اس پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ابرہہ جو کہ مال و دولت، طاقت و قوت اور جاہ و حشمت میں کفارِ مکہ سے بڑھ کر تھا، جب وہ کعبہ شریف پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کمزور اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے اسے ہلاک کر دیا اور ان کا مال، تعداد اور قوت انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکی۔

سورۂ قریش

سورۂ قریش کی اپنے سے ماقبل سورت ''فیل'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ مکہ کو اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں، چنانچہ سورۂ فیل میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن ابرہہ کو ہلاک کیا جو کعبہ معظمہ کو گرانے آیا تھا اور سورۂ قریش میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں تجارت کرنے کی رغبت پیدا

فرمائی اور سردی، گرمی کے موسم میں انہیں دوسرے شہروں میں تجارت کے لئے سفر کرنے پر تیار کیا۔

سورۂ ماعون

سورۂ ماعون کی اپنے سے ماقبل سورت ''قریش'' کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قریش میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی تھی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قریش میں خانہ کعبہ کے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی جو سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔

سورۂ کوثر

سورۂ کوثر کی اپنے سے ماقبل سورت ''ماعون'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ماعون میں کافروں اور منافقوں کی جو صفات بیان کی گئیں ان کے مقابلے میں سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف سورۂ کوثر میں بیان کئے گئے۔ [1]

سورۂ کافرون

سورۂ کافرون کی اپنے سے ماقبل سورت ''کوثر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ کوثر میں حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنے کا حکم دیا گیا اور سورۂ کافرون میں یہ حکم دیا گیا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافروں کو مُخاطَب کر کے یہ

1... تفسیر کبیر، 11/307.

اعلان فرما دیں کہ میں صرف اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہوں گا اور جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو میں ان کی (کبھی بھی) پوجا نہیں کروں گا۔(1)

سورۂ نصر

سورۂ نصر کی اپنے سے ماقبل سورت ''کافرون'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ کافرون میں یہ بتایا گیا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس دین کی دعوت دیتے ہیں وہ کافروں کے دین کے خلاف ہے اور اس سورت میں خبر دی گئی ہے کہ کافروں کا دین مٹ جائے گا اور دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا۔

سورۂ لہب

سورۂ لہب کی اپنے سے ماقبل سورت ''نصر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نصر میں اطاعت گزاروں کی جزاء بیان کی گئی کہ انہیں دنیا میں مدد اور فتح حاصل ہو گی اور آخرت میں عظیم ثواب ملے گا اور اس سورت میں نافرمانوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھائیں گے۔

سورۂ اخلاص

سورۂ اخلاص کی اپنے سے ماقبل سورت ''لہب'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی آیات کے آخر کا وزن ایک جیسا ہے۔(2)

سورۂ فلق

سورۂ فلق کی اپنے سے ماقبل سورت ''اخلاص'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ

1... تناسق الدرر، ص145. 2... تناسق الدرر، ص146.

اخلاص میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوا اور یہ بتایا گیا کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں وہ ان سے پاک اور بری ہے اور ان دونوں سورتوں میں بتایا گیا کہ دنیا میں موجود ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے، اسی طرح ان شَیاطین، جِنّات اور انسانوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔

سورۃُ النّاس

سورۃُ النّاس کی اپنے سے ماقبل سورت ''فلق'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فلق میں ظاہری شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی تھی اور اس سورت میں خفیہ شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	☆☆☆
نام کتاب	**مصنف / مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمہ کنزالعرفان	ابوالصالح مفتی محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ، کراچی
تفسیرِ بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
تفسیرِ کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیرِ قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیرِ بیضاوی	ناصر الدین عبد اللہ بن ابو عمر بن محمد شیرازی بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیرِ مدارک	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیرِ خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ
البحرُ المحیط	ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی، متوفی ۷۴۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
تفسیرِ جلالین	امام جلال الدین محلی، متوفی ۸۶۳ھ و امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
تفسیرِ دُر منثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
الاتقان فی علوم القرآن	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۳ھ
تفسیرِ جمل	علامہ شیخ سلیمان جمل، متوفی ۱۲۰۴ھ	باب المدینہ کراچی
تفسیرِ صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
ابو داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ

کتاب	مصنف	مطبوعہ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
سنن نسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ٣٠٣ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢٦ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ٢٧٣ھ	دار المعرفہ، بیروت ١٤٢٠ھ
مسندِ امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ٢٤١ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
سنن الکبری	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢٤ھ
دارمی	امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ٢٥٥ھ	دار الکتاب العربی، بیروت ١٤٠٧ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی، متوفی ٢٣٥ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
معجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ١٤٢٢ھ
معجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢٠ھ
مستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ٤٠٥ھ	دار المعرفہ، بیروت ١٤١٨ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢١ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ٩١١ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢٥ھ
مسند الفردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ٥٠٩ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٠٦ھ
کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ٩٧٥ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤١٩ھ
سنن سعید بن منصور	امام سعید بن منصور متوفی ٢٢٧ھ	دار الصمیعی ١٤١٤ھ
دلائل النبوۃ للبیہقی	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢٣ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ١٠٣١ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢٢ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
الروض الانف	ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ خثعمی سہیلی، متوفی ٥٨١ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢٢ھ
عالمگیری	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ١١٦١ھ و جماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ١٤٠٣ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورتوں کے نام

قرآنی سورتوں کے نام توقیفی (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہیں، ان کا ذکر احادیث و آثار میں موجود ہے، نیز قرآن مجید کی اکثر سورتوں کا ایک ہی نام ہے اور بعض سورتیں ایسی ہیں جن کے دو یا اس سے زیادہ نام ہیں اور ناموں کا زیادہ ہونا ان کی عظمت و شرف کی دلیل ہے۔

978-969-722-181-3
01013192

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

+92 21 111 25 26 92 | 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net